

امین اللہ پشوری کے عقائد، خیانتوں، دھوکہ بازیوں، تضادات اور
اکاذیب کا مجموعہ

فتہر الباری

علی مین اللہ البشوری
المعروف

امین اللہ پشوری غیر مقلد کے گمراہ کن عقائد

از افادات

جلد پیدایہ دین

مناظر اسلام وکیل احناف فاتح فریق باطلہ، جبل استقامت
حضرت

مولانا مفتی محمد ندیم صاحب
عمت فیوجہم واطال اللہ ظلہ علیہا

متعلم عبدالرحمن عابد

ترتیب نویسن

ناشر

نوجوانان احناف طلباء دیوبند پشاور پاکستان

Mob:0333-3300274

امین اللہ کو نری قبضہ پشاور کی تعارف

ہم نے اول ایڈیشن میں یہ اعلان کیا تھا کہ ”ہمیں جو لوگ بھی مشورہ یا رائے دینا چاہتے ہیں چاہے وہ مخالفین میں سے ہو یا مؤیدین میں سے، بڑا ہوا چھوٹا۔ ہم ہر معقول مشورہ دینے کے بے حد مشکور رہیں گے“ تو ہمیں اس اعلان کے ماتحت ایک مخلص بزرگ نے مفید مشورہ دیا۔ کہ غیر مقلدین جب پھنس جاتے ہیں۔ تو انہوں سے بھی برأت کرتا ہیں۔ اور کبھی کھار جان چھڑانے کیلئے کہتے ہیں کہ یہ شخص مجھول ہیں ہم اسے نہیں جانتے وغیرہ وغیرہ تو اس خاطر امین اللہ غیر مقلد کا تعارف کیا جائے۔ تاکہ یہ میراثی رٹ نہ لگائے۔ تو اس غرض کے ماتحت ہم اس مخلص ساتھی (جو اس نے اپنا نام ظاہر نہ کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ ناقل) کا شکریہ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ ہم امین اللہ غیر مقلد کا تعارف بھی ذکر کرتے ہیں۔ بعونہ تعالیٰ۔

امین اللہ کو نری کے مدرسے کا ایک شخص بنام ”مولانا قاری محمد شعیب توحیدی“ نے اپنی کتاب میں اپنے استاذ کا تعارف ان الفاظ کیساتھ کرتا ہیں

”استاذ مکرم، قابل قدر محترم، شیخ القرآن والحديث العلامة الراعیہ، فخر الزمان قانع البدع والشرك والتقليد خاصّة حجة من حجج الله على عباده زاهداً في الدنيا راغباً في الآخرة احسبه كذا لك ولا نزي على الله احداً الشیخ ابو محمد امین اللہ صاحب۔

نام ونسب: ابو محمد امین اللہ بن الحافظ محمد گل بن دین محمد بن گل محمد بن گل دین بن خان بن السید بن صالح

تاریخ الولادة: جمعۃ المبارک کے دن (۱۳) رمضان المبارک (۱۳۸۳) ہجری الموافق (۱۹۶۲) المیلادی، مبارک دن اور مبارک مہینہ بھی انکے نجات کے تقاول ہیں الحمد للہ۔

تحصیلات علمیہ: قرآن عظیم الشان اپنے والدین سے پڑھا، اور قرآن کریم کا بعض حصہ مولوی سید اکبر سے تہکال میں پڑھا، اس وقت شیخ صاحب کا عمر دس سال تک پہنچ گئے تھے۔

اسکے بعد شیخ محترم کا والد صاحب اپنا یہ محبوب بیٹا اقتصادی مشکلات کیوجہ سے گنج میں چائے کا ایک ہوٹل میں بہت معمولی اجرت پر کام کرتا تھا۔ جو تقریباً اس وقت ایک روپیہ پر کام کرتا تھا۔ درس کیلئے طلومنڈی مولوی عبدالرحمن کو جاتا تھا۔ اس سے میزان الصرف صرف بھائی، قدوری وغیرہ پڑھا، اسکے بعد (۱۳۹۸) کو دارالعلوم حدیقۃ میں شیخ عبدالرحیم چترالی صاحب کے ساتھ شاگردی اختیار کی۔ اُدھر دو سال گزارا، نحو میر، شرح مائتہ عامل، نور الایضاح، زرا دی، زنجانی اور بعض اور کتابیں صرف، نحو اور فقہ میں پڑھی۔ اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ کتابوں کے تکرار بھی کر لیتے۔ اور (۱۳۹۷) سال رمضان المبارک میں دورہ تفسیر القرآن کیلئے صوابی پنچ پیر کو گئے۔ اور داخلہ لے لیا۔ اُدھر حاجی خیلو کے جامع مسجد میں رہتے تھے۔ لیکن شیخ محترم کا یہ اول سفر تھا۔ تو بہت غم اور فراق کیوجہ سے وہ درمیان میں ہی چھوڑ دیا۔ اور اپنے والدین کے ملاقات کیلئے آیا (!!!) شیخ صاحب تقریباً (۱۴۰۴) ہجری سال میں مٹکئی کی۔ اور ایک سال بعد شادی کی۔ نصف مہینہ بعد رمضان کے دورہ کیلئے رستم گیا۔ (ابھی موصوف کے شوق

بھی ملاحظہ کیجئے، ناقل) تازہ شادی کرنے کی وجہ سے اسکو رنج پہنچ گئی۔ اور جب سورۃ الکہف کی تفسیر کو پہنچ گئے۔ تو پھر دوبارہ گھر واپس چلے گئے۔ (واہ جی واہ! سبق بھی اسکے لئے چھوڑا، باقی تبصرہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ہر شخص با آسانی سے فیصلہ کر سکتا ہیں۔ ناقل)۔

(اور پھر امین اللہ کی سند یوں بیان کی گئی) اسانیدنا واجاز اتنا۔ حدیثی الشیخ العلامة السید عبد السلام حفظہ اللہ المجلد الاول من صحیح البخاری قال: حدثنا عبد الرحمن البہبودی عن محمود الحسن المعروف بشیخ الہند قال: خیر محمد عن الشیخ انور شاہ کشمیری عن شاہ عبد الغنی عن شاہ محمد اسحاق عن شاہ عبد العزیز عن شاہ ولی اللہ الدہلوی۔

(دوسری سند یوں لکھی گئی) حدیثی الشیخ سراج الدین المجلد الثانی من صحیح البخاری والترمذی قال: حدثنا عبد الرحمن المینوی السلفی قال: حدثنا حسین احمد المدنی عن محمود الحسن۔ الخ

(۳) حدثنا الشیخ عبد الباقی والشیخ امان اللہ کلہم عن عبد الرحمن المینوی السلفی قال: حدثنا حسین احمد المدنی عن محمود الحسن۔ الخ

(تعارف جامعہ تعلیم القرآن والسنۃ مسجد گنج پشاور صفحہ ۲۴ تا ۲۹)

انتہائی افسوس کی بات ہے کہ امین اللہ نے کتنی نمک حرامی کی ہیں کہ سند میں بڑے بڑے بحر العلوم۔ اساطین العلوم مثل مولوی محمود حسن و مولانا حسین احمد مدنی نور اللہ مراد ہم جیسے ہستیاں بھی موجود ہیں۔ اور پھر بھی انکو کافروں کی صف کم از کم بدعتیوں کے صف میں تو ضرور لاکھڑا کرتے ہیں!!! کم از کم اگر انکے عقائد اپنانے کیلئے تیار نہ

ہوتے تو عزت و قدر کی نگاہ سے تو دیکھتے!!

کہ آپ نے تربیت اور دین بھی ان ہی سے سیکھا ہے، اور پھر احسان فروشی کر کے الٹا انکے عقائد کو لٹکانا۔۔!!

امین اللہ کو اپیل: ہم ایک دفعہ پھر امین اللہ کو خیر خواہانہ اپیل کرتے ہیں کہ اللہ سے ڈریں، اور اپنے اس عقائدِ باطلہ سے توبہ کر لیں ورنہ دنیا بھی خراب (جیسا کہ اب ہیں) اور آخرت بھی خراب! اور ہم اس کو بھی تیار ہے کہ ہم نے جو عقائد آپ کے لکھ دیئے ہیں۔ اسکے لئے آپ مستقل جواب کتاب میں نہیں بلکہ عام سادہ اپنے مدرسے کی پیڈ پر اپنے اس عقائد سے برأت کا اعلان کرے۔

تو ہم اپنے اس کتاب بلکہ آپ نے جتنے مستقل احناف کی تردید میں کتابیں لکھی ہیں۔ جن کے تعاقب کا ارادہ ہم نے کیا ہے یہ سب کتابیں ترک کرینگے، اور ہم آپ کے خاد میں بنیں گے۔

اے اللہ! اگر یہ کتاب ہم نے کسی ذاتی دشمنی یا کسی کو تکلیف پہنچانے کی خاطر لکھی ہوئی ہو۔ تو اے اللہ! ہم عفو مانگتے ہیں۔ اور اس کام میں ہمیں کامیابی نہ دے اور ہم اس کام سے ہاتھ لیتے ہیں۔ اور اگر یہ کتاب امین اللہ سمیت تمام لوگوں کو باطل دکھا کر اس سے بچنے کیلئے لکھی ہیں اور یقیناً اسی ہی کیلئے ہم نے نیت کی ہیں۔ تو اے اللہ! ہمیں اس مقصد میں کامیاب کر کے اس کتاب کو مقبولیت عامہ دے۔

آمین ثم آمین یا رب العلمین۔

عبد الرحمن عابد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذى جعل الانبياء فى الارض خلفاء وجعل
حملة الشريعة الحنفية البيضاء وثقه الانبياء والصلوة
والسلام على رسوله محمد خاتم النبيين وعلى آله وصحبه
النحباء واتباعه الاتقياء وعلى جميع المؤمنين والمؤمنات
الحنفاء۔ اما بعد!

اگر تاریخ کے اوراق پر نظر ڈالی جائے اور قرآن کریم کا مطالعہ کیا جائے تو
آپ کو ہر دور میں حامین حق کے ساتھ ساتھ مخالفین حق بھی کافی تعداد میں
نظر آئیں گے۔ کوئی زمانہ اہل حق پر تنقید و تردید کرنے والوں سے خالی نہیں
ملے گا لیکن ہر دور میں اللہ تعالیٰ نے ایسے افراد پیدا کئے ہیں جو اہل باطل کی بکواس
کا منہ توڑ جواب دیتے رہیں۔ انہی اہل حق میں سے ایک جماعت علماء دیوبند
کثر اللہ سوادہم بھی ہے۔ والحمد لله على ذالك۔

اہل باطل جس طریقے سے بھی اپنے مکر و فریب کا جال بچھاتے، علماء دیوبند
ہر میدان میں اہل باطل کا آپریشن کرتے ہیں اور الحمد للہ آج بھی کرتے ہیں۔ جس کا
اعتراف مخالفین بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ امین اللہ پشاورى جو دراصل پشاورى نہیں بلکہ
کوٹڑی ہے] کے چچا زاد اور اس کے مدرسہ میں حدیث پڑھانے والے حکیم ابوعمار
سمیع اللہ غیر مقلد اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

”ددیوبند علماء چہ هغوى داسلام اوتوحید

وسنت دپاره دیر خدمت کړے دے اود انگریزانو

خلاف ئے جهاد کړے دے“ [دخلورو امامانو مذهب: ۱۵۷]

ترجمہ: علماء دیوبند جنہوں نے اسلام اور توحید و سنت کی بڑی خدمت کی ہے اور
انگریزوں کے خلاف جہاد کیا ہے۔

اسی طرح غیر مقلدین کے مشہور شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں ”علماء دیوبند جو توحید میں اشتراک کے علاوہ ابتداء سے اس دینی جنگ میں بھی اہل توحید اور اہل حدیث کے ساتھ دوش بدوش (جنگ جہاد میں، ناقل) شریک رہے۔۔۔ الخ (مقالات حدیث صفحہ 310)

یہاں بھی مخالفین کے قلم سے علماء دیوبند کو مؤحدین ظاہر ہونے کے ساتھ ساتھ جہاد میں شریک ہونے کی تصریح بھی ہو گئی۔ للہ الحمد، البتہ غیر مقلدین بھی جہاد میں اپنا حصہ داری کی جو بات کی۔ اس پر روشنی کا موقعہ دوسری جگہ:

اسی طرح مولانا ندیر احمد رحمانی صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں ”یہ حضرات (علماء دیوبند، ناقل) انگریزی حکومت کے مخالف تھے۔ اس کے خلاف جہاد کرنا فرض جانتے تھے۔ (اہل حدیث اور سیاست صفحہ ۷۷-۷۸)

آخر میں ہم عصر حاضر کے مشہور متعصب غیر مقلد حافظ صلاح الدین یوسف کے حوالے سے بھی ایک اقتباس نقل کریں گے۔ کہ وہ بھی حقیقت کے بغیر چھپ نہ رہ سکا۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

”دارالعلوم دیوبند اور اس کے فیض یافتگان کی علمی و دینی خدمات برصغیر پاک و ہند کی تاریخ کا ایک اہم باب ہے اور ان دوائر میں اپنے مخصوص فقہی نقطہ نظر کے مطابق انہوں نے جو کام کیئے ہیں۔ اختلاف کے باوجود ان سے مجال انکار نہیں“

(ہفت روزہ الاعتصام ۱۸ اپریل ۱۹۸۸ صفحہ ۱۸)

اس کے علاوہ کئی حوالہ جات اور بھی ہیں، جو اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ تاریخ میں علمائے دیوبند جیسی جماعت کا ملنا مشکل ہے۔ یہ ایک ایسا جشم کشا حوالہ ہے کہ وہ غیر مقلدین جو اپنے اکابر اور بزرگوں کے بارے میں تو کہتے ہیں کہ ہم ان کو نہیں مانتے، ان کی کتابوں کو آگ لگا دیں وغیرہ وغیرہ، لیکن علمائے دیوبند کو اسلام اور توحید و سنت کے خادم اور انگریز کے ساتھ جہاد میں حصہ دار سمجھتے ہیں۔ فللہ الحمد۔

ابھی تصویر کا دوسرا رخ یعنی ان کے کردار خود انہی کی قلم سے بھی ملاحظہ کیجئے۔ حافظ صلاح الدین یوسف غیر مقلد لکھتے ہیں ”یہ ٹھیک ہے کہ الہدیت علماء میں سے مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم نے بوجہ انگریز سے وفاداری کا اظہار کیا ہے، اسی طرح نواب صدیق حسن خان نے بھی اپنے ریاستی منصب و عہدے کی مجبوریوں کی وجہ سے کچھ ایسی باتیں کی ہیں۔۔۔۔۔ الخ (ہفت روزہ الاعتصام۔ ۸ اپریل ۱۹۸۸ء، صفحہ ۱۵)

محمد اشرف جاوید غیر مقلد جامعہ سلفیہ فیصل آباد، لکھتے ہیں

”مولانا (بٹالوی، ناقل) نے تہنیک جہاد کا موقف اختیار کیا۔ انگریز ایک الہدیت عالم کا یہ فتویٰ پا کر (انگریز، ناقل) نہ صرف مسرور و مطمئن ہوئے بلکہ شمس العلماء کا خطاب دیا اور انعام میں اراضی عطا کی۔ حتیٰ کہ گورنر جنرل ہندوستان نے صوبائی گورنر کی سفارش پر ایسی جماعت کیلئے الہدیت کہلانے کی منظوری حاصل کی“

(ہفت روزہ اہل حدیث 28 فروری 1997ء صفحہ 16)

مصور کھینچ وہ نقشہ کہ جس میں یہ صفائی ہو
ادھر اظہار حقیقت ہو ادھر گردن جھکائی ہو

مزید تفصیل کیلئے ہماری کتاب ”غضب الباری“ کی طرف رجوع کریں۔ جو فی الحال زیر تصنیف ہے۔

چونکہ توحید و سنت کے خادمین علمائے دیوبند کے ساتھ دشمنی شیطان کا مشن ہے اس لئے اس نے انسانوں میں بھی اپنے لئے ساتھی پیدا کئے اور انہی علمائے دیوبند کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی ڈیوٹی پر لگا دیا۔ شیطان کے انہی ساتھیوں میں سے ایک ساتھی غیر مقلدین کی جماعت بھی ہے۔ یہ وہ جماعت ہے جس کی سرپرستی خود شیطان کرتا ہے، اس جماعت سے تعلق رکھنے والے علمائے دیوبند کے ساتھ دشمنی میں پوزیشن لینے کے لئے سرگرداں رہتے ہیں۔ توحید و سنت کے ان خادمین کے ساتھ دشمنی رکھنے والوں میں سے امین اللہ نامی ایک شخص بھی ہے جو ہے تو کہیں اور کا لیکن خود کو پشاور کی کہتا ہے۔ یہ شخص بری طرح انگریزوں کے جال میں پھنسا ہوا ہے اور اس کے نشہ میں کبھی ایک کو اور کبھی دوسرے کو کافر کہتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ جناب اپنے ہی فتاویٰ جات کی روشنی میں خود بھی زندیق، بدعتی اور بے وقوف شمار ہوتے ہیں۔ [حوالہ جات آگے آرہے ہیں] موصوف اصل میں کونڑ کے رہنے والے ہیں لیکن وہاں سے بھاگ کر پشاور کی پاک فضا میں غیر مقلدیت کے جراثیم پھیلا رہے ہیں۔

موصوف پہلے علمائے دیوبند کو مسلمان سمجھتے تھے [جس کی تصدیق انکی سابقہ کتب اور بیانات سے باآسانی کی جاسکتی ہے۔] لیکن جوں جوں غیر مقلدیت کا نشہ بڑھتا رہا اس کے رویہ میں تبدیلی آتی رہی یہاں تک کہ علمائے دیوبند کو فرقہ باطلہ بلکہ کافر تک کہنے لگے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

جب اس نے پشاور کی فضا خراب کر کے ہر جگہ اہل حق علمائے دیوبند کے عقائد کو مشرکانہ کہہ کر شیطانی وصف انتشار پیدا کیا اور جگہ جگہ چیلنج بازیاں شروع کیں تو اس کی زبان کو لگام دینے کے لئے علمائے دیوبند کے ترجمان، مناظر اسلام، وکیل

احناف، فاتح غیر مقلدیت حضرت مفتی ندیم صاحب زاد اللہ عمرہ و علمہ فرض کفایہ ادا کرتے ہوئے میدان میں اترے۔ بلکہ وہ بذات خود امین اللہ کی مسجد میں بھی گئے۔ لیکن امین اللہ سامنے آنے کی بجائے روپوش گیا، شیر اسلام نے انہی کی مسجد میں منبر پر کئی بار کوڑملا کوڑملا کر لیکن کوڑملا کا کوئی پتہ نہ چلا۔

جب ہم امین اللہ کی میدان مناظرے میں حاضری سے مکمل طور پر مایوس ہو گئے اور یقین ہوا کہ اب وہ ہمارے سامنے آنے والے نہیں ہیں۔ اور جاء الحق وزهق الباطل کی عملی شکل ہم نے دیکھ لی تو ہم نے ان کی مسجد میں نعرہ تکبیر بلند کیا اور یوں امین اللہ کی جائے رہائش (مدرسہ گنج پشاور) نعرہ ہائے تکبیر سے گونج تکبیر سے گونج اٹھا۔ وہاں ہر خاص و عام کے چہروں پر خوشی کے آثار نمایاں تھے اور ہر چہرہ پر ایک سوالیہ نشان تھا کہ اتنا مشکل کام کیسے کیا گیا۔ [یہ ساری کارروائی ویڈیوز میں موجود ہے جبکہ انٹرنیٹ پر بھی دیکھی جاسکتی ہے اور ”دگن مناظری حقیقت اود امین اللہ منڈی“ کتاب میں بھی تفصیل آئیگا ان شاء اللہ (بشرط)۔]

چونکہ مفتی صاحب مدظلہ کی آرزو تھی کہ امین اللہ کے ساتھ آمنے سامنے بات ہو جائے لیکن جب وہ پوری نہ ہوئی تو انہوں نے عوام الناس کو ان کا اصل چہرہ دکھانے کے لئے ایک ویڈیو بیان جاری کیا جس میں حوالہ جات کے ساتھ ان کے گمراہ کن عقائد بیان کئے۔ اس بیان کی ویڈیو سی ڈی ریکارڈ کی گئی ہے (جس کے اب تک دو حصے منظر عام پر آچکے ہیں تیسرا حصہ عنقریب آنے والا ہے انشاء اللہ)، جس سے الحمد للہ بہت سارے حضرات کو فائدہ ہوا اور کئی مخالفین بھی راہ راست پر آ گئے۔ راہ راست پر آنے والے بھائیوں کے انٹرویوز ماہنامہ ”ترجمان احناف“ میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ دوست احباب نے اصرار کیا کہ اس بیان کو کتابی شکل میں شائع کیا جائے تاکہ جن لوگوں تک ویڈیو نہیں پہنچی وہ بھی اس سے فائدہ اٹھائیں۔

قارئین کرام! یہ کتاب اب آپ کے ہاتھوں میں ہے، آپ خود سوچیں اور

غیر مقلدین کان کھول کر سن لیں ، تم نے ہر جگہ فساد اور انتشار کے اڈے قائم کر کے فضا کو خراب اور بدبودار بنا دیا ہے۔ تو سنو! امین اللہ کو نذری مفروز! ہم آپ کو چیلنج دیتے ہیں ، دن-----رات-----پاکستان میں-----افغانستان میں-----مسجد میں-----عدالت میں... جہاں چاہو ، جب چاہو ہم تیار ہیں۔ ان شاء اللہ۔ ہمت ہے تو سامنے آؤ اور اپنے ہی عقائد پر ہم سے بات کرو تا کہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے۔

آپ کے عقائد.... جن میں سے بعض کفریہ ہیں اور بعض گمراہ کن۔ اگر آپ کے اندر رتی بھرا ایمان ہو اور اپنے ایمان کی دفاع کر سکتے ہو تو آپ اس کی دفاع کے لئے مجلس قائم کریں۔ یا میں جو حوالہ جات اس کتاب میں دیئے جائیں گے انکے جھوٹ ہونے کو ثابت کرنے کیلئے مجلس قائم کریں۔ ہماری بحث صرف آپ (یعنی امین اللہ) کے عقائد پر ہوگی نہ کہ دیگر غیر مقلدین کے عقائد پر فی الحال۔ لیکن آپ تیار نہیں ہو سکتے اور نہ ہی تیار ہونے کی ہمت کر سکیں گے۔ کیونکہ

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے

یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

معذرت :

قارئین کرام! اگر ہمارے قلم سے کوئی سخت لفظ نکلے تو اسے رد عمل یا جذبہ ایمانی پر محمول کر کے ہمیں معذور سمجھئے کیونکہ اس شخص نے عظیم ہستیوں [امام اہلسنت، محقق دوران شیخ الحدیث مولانا سرفراز صفدر نور اللہ مرتدہ اور فقیہ العصر مولانا

مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم [کے متعلق لکھا ہے کہ یہ دونوں مسکین تو اندھے ہیں۔

[د تقلید حقیقت اور مقلدین اقسام پشتو ص 195]

اور غیر مقلدین کے لئے درد سرفاتح غیر مقلدیت مولانا محمد امین اوکاڑویؒ اور مناظر اسلام مولانا منظور مینگل صاحب مدظلہ کو صاحب خرافات کہا ہے۔ [تحفۃ المناظر پشتو ص ۴] موصوف ایک جگہ لکھتے ہیں امام الضلال صفدر اوکاڑوی - [تحفۃ المناظر پشتو ص: ۱۵۹]۔ بلکہ اس نے تو عمومی طور پر مقلدین کو بے ایمان کہا ہے

[د تقلید حقیقت اور مقلدین اقسام ص: ۲۸۱] استغفر اللہ۔

اور شیخ الہند و استاذ العلماء حضرت مولانا محمود حسن دیوبندی رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ کے متعلق لکھتا ہیں کہ ”مقلدوں کی طرح باتیں کرتے ہیں“

(تحفۃ المناظر صفحہ ۸ پشتو، صفحہ ۱۱۰ اردو)

اور شیخ ذکریا گو مبتدع اور محرف کہا ہے۔ استغفر اللہ، (الحق الصریح ۵ / ۵۸)

اور الشیخ نور شاہ کشمیریؒ کے متعلق لکھتے ہیں ”شیخ نور شاہؒ نے اپنے آپ سے آندھا بنایا ہوا ہے“ (الحق الصریح ۵ / ۱۳۵)

اور ملا علی قاریؒ کو تعصب مذہبی، آندھی تقلید اور تحریفات سے موصوف کرانے کی ناکام کوشش کی ہیں۔ دیکھیے (الحق الصریح ۷ / ۵۵۳)

اور امام رازیؒ کے متعلق لکھتا ہیں ”بعض تفاسیر میں بے ادب الفاظ کے ساتھ قرآن کریم پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ پھر اس کا ضعیف جواب دیتے ہیں جیسا کہ رازی کا تفسیر“ (حکمۃ القرآن ۱ / ۱۹۱ اول ایڈیشن، صفحہ ۸ دوم ایڈیشن)

اور امام سیوطیؒ کو غلط نظریہ و عقیدہ والا لکھا ہے (سیرت رسولؐ ۱ / ۴۱۰)

اور امام قرطبی المالکیؒ کے متعلق لکھتے ہیں ”امام قرطبیؒ نے جو اس حدیث سے اپنے مذہب کی تائید کیلئے جو جوابات کی ہیں وہ ضعیف اور کمزور ہیں۔ کیونکہ یہ احتمالات بعیدہ میں سے ہیں ان مقلدین کے یہ کام ہیں کہ یہ لوگ احادیث کو پھاڑ دیتے ہیں۔ اور اس سے اپنے مذہب کیلئے پیوند کاریاں لگاتے ہیں۔ (الدین الخالص ۳ / ۴۶۳)

اور یحییٰ بن معینؒ اور یحییٰ بن المدینیؒ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ ان دونوں نے ایک مسئلہ میں تقیہ کے طور پر رجوع کیا تھا۔ (الحق الصریح ۱ / ۳۳ جدید ایڈیشن)

دوسری جگہ تابعین کرامؒ کی نماز پر استہزاء کرتے ہوئے لکھتے ہیں ”نماز میں خشوع کرنے کے ساتھ ساتھ لوگوں کی باتیں سننا یہ کمال ہیں۔ اس کے خلاف (لوگوں کی باتوں سے بے خبری نماز کی حالت میں، ناقل) بعض تابعین کا عمل ہیں کہ وہ لوگ نماز میں نشہ ہوتے۔ (الحق الصریح ۵ / ۱۴۳)

لیکن دوسرے طرف کراماتِ اولیاء بھی ملاحظہ کیجئے کہ خود اپنی ہی کر توت کی روشنی میں اپنے متعلق لکھتے ہیں کہ

”افسوس ہمیں کسی نے ادب نہیں سیکھایا“ (سیرت رسولؐ جلد ۱ صفحہ ۴۲۰)

اسی طرح مناظر اسلام فاتح غیر مقلدیت حضرت مفتی ندیم صاحب حفظہ اللہ من شرور اللاندہیبیہ کے بارے میں امین اللہ کے دو شاگرد جلال الدین وضیاء الرحمن (مفرو رین) نے ”گیدڑ، جاہل، الیاس گھسن کا کتا“ [ویڈیو موجود ہے] کہہ کر بد زبانی کی انتہا کی۔ میں ابھی دیکھوں گا کہ امین اللہ کے عقائد پر مناظرے کے لئے امین اللہ یا ان کے شاگرد تیار ہو سکتے ہیں یا نہیں؟ اور یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ (انہی کے کلام کے مطابق) گیدڑ اور انگریزوں کا کتا خود امین اللہ ہے یا ان کے یہ دو شاگرد۔

اسی طرح دوسری جگہ لکھتا ہے کہ مقلدین کفار اور مشرکین بدعتیوں کی طرح

کلام کرتے ہیں۔ [تحفہ المناظر ص: ۶۹] بلکہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھا ہے کہ نہ وہ جہاد کرتے اور نہ ہی عبادت کرتے بلکہ صرف قیاسات کے لئے بیٹھے تھے۔ [تحفہ المناظر ص: ۶۹] استغفر اللہ۔ حتیٰ کہ اس ظالم غیر مقلد نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے اقوال تک کو بدعت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بے وقوف کہا ہے۔ العیاذ باللہ بلکہ اس بے شرم نے تو انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں معاذ اللہ نہایت نازیبا الفاظ استعمال کئے جن کو نقل کرتے ہوئے بھی رو نگھٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس طرح کو نزی صاحب ہمیں دیگر سخت اور نازیبا الفاظ کے ساتھ بھی یاد کیا ہے، گو قاعدہ یہی ہے۔ ع

ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے
لیکن علم و شائستگی اور تہذیب کا تقاضا یہ نہیں ہے کہ انسان اپنے دائرہ اخلاق سے
باہر جائے اور مجنون کی سی بڑھکیں مارنے لگے۔
اب بھی اگر کوئی شخص یا ان کے ہمنوا ان سارے کرتوتوں کے باوجود ہمیں
ملامت کرے تو ہم ایسے شخص کو معذور سمجھیں گے۔

پہلے مجھے پڑھئے!

قارئین کرام! یہ سارا علمی مواد دراصل مناظر اسلام حضرت مولانا مفتی محمد ندیم صاحب مدظلہ کی تقریر ہے، جو ہم نے دوست احباب کی اصرار پر کتابی شکل میں شائع کر دی ہے اگر قارئین کو اس میں کوئی عیب یا غلطی دکھائی دے تو اسے بندہ کی خطا سمجھی جائے، اور جو کمال لائق اعتبار ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم کی طرف سے سمجھیں۔

❖ ہم نے کوٹری صاحب کے عقائد پر مختصرًا تبصرہ ذکر کیا ہے تاکہ صرف سوئے ہوئے مسلمانوں کو جگائیں اور رسالہ بھی مختصر ہو۔ ان شاء اللہ آئندہ ایڈیشن میں عقائد کی مزید تفصیل اور مزید کروت بھی ذکر کریں گے۔

❖ یہ کتاب بندہ ناچیز کی پہلی کاوش ہے، لکھنے لکھانے کا کوئی خاص تجربہ نہیں۔ اس لئے اگر قارئین کو کوئی عیب یا نقص دکھائی دے، یا کوئی بھائی ہمیں مزید بہتری کے لئے مشورہ یا رائے دینا چاہتے ہیں، چاہے وہ مخالفین میں سے ہو یا مؤیدین میں سے، بڑا ہو یا چھوٹا۔ ہم ہر معقول مشورہ کے بے حد مشکور رہیں گے۔

❖ میں بعض بھائیوں کی خدمت میں انتہائی ادب کے ساتھ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ بعض مخلص مگر نا سمجھ ساتھی اس رد عمل کو تفرقہ بازی سمجھ کر ان کے بارے میں خاموشی اور درگزر کا مشورہ دیتے ہیں۔ تو میں ان لوگوں کو اپنے سر کا تاج سمجھتا ہوں، ان سے درخواست کرتا ہوں کہ خدا را! جوش کی بجائے ہوش سے کام لیں اور شیطان کی چال [یعنی غیر ضروری حکمت کے نام سے دھوکہ نہ کھائیں۔ حقیقت سمجھنے کی کوشش کریں۔ ہم جو حوالہ جات پیش کریں گے اگر یہ ان کی کتابوں میں نہ ہوں تو ہم مجرم ہیں۔ جب یہ ساری باتیں ان کی کتابوں میں موجود ہیں تو خدا را، خدا را شیطان کی چال میں نہ آئیں بلکہ غیرت عمری پیدا کر کے نام نہاد اہل حدیث کا کھلم کھلا بائیکاٹ کیجئے گا۔

(اب الحمد للہ عوام بھی ان کے مکروہ فریب سے باخبر ہو گئے ہیں) ❖ میری مراد غیر مقلدین سے وہ لوگ ہیں جو تقلید کو برا کہہ کر مؤحدین و متبعین سنت مقلدین کو کافر اور مشرک کہتے ہیں، اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم کو حجت نیست سمجھ کر ان کی تنقیص کرتے ہیں، اسلاف کی بے حرمتی کرتے ہیں، امین اللہ کے باطل نظریات و عقائد سے متفق ہیں، اور قرأت خلف الامام یا رفع الیدین نہ کرنے والوں پر طعن کرتے ہیں۔ جو لوگ ایسے نہیں وہ میری مراد ہر گز نہیں اگرچہ اختلاف ان سے بھی ہے لیکن وہ اپنی جگہ ہے۔

غیر مقلدین سے خطاب:

جواب لکھنے کیلئے شروط: اگر امین اللہ کو نزی یا کوئی اور غیر مقلد نے جواب لکھنا ہو تو میری گزارش ہے کہ قرآن و سنت کو مد نظر رکھ کر جواب لکھیں، کیونکہ آپ کے ہاں اصول صرف قرآن و حدیث کی عبارات یا الفاظ ہیں (نہ کہ غیر انبیاء کی ذاتی تعبیرات و تشریحات یا قیاسات)۔ خود امین اللہ کو نزی نے لکھا ہے:

”حکم شرعی صرف او صرف د کتاب او سنت نہ

راخستلی شی“۔ [فتاویٰ الدین الخالص ج: ۱ ص: ۵]

یعنی حکم شرعی صرف اور صرف کتاب و سنت سے ہی لیا جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک دلائل صرف اور صرف قرآن و سنت ہیں۔ [محض زبانی] اس لئے امین اللہ اینڈ کمپنی جواب میں کوئی تیسری چیز پیش نہیں کریں گے۔ اور چونکہ ان کے کلام میں حصر ہے اس لئے اگر انہوں نے خلاف ورزی کی تو جواب ناقابل ہوگا۔

اسی طرح ایک جگہ لکھا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تو قیاسات نہیں بتلائے۔

[حکمت القرآن ج: ۲، ص: ۱۷۰]

اسی طرح ایک جگہ اس نے بغیر کسی قید کے قیاس کی تردید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

”چہ خوک قیاسونو پیسے روان وی هغه به گمراه کیری .

[التحقیق السدید صفحہ ۱۵۶ و حقیقۃ التقليد صفحہ: ۱۶۰]

ترجمہ: جو شخص قیاسات (غیر انبیاء کے ذاتی اقوال، تعبیرات اور تشریحات، ناقل) کی پیروی کرے گا وہ گمراہ ہوگا۔

سید بدیع الدین راشدی غیر مقلد ایک فتویٰ میں کہتے ہیں کہ: ”ہم قرآن و حدیث کے علاوہ کسی اور چیز کو سند نہیں سمجھتے۔ [التقید المضبوط فی تسوید تحریر المبسوط ص ۹]۔

تو نام نہاد اہل حدیث کے علاوہ باقی حضرات تورات اور انجیل کو تو سند نہیں سمجھتے بلکہ اجماع اور قیاس کو دلیل شرعی سمجھتے ہیں۔ تو موصوف نے دبے لفظوں میں ان دو اصولوں کا انکار کرتے ہوئے ”ہم تیسری چیز کو دلیل نہیں سمجھتے“ کا جملہ لکھا۔

اسی طرح عابد نامی ایک اور متعصب غیر مقلد اپنی کتاب ”الجرح علی اصول الفقہ“ میں لکھتے ہیں کہ: ”اصول فقہ میں ہے کہ قیاس حجت شرعی ہے۔

حالانکہ شریعت محمدیہ سے اس کا بطلان ثابت ہے۔ [الصارم السلول فی الذب عن الاصول]

اور نواب نور الحسن خان غیر مقلد اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ ”جب اجماع کوئی چیز نہیں تو قیاس اصطلاحی جس کو چوتھی دلیل بنالیا گیا ہے اس کی بھی ضرورت نہیں

[عرف الجادی ص ۳] اسی طرح رئیس ندوی غیر مقلد اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ:

”ظاہر ہے کہ منکر قیاس۔۔۔۔۔ الہ حدیث ہی ہوگا۔ [ضمیر کا بحران: ص ۷۶: ۳]

اور دوسری کتاب میں لکھتے ہیں کہ:

”جس چیز کو کچھ لوگوں کی اصطلاح میں قیاس شرعی کیا جاتا ہے۔ اس کا حجت

ہونا نزاعی و اختلافی چیز ہے۔ اسلئے۔۔۔۔۔ فی نفسہ حجت نہیں۔ [فتح العقائد ص: ۴۷]

اور دوسری کتاب میں لکھتے ہیں ”صحابہ کے بعد کا اجماع حجت نہیں ہو سکتا“

(مجموعہ مقالات پر سلفی تحقیقی جائزہ صفحہ 66)

اور دوسری جگہ لکھتے ہیں ”کتاب وسنت پر عمل کریں اور رائے پرستی کی فتنہ سامانی سے بچ سکیں“ (حوالہ بالا صفحہ 70)

دوسری کتاب میں لکھتے ہیں ”قیاس کے ذریعے مسائل شرعیہ حل کرنے کو رسول اللہ ﷺ نے فتنہ عظیمہ قرار دیا ہے“ (الملحات ۲/ ۳۷۰)

اور غیر مقلدین کے شیخ الحدیث عبد المنان نور پوری پر کاشاعت خاص رسالہ میں لکھا گیا ہے کہ ”یہ [مقلدین] جتنی بھی دلیلیں اجماع کی پیش کرتے ہیں بنتی ان میں سے کوئی بھی نہیں۔“ دوسری جگہ لکھتے ہیں: ”یہ [دلیل] بھی اجماع کی نفی ہے کہ اجماع ہونا ہی نہیں ہے اور یہ [مقلدین] بنائے بیٹھے ہیں۔“ پھر لکھتے ہیں: ”تو یہ [دلیلیں بھی] اجماع کی نفی ہے۔ اس حدیث نے تو اجماع کے پر خچے اڑا دیئے ہیں۔“ [سہ ماہی مجلہ ص: ۴۰ و ۴۱]

اور موصوف دوسرے مقام پر لکھتے ہیں ”اجماع اصحابہ اور اجماع ائمہ مجتہدین کا دین میں حجت ہونا قرآن وحدیث سے ثابت نہیں“ (مکالمات نور پوری صفحہ ۸۵)

اور امین اللہ غیر مقلد نے بھی لکھا ہے کہ ”کعبہ ومسجد حرام میں اندر جاتے وقت غسل ثابت نہیں۔ تو جو لوگ اسے مستحب کہتے ہیں انکے پاس کوئی دلیل بھی نہیں ہے سوائے رائے اور قیاس کے جو کہ دلیل نہیں اور نہ ان سے عبادت ثابت ہوتی ہے اور نہ اس کی کوئی ضرورت ہے۔ [الدین الخالص ج: ۳ ص: ۳۷۹ مسئلہ: ۵۷۵]

اور امین اللہ نے قیاس کی تردید الحق الصریح ۲/ ۴۹۶ و ۴۷۴ میں بھی کی ہیں اور حافظ عبد اللہ روپڑی غیر مقلد لکھتا ہے ”حنفیہ کے نزدیک ادلہ اربعہ (کتاب، سنت، اجماع و قیاس) چار دلیل ہیں اور الحدیث کے نزدیک اس سے بھی کم ہیں (تحقیق الترویج صفحہ 85)

امام الھدیث وحید الزمان غیر مقلد لکھتے ہیں

”والا لھام لیس بحجة شرعية وكذا لك الا جماع الظنى والقياس“

(نزل الابراہ ۱ / ۶)

کہ الھام، اجماع ظنی و قیاس حجت شرعی نہیں

نواب نور الحسن خان بن نواب صدیق حسن خان لکھتے ہیں۔

”اجماع چیزى نیست“ (عرف الجادى صفحہ ۳)

کہ اجماع کوئی چیز نہیں۔ اور عبد القادر حصارى غیر مقلد لکھتے ہیں ”قیاس کرنا معلم المملکوت کی سنت ہے“ (فتاویٰ حصارى جلد ۲ صفحہ ۱۱۸) اسی جلد میں دوسری جگہ قضاہ ہیں

”قیاس ورائے شیطان کی وراثت ہے“ (ایضاً صفحہ ۳۸۶)

اسی طرح ہمارے پاس دلائل کے انبار موجود ہیں کہ غیر مقلدین بلخصوص کونڑی ملا اجماع اور قیاس شرعی کے منکر ہو۔

تو اسی وجہ سے جواب میں قرآن و حدیث ہونی چاہئے اور حدیث بھی مرفوع ہو کیونکہ غیر مقلدین کی کتابوں میں اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال کی حجیت کا انکار موجود ہے۔ دیکھئے ”(الحق الصریح ۳ / ۷۶، ۱۵ / ۳۴۹، ۳۹۲، ۱۳۳، ۱۴ / ۵۴۱)“ فتاویٰ نندریہ

۶۲۲ / ۲ - ثانیہ ۲۲۳ / ۲ - حقیقۃ الفقہ ۱۴۶، - التاج المکمل ۲۹۲۔

اور حدیث مرفوع بھی ایسی ہو کہ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد و قیاس کو دخل نہ ہو، بلکہ خالصہ پیغمبر کی طرف وحی کی گئی ہو۔ کیونکہ آپ کے ہاں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اجتہاد و قیاس حجت نہیں۔

مذکور بات پر دلائل پیش کرنے سے پہلے آپ حضرات (غیر مقلدین) اپنا یہ قاعدہ بھی پیش نظر رکھے کہ آپ کے نزدیک نبی کریمؐ کی تمام باتیں وحی نہیں۔ بلکہ بعض باتیں وحی میں سے ہیں اور بعض باتیں نبی علیہ السلام نے اجتہاد کے طور پر کہی ہیں۔ جیسا کہ امین اللہ نے خود لکھا ہے کہ

”نبی کریم ﷺ ہر کام وحی پر نہیں کرتا۔ بلکہ بعض کام اپنے اجتہاد سے کرتے تھے“ (الحق الصریح ۱/ ۴۲۴)

یہی بات (اجتہاد النبیؐ کے) آپ نے مختلف کتب و مختلف صفحات پر لکھی ہے۔ مثلاً صرف اسی جلد کے صفحات ۳۴۹-۳۵۷-۴۳۹-۱۶۹ وغیرہ میں ملاحظہ کیجئے۔ جب نبی علیہ السلام کی سب باتیں وحی نہیں۔ تو غیر مقلدین کی یہ بات بھی ملاحظہ کیجئے۔ ”وحی کے علاوہ کوئی بات حجت نہیں“ (اتباع رسول صفحہ ۸ مصنف: محمد یونس غیر مقلد) معلوم ہوا کہ غیر مقلدین کو نبی علیہ السلام کی تمام باتیں قبول نہیں نیز! یہ حوالہ بھی ملحوظ رکھیں کہ خود امین اللہ نے لکھا ہے کہ مجتہد کی اجتہاد دوسروں کیلئے حجت نہیں۔ دیکھئے (الحق الصریح جلد ۲ صفحہ ۴۲۰)

اصل حوالہ ملاحظہ کیجئے، آپ کے خطیب الہند محمد جونگڑھی غیر مقلد نے لکھا ہے: ”بزرگوں، مجتہدوں اور امام کی رائے اور قیاس اجتہاد و استنباط اور ان کے اقوال تو کہاں شریعت اسلام میں خود پیغمبر بھی اگر اپنی طرف سے بغیر وحی کے کچھ فرمائیں تو وہ بھی حجت نہیں [یعنی نبی ﷺ کا اجتہاد و قیاس حجت نہیں]“ (طریق محمدی ص: ۱۴۰)۔ اور موصوف کا تذکرہ امین اللہ نے بھی اپنی کتاب ”تقلید شرعی حیثیت“ میں کیا ہے۔

اور مشہور غیر مقلد زبیر علیہ السلام کی کتاب پر ڈاکٹر ابو جابر عبد اللہ دامانوی غیر مقلد ”سنت کی اہمیت اور تقلید کی مذمت“ عنوان کی دلیل لکھتے ہیں۔

”مقام غور ہے کہ جب نبی ﷺ کی خواہشات اور رائے کی پیروی بھی لازم قرار نہ پائے تو پھر کسی اور شخص یا امام کی ذاتی ”آراء“ کس طرح دین بن سکتی ہیں“

(نور العینین صفحہ ۲۱)

جب غیر مقلدین کے ہاں نبی کا اجتہاد وارے حجت نہیں تو ہمیں دلیل میں وہ احادیث مرفوعہ چاہئیں جن میں رسول اللہ ﷺ نے صراحتاً فرمایا ہو کہ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَوْحَىٰ الْإِلَهِ يَا ”ان روح القدس نفث في قلمي وغيرہ کے الفاظ ہو۔ اور غیر مقلدین جواب میں وہ قول رسولؐ پیش کرے گا۔ جو وحی الہی کے ساتھ ساتھ نبوت کے بعد قول یا فعل وغیرہ ہو۔ کیونکہ آپ حضرات کے نزدیک قبل النبوت نبی علیہ السلام کے افعال حجت نہیں۔ جیسا کہ امین اللہ خود لکھتا ہے کہ ”نبی کریم ﷺ کے قدیم احوالوں پر استدلال نہیں کیا جاسکتا جو نبوت سے پہلے ہو۔۔۔ نبوت سے پہلے نبی علیہ السلام نے بعض افعال ایسے کئے تھے۔ جو کہ ہمارے لئے وہ حجت نہیں“

(سیرت جلد ۱ صفحہ ۱۷۵)

اور قرآن کریم کے پیش کرنے میں کچھ شرائط ہیں لیکن وہ فی الحال چھوڑ دیتے ہیں۔ وہ پھر کبھی ان شاء اللہ پیش کریں گے۔

اور جو حدیث دلیل میں پیش کریں گے وہ صحیح ہونی چاہئے کیونکہ امین اللہ کے ہاں ضعیف حدیث فضائل اعمال میں بھی قابل قبول نہیں۔ دیکھئے

[الحق الصریح: ۲/۲۸۸]

اور حدیث کی تصحیح یا تضعیف بھی اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ ﷺ سے پیش کی جائے

، اس میں کسی شخص (علامہ ذہبی رحمہ اللہ، ابن حجر رحمہ اللہ، بخاری رحمہ اللہ وغیرہم) کی تقلید نہ کی جائے۔ اس لئے کہ احادیث کی تصحیح اور تضعیف مسائل اجتہادیہ میں سے ہے، علامہ ذہبی رحمہ اللہ تذکرۃ الحفاظ کے دیباچہ میں لکھتے ہیں:

هذه تذكرة بأسماء معدلي حملة العلم النبوي ومن يرجع الى
اجتهادهم في التوثيق والتضعيف والتصحيح“
اسی طرح ایک جگہ لکھتے ہیں:

فأنا لاندعي العصمة من السهو والخطأ في الاجتهاد في
غير الانبياء۔
[مقدمہ میزان الاعتدال: ۱ / ۱۱۴]
ایک اور جگہ رقمطراز ہیں:

يحيى بن معين وقد ساله عن الرجال عباس الداودي وعثمان
الدارمي وابو حاتم وطائفة واحباب كل واحد منهم بحسب اجتهاده
ومن ثم اختلف اراؤه و عبارته في بعض الرجال كما اختلف
اجتهادات الفقهاء المجتهدين وصارت لهم في المسئلة اقوال “
ذكر من يعتمد قوله في الجرح والتعديل ۱۷۲۔
علامہ منذری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

واختلاف هؤلاء [ای المتكلمين في الرجال] كاختلاف الفقهاء
كل ذلك يقتضيه الاجتهاد۔ [رسالة في الجرح والتعديل: ۲۷]
حافظ ابن حجرؒ بھی اس کو مسائل اجتہادیہ میں شمار کرتے ہیں دیکھئے (نخبۃ الفکر صفحہ ۵۷)
ان عبارات سے روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ تصحیح و تضعیف وغیرہ اجتہادی
مسائل ہیں اور ساتھ ہی یہ بات بھی ذہن نشین فرمالے کہ امین اللہ غیر مقلد نے ایک
قاعدہ بیان کیا ہے کہ کسی کارائے واجتہاد قبول کر لینا تقلید ہے۔ دیکھئے۔

(۱) التحقیق السدید صفحہ ۳۸، تقلید حقیقت اود مقلدینو اقسام صفحہ ۲۰۲ و ۲۸۳، حقیقتہ التقلید صفحہ ۲۴۶،

الحق الصریح ۲ / ۶۵۵ وغیرہ)

خلاصہ التحقیق:

جب یہ معلوم ہوا کی تصحیح وتضعیف یہ مسائل اجتہاد یہ میں سے ہیں۔ اور بقول امین اللہ کسی کا اجتہاد ورائے ماننا تقلید ہے۔ تو غیر مقلدین کسی (علامہ ذہبی وغیرہ) سے حدیث کی تصحیح وتضعیف ثابت کرنے کی زحمت نہ کریں۔ ورنہ تقلید جیسے شرک میں مبتلا ہونگے۔ کیونکہ تقلید تو آپ لوگوں کے نزدیک شرک ہیں۔

(حقیقتہ التقلید صفحہ ۲۴۳، التحقیق السدید صفحہ ۶۹، مجموعہ مقالات پر سلفی تحقیقی جائزہ صفحہ ۷۰ وغیرہ)

غیر مقلدین کتابوں میں بھی موجود ہیں کہ احادیث کی تصحیح وتضعیف کو قبول کرنا تقلید ہے [تحفۃ المناظر وغیرہ] بلکہ غیر مقلدین کے اکابرین کی کتابوں میں بھی لکھا ہوا ہے، بر موقع قارئین ملاحظہ فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ

نیز! امین اللہ لکھتا ہے کہ اجتہاد صرف مجتہد کے لئے حجت ہے نہ کہ غیر مجتہد کے لئے۔ [الحق الصریح: ۲/۴۲۰]

اس لئے موصوف کے قول کے مطابق یہ ائمہ تو تصحیح اور تضعیف کر سکتے ہیں لیکن غیر مقلدین کے لئے ایسا کرنا جائز نہیں۔

نوٹ: ہم نے امین اللہ کو اپنے نام سے یاد کیا ہے یعنی بغیر القابات کے۔ ایک دفعہ ہمارے دوست امین اللہ کوٹڑی کے بھائی مولوی حضرت محمد سے باتیں کر رہا تھا تو ہمارے دوست نے امین اللہ کو نام سے یاد کیا، اس پر اس نے کہا کہ تم توڑے بے ادب ہو۔ ہمارے دوست نے کہا کیوں؟ [اگرچہ ہم اس کا مطلب سمجھ گئے تھے] تو اس نے کہا کہ آپ نے شیخ صاحب کو نام سے یاد کیا ہے۔ تو ہمارے دوست نے پوچھا کہ کیا کسی کو بغیر القابات کے یاد کرنا بے ادبی ہے تو کہنے لگا کہ ہاں۔ یہ سن کر

ہمارے دوست نے کہا کہ پھر تو آپ کے بھائی کو نثری صاحب نے اپنی کتاب حکمت القرآن میں اللہ کے برگزیدہ نبی کو بھی بغیر القابات کے یاد کیا ہے۔ یعنی نہ نام سے پہلے حضرت اور نہ نام کے بعد علیہ السلام وغیرہ۔ لکھتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کیلئے اسمعیل پتھر کر آتے۔ [حکمت القرآن ص: ۱۰۱، ج: ۲] اب وہ اس کا جواب تو دے نہیں سکتا تھا اس لئے کہنے لگا کہ اس کو چھوڑو۔ [ریکارڈ موجود ہے]۔

جب کو نثری صاحب نے نبی کو بغیر القاب کے یاد کیا ہے تو اس کے بھائی کے قاعدے کے مطابق کو نثری صاحب بے ادب ثابت ہو گئے۔ اسی طرح مذکورہ بالا صفحہ پر ”ہاجرہ“ کا نام اور ص: ۴۵۳ جلد: ۱ پر بغیر القابات کے ”موسیٰ“ اور تحفۃ المناظر میں ص ۷ پر بغیر القابات کے ”محمود الحسن“ لکھا ہے۔ اسی طرح اگر شمار کیا جائے تو ایک لمبی فہرست بن جائے گی۔ اس لئے میں نے بھی ”فہمین اعتدیٰ علیکم فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدیٰ علیکم“ پر عمل کرتے ہوئے صرف امین اللہ ہی لکھا۔

انبیاء کرام علیہم السلام

امین اللہ کی نظر میں

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی اصلاح کے لئے دنیا میں انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا اور لوگوں کو ان کے طریقوں پر چلنے کا حکم دیا۔ ان کی نقش قدم پر چلنے میں کامیابی اور اس سے روگردانی میں ناکامی کا اعلان فرمایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ يَطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا

نبی پاک ﷺ کی سیرت طیبہ ہمارے لئے نمونہ تقلید ہے، جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

لیکن کچھ بد بخت لوگ مشرکین عرب کبھی نبی کریم ﷺ کو مجنون کہتے، کبھی ساحر اور کبھی اس قسم کے دوسرے الفاظ۔ جب کہ کچھ لوگ ایسے بھی تھے جنہوں نے اپنی جان، اپنا مال اور اپنی اولاد تک نبی کریم ﷺ پر قربان کر دیا تھا۔ انہوں نے اپنے نبی کی ہر ہر ادا کو اپنا لیا تھا۔

مشرکین مکہ جہاں نبی پاک ﷺ کی مخالفت کرتے وہیں ان کے ساتھیوں کو بھی بے حجت سمجھ کر تکلیف اور اذیت دیا کرتے تھے۔ مشرکین مکہ تو مر کھپ گئے، صفحہ ہستی سے ان کا نام و نشان مٹ گیا لیکن کچھ لوگ اب بھی ایسے موجود ہیں جو مشرکین مکہ کی نیابت کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ کے افعال و اعمال پر اعتراض کرتے ہیں اور ان کے جان نثاروں کو بے حجت کہتے ہیں۔ ان کی گستاخی کرتے ہیں۔ اس قسم کے لوگوں کو ہم غیر مقلدین کہتے ہیں۔ ہم اس رسالہ میں امین اللہ غیر مقلد کی کتابوں سے ان کے عقائد بطور ”مشتہ نمونہ از خروار“ پیش کریں گے۔ تفصیل کے لئے ہماری کتاب ”غیر مقلدین کے گمراہ کن عقائد“ اور ماہنامہ ”ترجمان احناف“

آئیے ! ہم آپ کو غیر مقلدین کے امام العصر کی کتابوں سے دکھاتے ہیں کہ غیر مقلدین کے ہاں انبیاء کرام علیہم السلام کا کیا مرتبہ و مقام ہے؟

انبیاء کرام علیہم السلام معصوم نہیں:

انبياء قبل النبوة اوبعد النبوة د کبارو
نه معصوم دی البته صغار ترینه صادر
شویدی. [الحق الصریح ۳۲۰/۱ طبع اول و طبع

ترجمہ: انبیاء کرام علیہم السلام نبوت سے پہلے اور نبوت کے بعد کبیرہ گناہوں سے
تو معصوم ہیں البتہ صغیرہ گناہ ان سے ہوئے ہیں۔ [حوالہ بالا]

اس کے بعد امین اللہ نے مثالوں کا ایک سلسلہ باندھا ہے کہ فلاں نبی سے فلاں گناہ ہوا ہے فلاں سے فلاں گناہ۔ ابراہیم نے تین جھوٹ بولے تھے وغیرہ۔ آگے لکھتے ہیں کہ اگر انبیاء علیہم السلام سے صغیرہ گناہ کا صادر ہونے کو نہ مانا جائے تو۔۔۔۔۔ پھر ان آیات میں تاویل کرنی پڑے گی۔۔۔۔۔ تو یہ ہے غیر مقلدین کی خدمتِ علم و دین؟؟

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں انبیاء کرام علیہم السلام کی تابعداری اور اطاعت کا حکم دیا ہے تو اگر معاذ اللہ انبیاء کرام علیہم السلام سے بھی گناہ سرزد ہوتے ہیں تو کیا ہم پر گناہوں کی تابعداری بھی واجب اور فرض ہوگی؟ یا للجب من سوء صنع غیر المقلدین جس طرح مخالفین اسلام انبیاء کرام علیہم السلام کی عصمت کے منکر ہیں [عدم معصومیت محمد از مسٹر جیمس موضع رانا گھاٹ ضلع ندیا] اسی طرح غیر مقلدین بھی قائل نہیں کیونکہ امین اللہ غیر مقلد نے مثال میں کبیرہ گناہ [جھوٹ وغیرہ] ذکر کی

ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ امین اللہ غیر مقلد صرف صغیرہ گناہ کے وقوع کے قائل نہیں بلکہ کبیرہ گناہ کے وقوع کے بھی قائل ہیں۔ (بلکہ پیغمبروں سے ایمان کے ازالہ ہونے کے بھی قائل ہیں العیاذ باللہ حوالہ جات آگے دیکھئے) امین اللہ غیر مقلد کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ یہاں کذب سے مراد وہ کذب نہیں جو صدق کے مقابلے میں آتا ہے جو حرام ہے بلکہ یہاں تو یہ اور تعریض مراد ہے۔ عربی لغت میں کذب کے کئی معانی آتے ہیں۔ آپ ذرا ”البدایہ والنہایہ: ۱۳۷/۴ معالم السنن ۱/۲۹۵، تہذیب اللغۃ ۱۰۰/۱، معجم مقاییس اللغۃ ۸۸۸، الشفاء ۱۲/۱۲۳۔ کا مطالعہ کریں تو ان شاء اللہ آپ کو خاطر خواہ فائدہ ہو گا۔ بلکہ اپنے ہی کتاب ”الحق الصریح جلد۔ صفحہ۔ دوبارہ مطالعہ کریں۔ تاکہ آپ کو پھر بھولا ہوا سبق یاد آجائے۔۔۔ بلکہ امین اللہ غیر مقلد کے محبوب مودودی صاحب جس کی اس نے تعریف کی ہے اور اس کی تفسیر ”تفہیم القرآن“ پڑھنے کی ترغیب دی ہے۔ [اصول التفسیر ۳۴۷] وہ سرے سے اس حدیث سے ہی انکار کرتے ہیں۔

[دیکھئے تفہیم القرآن ۳/۱۶۷ رسائل ومسائل ۲/۳۵]

مسئلہ عصمت کے متعلق ہماری کتاب ”تسکین الاتقیا“ ضرور مطالعہ کریں۔ اور پھر امین اللہ کا یہ فرمانا کہ ”پھر یہاں تاویلات کرنی پڑیں گی“ تو اس کے بارے میں ہم عرض کریں گے کہ جناب والا آپ کو تاویلات سے اتنی الرجی کیوں ہے حالانکہ آپ کے گروہ کے امام ابراہیم سیالکوٹی کا کہنا ہے کہ تاویلات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منقول ہیں۔

[دیکھئے تاریخ اہل حدیث ص: ۳۱۸]

بلکہ آپ کی کتاب میں بھی صحابہ سے تاویل کی ثبوت موجود ہیں دیکھئے الحق الصریح ج ۲ صفحہ ۶۳۸، ۶۰ ص ۶۲۲ و ۷ ص ۵۴۶ وغیرہ ہم نے تو آپ ہی کے قلم سے صحابہ سے تاویلات کے ثبوت پیش کی ہیں۔ لیکن ایسے نہیں کہ صحابہ پر تبرّازیاں کرنے لگ جائے۔ آپ نے خود بھی تاویلات

(لفظ ”تاویل“ کے ساتھ) کی ہیں دیکھیے۔

(الحق الصریح جلد ۲ صفحات ۵۸۸، ۵۳۷، ۳۰۱، ۵۱۷، ۲۷۷، ۱۳۵، ۱۲۸، جلد ۳ صفحہ ۴۰۴ جلد

۴ صفحہ ۳۲ جلد ۶ صفحہ ۳۲۱ جلد ۷ صفحہ ۴۳۲، ۴۷۳، ۵۰۳، ۵۵۱، تحفۃ المناظر صفحہ ۲۱۴ وغیرہم)

اب بتائیں کہ آپ کی دشمنی تاویلات سے ہے یا انبیاء کرام علیہم السلام سے۔
آگے لکھتے ہیں کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے گناہوں کا تذکرہ منبر پر یا کتاب میں کرنا نقصان دہ ہے۔

[حکمیہ القرآن ۱/۳۹۰، جدید ایڈیشن ۱/۴۰۰]

تو کوٹری صاحب! ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ یہ الحق الصریح اور حکمیہ القرآن
[جو دراصل الباطل الصریح و تحریف القرآن ہیں] کیا یہ کتابیں نہیں ہیں؟ یقیناً
کتابیں ہیں اور جب کتابیں ہیں تو کیا آپ نے نقصان نہیں کیا؟ اور حقیقت بھی یہی ہے
کہ اسلام کو جتنا نقصان تم نے پہنچایا ہے اس کی مثال ملنی مشکل ہے۔
تو یہ بھی کتابیں ہی ہیں۔ اگرچہ تفسیر کو عمدہ بنانے کے لئے یہ لکھا گیا ہے کہ
تفسیر کا نام الہامی ہے، [ص: ۴ قدیم ایڈیشن] لیکن کیا یہ گند اور خرافات بھی الہامی ہیں؟ یا
آپ نے اپنے بڑوں کی نقش قدم پر چل کر یہ نظریہ قائم کیا ہے کہ یہ کتاب اللہ نے
لکھا ہے۔

[کرامات اہل حدیث ص ۲۳]

بہر کیف: قارئین! آگے دیکھتے جائیں کہ موصوف نے کیا گل کھلائے ہیں۔
یہاں تو موصوف نے دعویٰ کیا کہ انبیاء کرام علیہم السلام گناہوں سے پاک نہیں
[معاذ اللہ] اب ہم ان سے ذرا اور تفصیل بھی دریافت کرتے ہیں کہ یہ گناہ کس وجہ
سے ہوئے ہیں؟ کیا وجہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام سے گناہ صادر ہوئے؟ آئیے دیکھتے
ہیں کہ موصوف اس کے جواب میں کیا لکھتے ہیں؟

انبیاء کرام ﷺ سے گناہ بوجہ شہوت و حرص کے ہوئے [معاذ اللہ]
یہ ظالم شخص انبیاء کرام ﷺ سے گناہ کے وقوع کی وجہ بتا رہا ہے کہ انبیاء
کرام ﷺ سے گناہ کیوں ہوا؟ ہمارے ہاتھ تو اس کی عبارت نقل کرتے ہوئے بھی
لرزتے ہیں، آنکھیں شرم سے جھکی جا رہی ہیں، لیکن کیا کریں قارئین کرام کو اس
بد تمیز شخص کی اصلیت دکھانے کا اور کوئی راستہ بھی تو نہیں۔ تو جناب من !
موصوف لکھتا ہے کہ انبیاء کرام ﷺ سے گناہ بوجہ حرص و شہوت کے ہوا ہے۔
[معاذ اللہ، استغفر اللہ من ذالک]۔ موصوف کی اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں:

معصیت پہ دوہ قسمہ دے۔ [معصیۃ اساسہا الکبر]
یوہغہ معصیت دے چی دھغے بنیاد کبر یعنی تکبر
وی۔ دویم معصیت [معصیۃ اساسہا لحرص والشہوة]
ہغہ دے چی دھغے بنیاد حرص و شہوت دے۔
اول د دویم نہ ڊیر سخت دے اولنے معصیت د
ابلیس دے او دویم معصیت د آدم علیہ السلام دے۔
[حکمة القرآن ۳۸۶/۱، جدید ایڈیشن ۳۹۶/۱]

ترجمہ: معصیت کی دو قسمیں ہیں۔ ایک معصیت وہ ہے جس کی بنیاد کبر اور تکبر ہو
اور دوسری معصیت وہ ہے جس کی بنیاد حرص اور شہوت ہو۔ پہلی قسم دوسری سے
زیادہ سخت ہے۔ پہلی قسم کی معصیت ابلیس کی معصیت ہے اور دوسری قسم معصیت
آدم علیہ السلام کی معصیت ہے۔ (اصل عکس کتاب کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں!)
یعنی شیطان نے جو گناہ کیا تھا وہ تکبر اور غرور کی وجہ سے کیا تھا اور آدم علیہ السلام
نے جو گناہ کیا تھا وہ حرص اور شہوت کی وجہ سے کیا تھا۔ معاذ اللہ

اب اگر میں کہوں کہ امین اللہ کوٹڑی نے غیر مقلدیت شہوت پرستی اور حرص
کی بنیاد پر اپنائی ہے تو کیا امین اللہ اور اس کے اندھے مقلدین اس بات کو برداشت

کر سکیں گے۔ تف ہے ایسی غیر مقلدیت پر جس میں انبیاء کرام ﷺ کا بھی لحاظ نہیں کیا جاتا ہے۔

سچ سچ بتاؤ اگر آپ حق پرست مقلد ہوتے تو کیا آپ یہ بکواسات لکھتے؟ نہیں ہرگز نہیں کیونکہ مقلد تو اپنے امام کے تابع ہوتا ہے۔ آپ ہی کی کتاب التحقیق السدید ص ۴۷ اور ”د تقلید حقیقت اود مقلدین و اقسام ص: ۲۱۳، پر بھی یہی قاعدہ لکھا ہے۔ لیکن واقعی کسی نے درست ہی کہا ہے کہ ”غیر مقلد شتر بے مہار بن جاؤ پھر جوجی میں آئے کرتے جاؤ“۔

ابھی خود موصوف ہی کی کتابوں میں ”شہوت“ کی حیثیت معلوم کرتے ہیں، کہ یہ ”شہوت“ ہے کیا چیز!۔۔۔! تو آئیں دیکھتے جائیں!۔۔۔!

یہی شہوت پرست خود لکھتا ہے کہ

(۱) شہوت کافروں کی صفت ہے (مفہوماً) (حکمۃ القرآن ۱/ ۲۰۴ طبع قدیم)

(۲) دوسرے جگہ پر لکھتے ہیں ”شہوات شرک کی طرح ہے“

(الحق الصریح جلد ۱ صفحہ ۲۰۲، طبع جدید)

(۳) آگے اسی صفحہ میں لکھتے ہیں ”شہوات میں انسان اللہ سے محروم ہوتا ہے“ (حوالہ بالا)

(۴) دوسری جگہ پر لکھتے ہیں ”شہوت تمام گناہوں کی بنیاد ہیں“

(الحق الصریح جلد ۱ صفحہ ۲۴۰ طبع جدید)

(۵) اور اسی حوالہ بالا سے ایک سطر پہلے بہت خطرناک بات لکھی ہے کہ

”اتباع قوت شہوانی یہ زنا ہے“ (حوالہ بالا)

تو ابھی خود امین اللہ کی تحریر کی روشنی میں۔۔۔

(۱) امین اللہ غیر مقلد کے قول اول کے مطابق گویا آدم علیہ السلام نے کافروں کی کام کر لیا۔ معاذ اللہ

(۲) امین اللہ غیر مقلد کے قولِ ثانی کے مطابق گویا آدم علیہ السلام نے شرک جیسا کام کیا۔۔۔ العیاذ باللہ

(۳) امین اللہ غیر مقلد قولِ ثالث کے مطابق گویا آدم علیہ السلام نے اللہ سے محروم ہونے والا جیسا کام کر لیا۔۔۔ العیاذ باللہ

(۴) امین اللہ غیر مقلد کے قولِ رابع کے مطابق گویا آدم علیہ السلام نے تمام گناہوں کی جزو الا کام کیا۔۔۔۔ العیاذ باللہ

(۵) امین اللہ غیر مقلد کے قولِ خامس کے مطابق۔۔۔ (حوالہ لکھنے سے بھی قلم لرزہ رہ جاتا ہے) آدم علیہ السلام نے گویا زنا کی ہے۔۔۔۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔۔۔۔ نقل کفر کفر نہ باشد،

قارئین کرام! امین اللہ کی اصل تحریر دیکھ کہ کیا یہی نتیجہ مذکورہ نہیں نکلتا۔۔۔!؟ اور جب نکلتا ہے۔ اور یقیناً نکلتا ہے۔ تو خدا را بے خبر مسلمانوں! ذرا جاگو تو سہی! آج کل کا غیر مقلدیت مذہب پہچان لو۔۔۔۔!

موصوف نے صرف یہاں آدم علیہ السلام کی طرف زنا کی نسبت (خفیہ طور سے) نہیں کی، بلکہ آگے جا کر مزید اور پیغمبروں کی طرف بھی زنا کی نسبت کرتے ہیں۔۔۔۔ العیاذ باللہ

انصاف کیجئے گا خوب دیکھ بال کے
کاغذ پہ رکھ دیا ہے نتیجہ نکال کے

آدم عابد نہیں تھے۔ معاذ اللہ

موصوف نے گستاخی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ آدم سے گناہ بوجہ شہوت ہوا تھا۔ [معاذ اللہ] اب ذرا ہم موصوف کی کتابوں میں مزید وضاحت دیکھتے ہیں کہ آخر یہ شہوت ہے کیا چیز؟۔ اسی غرض سے جب ہم نے حکمۃ القرآن ۱۱۸/۱ جدید ۱۲۳/۱ کا مطالعہ کیا تو وہاں لکھا تھا کہ ”شہوات اور عبادات جمع نہیں ہوتے۔“

جب آدم سے گناہ شہوت کی وجہ سے ہوا اور شہوت اور عبادت جمع نہیں ہوتے تو عبارت سے صاف نتیجہ یہ نکلا کہ آدم علیہ السلام عابد نہیں تھے جب موصوف کے ہاں تارک الصلوٰۃ کافر ہے [حکمۃ القرآن ۱۵۸/۱] تو وہ شخص جو بالکل عبادت ہی نہیں کرتا وہ تو بطریقہ اولیٰ کافر ہوگا۔

(حکمۃ القرآن ج ۱ ص ۵۷۲ ط، اول والحق الصریح ج ۱ ص ۲۲۲ ط چہارم)

نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ موصوف کے ہاں گویا آدم معاذ اللہ مسلمان ہی نہیں تھے یہ ہیں غیر مقلدیت کے نتائج۔

یہ دین خدا کی غیر کو دعوت کریں گے کیا
خود گم ہیں غیروں کو ہدایت کریں گے کیا

انبیاء علیہم السلام کی طرف زنا کی نسبت:

موصوف غیر مقلدیت کے نشے میں کیا کیا گیت گائے ہیں ان میں کچھ تو آپ نے ملاحظہ فرمائے۔ موصوف نے یہ الزام لگایا تھا کہ آدم سے گناہ بوجہ شہوت کے ہوا، اور باصول امین اللہ شہوت میں خود زنا مستتر ہے (جیسا کہ امین اللہ کے حوالے سے گذرا) لیکن وہ چھپانے کی تاب نہ لاسکا اور مستتر کو مظہر کیا اب صراحت سے لکھتا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام سے زنا کی ایک قسم سرزد ہوئی ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے:

زنا کنب فرق وی، دبعضو خلقوزنا علی [حقیقی]

وی، دبعضو وسط درجہ کنب وی اود بعضو ادنیٰ وی۔

نودانبیاء کرامواگرچہ زناحقیقی نشته لیکن ہم

شته....اوہم یونوع دزناده [الحق الصریح: ۳۱۷/۱، طبع

چہارم: ۳۳۶/۱ طبع اول] (اصل عکس کتاب کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں!)

ترجمہ: زنا میں فرق ہوتا ہے، بعض لوگوں کی زنا علی (حقیقی) ہوتی ہے، بعض

لوگوں کی اوسط درجے کی ہوتی ہے جب کہ بعض لوگوں کی ادنیٰ۔ تو انبیاء کرام علیہم

السلام سے اگرچہ حقیقی زنا نہیں ہوا لیکن ہم موجود ہے اور ہم زنا کی ایک قسم ہے

لعت ہو، بے حیائی کی بھی آخر کوئی حد ہوتی ہے۔ آپ ہی بتائیں اگر میں کسی

غیر مقلد سے کہوں کہ ”اوزانی“ یعنی آپ نے بھی زنا کی ہے اگرچہ حقیقی نہ سہی

بلکہ زنا کی ایک قسم کی ہے تو کیا وہ برداشت کر جائے گا۔ کاش ایسی عبارات لکھنے سے

پہلے امین اللہ کا قلم خشک اور انگلیاں ٹوٹ جاتیں۔ یا کم از کم یہ خیال کر لیتا کہ میں

احباب اور ریالوں کی سفیر کو خوش کرنے کے لئے اپنی آخرت کیوں تباہ و برباد کروں

آخر غیر مقلدیت بدون اجتہاد انسان کی عقل پر پردہ ڈالتی ہے اور حق و باطل کی تمیز

کرنے کی صلاحیت سلب کرتی ہے۔ افسوس ہے ایسے عقائد کے حاملین پر

اور صد افسوس ایسے لوگوں پر جو ایسے عقائد رکھنے والوں کی حمایت کرتے ہیں !!!

قارئین کرام! ہم نے آپ کے سامنے امین اللہ غیر مقلد کی اصل عبارات

نقل کر دی ہیں۔ لیکن غیر مقلد غیر مقلد ہوتا ہے اس کے سامنے جتنا بھی حق بیان

کرو وہ غیر مقلدیت کے نشہ میں اپنی غلط بات سے رجوع نہیں کرتا۔ یہ ان کی قسمت

میں نہیں کہ وہ غلط بات سے رجوع کریں۔ الا ماشاء اللہ۔ اگر یہاں بھی تاویل کرنے

کی کوشش کی تو ہم پہلے سے ہی اس کی عبارت پر تعمیر کر کے راستہ بند کرتے ہیں کہ

اس نے لکھا ہے:

”مہر وہ لفظ جس میں اچھے اور برے دونوں معانی کا احتمال ہو تو وہ لفظ ترک کر دیا جائے گا اور ایسے الفاظ استعمال کریں گے جو خالص ہوں اور ان میں غلط معنی کا سرے سے احتمال ہی نہ ہو اور یہ ہر زبان میں ہو سکتا ہے۔ پشتو، فارسی، اردو۔

[حکمہ القرآن ۲/۴ جو کہ اصل میں تحریف القرآن ہے]

گویا کہ۔..... اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

قارئین کرام! آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ امین اللہ غیر مقلد نے ترک تقلید کے نتائج و ثمرات میں انبیاء کرام ﷺ کو گنہگار، حرصی، شہوتی اور زانی تک لکھ دیا معاذ اللہ۔ اور ہم نے اصل عبارات بھی دکھائی کہ لوگوں کے خیال و سمجھ میں یہ بات نہ آجائے کہ مؤحدین اور متعبدین سنت احناف کثر اللہ سواد ہم امین اللہ غیر مقلد پر بہتان باندھتے ہیں۔ لعنة الله على الكاذبين۔

نبی علیہ السلام کا ایمان خراب تھا معاذ اللہ

اب یہاں اک اور چھلانگ لگا کر امین اللہ کو نڑی نے یہودیوں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے، لکھتا ہے کہ پیغمبر کا بھی ایمان خراب ہوتا تھا۔ معاذ اللہ۔

آپ یقین کریں کہ انسان جب غیر مقلد بن جاتا ہے بدون اجتہاد کے تو اس کی عقل پر پردہ چھا جاتا ہے اور پھر وہ حق و باطل کی تمیز تو درکنار عام باتیں بھی اچھے طریقے سے نہیں کر سکتا۔ خوف خدا سے عاری امین اللہ غیر مقلد نبی کریم ﷺ کی دعا اللھُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقِّي الثُّوبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ نقل کر کے اس کی تشریح [تحریف] میں لکھتا ہے:

الثوب الابيض كمنب اشاره ده ديتہ چہ زہ ہم دیرزر خیرنیرم
پہ گناہونوسرہ اوایمان می خرابیری۔ [الحق الصریح ۱۶۳/۴]
(اصل عکس کتاب کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں!)

ترجمہ: الثوب الابيض میں اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ میں بھی بہت جلد

گناہوں سے آلودہ ہو جاتا ہوں، اور میرا ایمان خراب ہو جاتا ہے۔“ استغفر اللہ۔
اب کائنات کی محبوب ترین ہستی پر کھلی بدزبانی؟؟..... شرم تم کو مگر نہیں آتی
کیا تم ریالوں کے شوق میں اتنے اندھے ہو گئے ہو کہ یہ گندہ عقیدہ لکھتے وقت ذرا بھی
شرم نہیں آئی۔ بزرگوں نے ٹھیک ہی کہا ہے: اذافاتک الحیاء فافعل
ماشئت۔

پتھری دل پر ہاتھ رکھ کر کہو کہ تم نے جو نسبتیں انبیاء کرام کی طرف کی ہیں یعنی
گناہگار، حرصی، شہوتی اور زانی بلکہ معاذ اللہ بے ایمان... تو سچ بتاؤ کیا یہ ساری چیزیں
انبیاء کرام علیہم السلام کی اوصاف ہیں یا تجھ جیسے غیر مقلد کی؟ بشرطیکہ تم میں سچ
کامادہ موجود ہو۔ غیر مقلدیت کی عمارت ہی جھوٹی باتوں اور بکواسات پر کھڑی ہے۔

نہ تحریر کی ہوش ہے تم کو نہ پاکی
سمجھ ایسی کہاں غیر مقلدوں کو اوصاف انبیاء کی
قرآن کریم میں انبیاء کرام ﷺ کی تفصیلات بھی موجود ہیں:
فازلہما الشیطن کی تشریح کرتے ہوئے لکھتا ہے:

پہ دیکنب من وجہ دہغہ [آدم] [تقصیر دے چہ
ولے ختوکنب گر خے اودفتنے خائے تہ ولے حاضر پرے

[حکمة القرآن ۱/۳۹۰، ۳۹۱، جدید ایڈیشن ۲۰۰۶ء، ۴۰۰]

ترجمہ: اس میں من وجہ ان کی [آدم] کی تفصیر ہے کہ کچھڑ میں کیوں چلتے
ہو اور فتنوں کے مقامات میں کیوں حاضر ہوتے ہو؟۔

سچ تو یہ ہے کہ فتنہ پرست تو خود تم ہو اور فتنوں والے مقامات میں بھی تم ہی حاضر
رہتے ہو، اور رہی بات تفصیلات کی۔ تو وہ تم میں بدرجہ اتم موجود ہیں، اس سے بڑھ
کر تفصیر اور کیا ہوگی کہ ایک شخص انبیاء کرام ﷺ کے بارے میں شنیع زبان استعمال
کرے۔ اب معلوم ہوا کہ تم نے اپنی کتابوں میں جا بجا مودودی کی تعریف اور توصیف

کیوں کی ہے؟ اس کی وجہ اب سمجھ میں آئی کہ تم بھی اس کی تقلید کرتے ہوئے انبیاء علیہم السلام کے بارے میں زبان طعن دراز کرتے ہو لیکن تم نے تو اس کو بھی مات دیدی۔ اعاذنا للہ من ہذہ الخرافات۔

نبی کریم ﷺ کی طرف جہل کی نسبت۔۔۔ العیاذ باللہ

یہی غیر مقلدین کے مجتہد العصر اور احناف کیساتھ دشمنی میں لپیٹتے ہوئے شخص امین اللہ احناف (بارک اللہ فی جماعتہم) پر افتراء بازی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ احناف صحابہ کرامؓ کی گستاخی کرتے ہیں۔ العیاذ باللہ۔۔۔ موصوف اپنی بات پر یہ دلیل پیش کرتا ہے۔ کہ احناف نے وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کو اعرابی کہا ہے۔ اور پھر اعرابی کا معنی جاہل سے کیا ہے، دیکھئے تحفۃ المناظر صفحہ ۳۵، پشتو۔

اور یہی اعرابی کا معنی ”جاہل“ الحق الصریح جلد ۲ صفحہ ۱۱۴ میں بھی کی ہے۔

یعنی موصوف اپنے عوام کو یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ احناف نے صحابہ کرامؓ کو جاہل کہا ہے۔ سبحنک ہذا بہتان عظیم۔

تو یہی اعرابی (جس کا معنی امین اللہ نے جاہل سے تعبیر کیا ہے) کی نسبت تو امین اللہ نے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف بھی کی ہیں۔ تو ابھی انہی کے اصول کے مطابق غیر مقلدوں نے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جاہل کہا۔ معاذ اللہ۔۔۔ ثم معاذ اللہ۔

چنانچہ ایک قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں ”ودائے او وئیل چہ زما دملک یو غلام دی ہغہ را پآ سیگی، یعنی دعو یو غلام یو باندہی والا راخی“

ترجمہ:- اور یہ کہا کہ میرے ملک کا ایک غلام ہے وہ اٹھتا ہے (آگے بریکٹ میں امین اللہ اپنے الفاظ میں کہتے ہیں کہ) یعنی عرب کا ایک غلام اور ایک اعرابی والا آتا ہے۔

اور دوسرے صفحے میں بھی نبی علیہ السلام کو خود اپنے الفاظ میں اعرابی کہتے ہوئے لکھتے ہیں۔

”حُكِّه دى ظالمانوته دا معمولى خبره خكاره كيده چه يو اعرابى (باندہ جی) سڑی۔۔۔ الخ (سیرت الرسول جلد صفحہ ۱۲۳ و ۱۲۴)

ترجمہ:- ان ظالموں کو یہ بات معمولی لگتی تھی کہ ایک اعرابی دیہاتی آدمی۔۔۔ الخ دیکھوں غیر مقلدوں۔۔۔ دوسروں پر اعتراض کرنے سے پہلے خوب سوچ لیا کروں تاکہ یہ شعر آپ پر صادق نہ آجائے

یہ خود اپنی قینچی تھی جس سے کٹے

میرے دونوں بازو میرے بال و پر

اللہ کا رسول ﷺ پر ملاتیا

امین اللہ پشاوری غیر مقلد ایک اور حملہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

”پہ دی کنبں رسول ﷺ ته يو قسم عتاب (ملا متیا) ده، چه تاله

دخیانت کونکو دطرفنه دفاع نه دی کول پکار۔۔۔۔ الخ

(حکمة القرآن جلد ۲ صفحہ ۱۲۳ و ۱۲۴)

ترجمہ:- اس میں رسول اللہ ﷺ کو ایک قسم عتاب (ملا متیا) ہے کہ آپ کو خانوکی طرف سے دفاع نہیں کرنا چاہئے۔

امین اللہ غیر مقلد ختم نبوت کا بھی منکر ہے:

اب تک آپ نے امین اللہ غیر مقلد کی مودودی کی تقلید میں کی گئی انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں گستاخیاں مشت نمونہ خروار کے طور پر ملاحظہ فرمائیں۔ لیکن اب

آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ وہ مودودی سے بھی بہت آگے بڑھ کر قادیانیت کے وفادار بنے ہوئے ہیں۔ چنانچہ لکھتا ہے:

”ابو حنیفہ چہ ستاسو پیغمبر دے۔“ [تحفة المناظر ص: ۱۳۴ و ۵۲]

ترجمہ: ابو حنیفہ جو تمہارا پیغمبر ہے۔

یعنی احناف پر تہمت لگا کر خطاب کرتا ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تمہارے پیغمبر ہیں ہم تو یہاں امین غیر مقلد کی اس بات پر لعنت اللہ علی الکاذبین کا ورد کریں گے۔ امین اللہ نے یہاں جیسے اپنی عادت کی مجبوری کی وجہ سے جھوٹ اور تہمت سے کام لیا۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ موصوف کذاب دوسرے نبی کا بھی قائل ہے جس کی وجہ سے امام الفقہاء والمحدثین، امام الجرح والتعديل امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو پیغمبر مانا۔

[نعوذ باللہ]

مقلدین موحّدین و متبعین سنت کا جرم صرف یہی ہے کہ یہ لوگ اپنے من گھڑت اور خود ساختہ اقوال کے بجائے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تشریحات کو سامنے رکھ کر چلتے ہیں جنہیں تم غیر مقلدین بھی تابعی مانتے ہیں [التحقیق السدید: ۷۲] اور مجتہد بھی۔ [التحقیق السدید: ۱۹۶]۔ اور تمہارے رشتہ دار ابو عمار سمیع اللہ حکیم نے اپنی کتاب ”دخلو رومامانو مذهب“ میں لکھا ہے ”وہ خود بھی قرآن و سنت کے متبع تھے اور دوسروں کو بھی انہی چیزوں کی اتباع کا حکم دیا کرتے تھے۔“

تمہارے قول کے مطابق امام صاحب تابعی اور مجتہد تھے اور قرآن و سنت کے تابع اور دوسروں کو قرآن و سنت کی اتباع کا حکم کرنے والے تھے۔ اور یہ بات تو تم بھی مانتے ہو کہ مقلدین صرف انہیں باتوں پر عمل کرتے ہیں جن کی امام صاحب نے اجازت دی ہو اور ہر اس چیز کو حرام سمجھتے ہیں جسے امام صاحب نے حرام کہا ہو۔ [التحقیق السدید ص ۷۳]۔ تو ذرا سوچئے! بھلا وہ شخص جو قرآن و سنت کا تابع ہو، دوسروں کو اس کا حکم دینے والا ہو، وہ کسی ایسی چیز کو حرام کیسے کہہ سکتا ہے

جسے قرآن و سنت نے حرام نہ کہا ہو یا ایسی چیز کو حلال کیسے کہہ سکتا ہے جسے قرآن و سنت نے حرام قرار دیا ہو؟ اور ایسے شخص کی تقلید میں کیا قباحت ہو سکتی ہے۔ ان کے اقوال [فقہ حنفی جو بقول آپ کے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اجتہادات کا مجموعہ ہے] [التحقیق السدید ص: ۹۸، اودّ تقلید حقیقت ص: ۹۷] پر عمل کرنا حرام کیوں ہے؟ کچھ تو اپنے اندر احساس پیدا کریں، ذرا اپنے گریباں میں جھانک کر دیکھئے؟ کیا تمہاری یہ حرکتیں خالصۃً اللہ کے لئے ہیں؟

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

صحابہ رضی اللہ عنہم

امین اللہ کو نڑی کی نظر میں

ام المؤمنین امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی گستاخی :

قارئین کرام! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ غیر مقلدین کا برتاؤ تو مفصل طور آپ ہماری کتاب ”غیر مقلدین کے گمراہ کن عقائد“ میں ملاحظہ فرمائیں۔ یہاں ہم مشت نمونہ از خردار کے طور پر غیر مقلدین کے مجتہد العصر کے چند نظریات پیش کرنے کی جسارت کرتے ہیں۔

امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا وہ ہستی ہیں کہ حضرت صادق و صدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد بار یہ کلمات فرمائے کہ مجھے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے معاملے میں ایذا نہ دو۔ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے :

”وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ“

تمہارے لئے یہ لائق نہیں کہ تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دو۔ دوسرے مقام پر ارشاد ہے :

ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرہ۔

جو لوگ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتے ہیں، ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔“ اسی لئے تو فرمایا کہ وازواجه امہاتہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات المؤمنین کی مائیں ہیں اور پھر اس کو مزید موکد فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ”ولا ان تنکحوا ازواجه من بعدہ ابداً“

بلکہ ایک صاحب فیض عالم صدیقی غیر مقلد کی کتاب ”صدیقہ کائنات“ کے ابتدائیات میں لکھتے ہیں کہ ”حضرت صدیقہ کائنات جس حجرہ میں قیام پذیر تھیں، اس کا مرتبہ عرش سے بھی ارفع و اعلیٰ ہے۔ [صدیقہ کائنات ص: ۲۱]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کی طرف غلط نسبتیں کرنے والے لوگ تو رافضی مشہور تھے لیکن یقین کیجئے کہ غیر مقلدین رافضیوں سے بھی سبقت لے گئے ہیں یہ میں تہمت و جھوٹ نہیں کہہ رہا کیونکہ خدا کے سامنے پیشی ہوگی اور ذرہ ذرہ کا حساب ہوگا۔

اب صورتحال یہ ہے کہ رافضی بھی غیر مقلدین ہی کی کتابوں سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تبر ابازی کے لئے ٹریننگ حاصل کرتے ہیں۔ حق بات تو یہ تھی کہ ان کی خوب مرمت کرتے لیکن ضد کی وجہ سے شیعوں کو تو مسلمان کہہ دیا [فتاویٰ نذیریہ ۳/۳۱۷] لیکن اس کے مقابل میں مؤحدین کو کافر اور مشرک بولنے اور لکھنے سے ان کو شرم نہیں آئی۔ [حقیقۃ التقلید، جنتی گروہ، سیاحۃ الجنان و عام کتب غیر مقلدین]

امین اللہ کو نثری نے رافضیوں کے ساتھ جو رشتہ داری قائم کی ہے۔ یہاں ہم وہ حوالہ پیش کرتے ہیں۔ کہ جس طرح رافضی امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی توہین کرتے ہیں اسی طرح امین اللہ نے بھی ام المؤمنین کی گستاخی کرتے ہوئے لکھا ہے:

دعائشے مطلب دادے چہ [فلانکی مسئلہ

کنس، ناقل] ماد خپل وړوکتیا و بوقوفی پہ وجہ

دا کارا و کړو۔ [فتاویٰ الدین الخالص: ۲۲/۲ مسئلہ نمبر: ۲۰۵]

(اصل عکس کتاب کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں!)

ترجمہ: عائشہ رضی اللہ عنہا کا مقصد یہ ہے کہ [فلاں مسئلہ میں، ناقل] میں نے اپنی کم عمری اور بے وقوفی کی وجہ سے یہ کام کیا۔ استغفر اللہ۔

اگر میں کہوں کہ یہ بات لکھتے وقت امین اللہ ریا لوں کے نشہ میں بے وقوف تھا تو میرے خیال میں بے جا نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں غیر مقلدیت سے بچا کر اسلاف کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، [آمین]۔

یہی غیر مقلدین کے مجتہد العصر نے تو حوالا بالا میں ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ کی طرف یہ توفیت کی نسبت کی، العیاذ باللہ، لیکن دوسری جگہ پر تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر حملہ کیا ہے، اور اپنی شیعیت نوازی کا پورا پورا مظاہرہ کیا ہے۔ چنانچہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں

”صحابہ کرامو د پیر خفگان دو جی نہ عقلونہ والوتل“

(الحق الصریح جلد ۳ صفحہ ۲۰۵)

ترجمہ:- صحابہ کرامؓ کی بہت خفگان کی وجہ سے عقل اوڑھ گئی۔ استغفر اللہ! اگر میں کہوں کہ امین اللہ کا عقل غیر مقلدیت کی وجہ سے اوڑھ گئی ہے، کیا یہ جملہ قابل برداشت ہو گا تم سے؟ اور کیا یہ جملہ جو میں نے لکھا یہ مناسب اور حق ہے یا آپ کی بدبودار اور غلیظ ترین جملہ۔۔۔۔؟ او ظالم! جب صحابہؓ پر تبرابازیاں کرتے ہو۔ تو پھر کیوں تقیہ کرتے ہوں کہ ہم بھی صحابہؓ کو مانتے ہیں۔۔۔؟

جب خدا عقل لیتی ہے تو غیر مقلدیت ہی آتی ہے

صحابہ وائمہ پر تبرابازی سے ضلالت ہی آتی ہے

عائشہؓ نے شریعت کی بجائے اپنا گمان ذکر کیا:

نبی کریم ﷺ کی وفات حسرت آیات کے بعد جب سیدہ عائشہ صدیقہؓ نے نبی کریم ﷺ کو مسجد جانے سے یہ کہہ روک لیا تھا کہ اگر اس زمانہ میں نبی کریم ﷺ زندہ ہوتے تو وہ بھی روک لیتے۔ [بخاری و مسلم]

امین اللہ کو نڑی ام المؤمنین کے اس قول کا مذاق اڑاتے ہوئے لکھتا ہے:

دعائشے دقول نہ کراہت نہ ثابتیری حُکہ

دے خپل گمان ذکر کریدے۔ [الباطل الصریح ۶/۱۲۰]

ترجمہ: کہ عائشہ [رضی اللہ عنہا] کے قول سے کراہت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ یہ تو اس نے اپنا گمان ذکر کیا ہے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بڑے بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں کہی ہے بالفرض اگر یہ شریعت کے خلاف ہوتی تو کیا وہ صحابہ کرام اس پر خاموش رہ سکتے تھے؟..... یہ ہیں غیر مقلدین کے کرتوت۔

کسی نے خوب کہا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کی عقل کو سلب کرتا ہے تو اس میں غیر مقلدیت آ جاتی ہے۔

عائشہ نے لوگوں کو عظیم خیر سے محروم کیا: [معاذ اللہ]

امین اللہ کو نڑی آگے جا کر ایک اور حملہ کرتا ہے کہ عائشہ نے لوگوں ایک بڑے خیر سے محروم کیا۔ چنانچہ لکھتا ہے:

زنا نہ ددے عظیم خیر نہ محروم کول بغیر اللہ اود

رسول د حکم نہ صحیح نہ دی. [الباطل الصریح ۱۲۰/۶]
کہ عورتوں کو اس عظیم خیر سے محروم کرنا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم بغیر صحیح نہیں ہے۔

کیا ہم یہ پوچھ سکتے ہیں کہ جس وقت اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنی رضا کی سرٹیفیکیٹ دے رہا تھا تو کیا اس وقت اللہ کو معلوم نہیں تھا کہ یہ لوگ بعد میں میری شریعت کی خلاف ورزی کریں گے۔ امین اللہ کے فتوے سے دو باتیں معلوم ہوئیں۔

اولاً: یہ کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے شریعت کے بیان کے بجائے اپنی گمان ذکر کیا۔ اسلئے تو کراہت کا درجہ بھی ثابت نہیں ہوتا۔

ثانیاً: یہ کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے لوگوں کو عظیم خیر سے منع کیا۔

دراصل امین اللہ کا مقصد اس قسم کی عبارات سے خود اپنے آپ کو خیر سے محروم

کرنا تھا اور بس۔

صحابہ شریعت کے خلاف کرتے تھے:

غیر مقلدین حق کے خلاف جتنے کام کرتے ہیں وہ روز روشن کی طرح عیاں ہیں لیکن اپنے کردار صحابہ کرامؓ پر چسپاں کرتے ہیں۔ امین اللہ غیر مقلد اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کرنے اور لوگوں کو صحابہ کرامؓ سے بدگمان کرنے کے لئے لکھتا ہے کہ بہت سے صحابہ حق کے خلاف کام کرتے تھے اصل عبارات یہ ہے ”حق کے خلاف جب خلفاء اجتہاداً بات کرتے تو باقی صحابہؓ وہ بات گرا دیتے۔“

[الحق الصریح ۱/۳۹۷، جدید ۱/۴۷۱]۔

مثال میں سیدنا ابو بکر صدیقؓ، سیدنا عمر فاروقؓ، اور سیدنا بلالؓ، پیش کئے ہیں۔ اور پھر اس پر دو صفحات سیاہ کئے ہیں۔

امین اللہ کو کس نے یہ اختیار دیا ہے کہ صحابہ کرامؓ پر بہتان طرازی کر کے لوگوں کو ان سے بدگمان کرتے ہو۔ حالانکہ امین اللہ نے اپنی کتاب [التحقیق السدید ۱۰۲ اور تقلید حقیقت ۱۶۲] میں لکھا ہے کہ صحابہ آپس میں ایک دوسرے پر رد کر سکتے ہیں لیکن دوسروں کے لئے جائز نہیں کہ صحابہ کرامؓ پر رد کرے۔ اب تم بتاؤ کہ تم نے اس ناجائز کام کا ارتکاب کیوں کیا۔ اور پھر اتنے بڑے بڑے صحابہ؟

عمرؓ نے 50 فتوے نبی کریم ﷺ کے خلاف دیئے:

امین اللہ کو نڑی نے سیدنا فاروق اعظمؓ کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے کہا ہے کہ عمر نے 50 فتوے احادیث کے خلاف دیئے ہیں۔ [کیسٹ ”تقلید کے خرافات، یہ کیسٹ ہمارے پاس موجود ہے]

لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ اے ظالم انسان تمہیں تحقیق کے لئے یہی ملا تھا اور اللہ تعالیٰ نے تجھے یہ قیمتی وقت اس لئے دیا ہے کہ تم بیٹھ کر اس کے نبی کے دوستوں کے فتاویٰ گنو۔ کہ فلاں نے حق کے خلاف اتنے فتوے دیئے اور فلاں نے اتنے۔

ہم تو تمہارے ساتھ بغضِ اللہ اس لئے رکھتے ہیں کہ تم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تبرا بازی کرتے ہو۔ اور اس بات کا اقرار تم بھی کرتے ہو کہ جو لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے خلاف کرتے ہیں مقلدین ان کا سختی سے رد کرتے ہیں۔

[الدین الخالص ص: ۳۹۳ ج: ۲]

تم اس ہستی کے بارے میں کہتے ہو کہ اس نے پچاس مقامات میں نبی کریم ﷺ کی مخالفت کی ہے ” جس کے بارے میں خود نبی پاک ﷺ کا ارشاد ہے کہ اگر میرے بعد نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔ وہ ہستی جس کی باتوں کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے الفاظ بنا کر نازل کیا ہو اور ایک نہیں متعدد مقامات پر ایسا ہوا ہے۔

قارئین کرام! اب آپ خود سوچیں ایک طرف غیر مقلدین ملاؤں جو ریال کے لئے سب کچھ قربان کرتے ہیں کی جھوٹی باتیں ہیں اور دوسری طرف آقائے دو جہان ﷺ کی زبان سے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں نکلے ہوئے الفاظ ہیں۔ کس کو ترجیح دی جائے گی۔ ہم تو اپنے معصوم نبی ﷺ کی بات مانیں گے اور رہے غیر مقلد تو انہیں اپنے ملاؤں کی جھوٹی باتیں مبارک ہوں۔

صحابہ کرام کی نماز خلاف سنت:

امین اللہ ابھی صحابہ کرام پر یوں تیرا بازی کرتا ہے کہ ”امام ابو حنیفہ کا قول یہ ہے کہ اکیلا نمازی اور امام صرف ”سمع اللہ لمن حمدہ“ کہیگا۔ اور مقتدی صرف ”ربناک الحمد“ کہیے گا۔ اور یہ قول ابن المنذر رحمہ اللہ، ابن مسعودؓ، ابو ہریرہؓ، شعبی رحمہ اللہ، امام مالک رحمہ اللہ اور امام احمد رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے“

(الحق المصر جلد ۴ صفحہ ۱۳۱)

یہاں اس کی بات کی تصریح کر لی کہ ابن مسعود و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے نقل کیا گیا ہے کہ امام صرف ”سمع اللہ لمن حمدہ“ کہیے گا۔ اور مقتدی صرف ”ربنا لک الحمد“ کہیے گا۔

پھر آگے ان صحابہ کرامؓ و ائمہ عظام کے نظریہ پر یوں بمباری کرتے ہوئے لکھتے ہیں ”امام اور مقتدی سب کیلئے چاہیے کہ ضرور ”سمع اللہ لمن حمدہ“ کے بعد ”ربنا لک الحمد“ کہیے۔ اور اپنی نمازیں سنت کے برابر کرے، اگر کوئی یہ نہ پڑھے تو اسکی نماز خلاف سنت ہوگی“ (ایضاً صفحہ ۱۳۴)

معلوم ہوا کہ غیر مقلدین حضرات احناف کو جو یہ کہیہ دیتے ہیں کہ آپ کی نماز خلاف سنت ہے تو یہ معمولی بات ہے۔ جب یہ لوگ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نماز کے متعلق یہ کہیہ دیتا ہے تو غلامانِ صحابہ احناف پر تبرّ ابازی کی کیا حیثیت۔۔۔ (!!)

تو اس ملا کی بات نہ مان

جو ملا سرکاری ہے

صحابہ کرامؓ سے بہت عبادات مخفی رہ گئے تھے:

اس زمانے کے خود ساختہ مجتہدین غیر مقلدین اپنے آپ پر قیاس کرتے ہوئے صحابہ کرامؓ کے متعلق یہ نظریہ قائم کیا ہے کہ صحابہ کرامؓ سے بھی بہت عبادات چھپ گئے تھے۔ اس لئے تو پھر صحابہ کرامؓ کو یہ لوگ جاہل بھی کہتے ہیں العیاذ باللہ (حوالہ آگے آرہے ہیں) چنانچہ موصوف کی اصل عبارت یہ ہے۔

”ڈیر داسی عبادات شتہ چہ دصحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نہ پت پاتی

شوی دی“ (الحق الصریح جلد ۳ صفحہ ۳۶۷)

ترجمہ:- بہت سے عبادات ایسے ہیں جو صحابہ کرامؓ سے چھپ رہ گئے تھے۔

بعض صحابہ نہیں، بلکہ مطلق صحابہ! اور عبادت نہیں بلکہ عبادات۔۔۔!!

کیا یہ صحابہ کرامؓ کی ذات پر حملہ نہیں، اگر دو صحابہؓ یاد کر لیتے تو ہم کسی عذر اور عارضی

طور پر اسے حمل کر لیتے لیکن یہاں تو مطلق صحابہ اور عبادات کا ہی ذکر ہے۔

معلوم نہیں کہ ان جاہلوں کو پھر یہ دین کن لوگوں نے پہنچائی ہیں۔ یا ابھی صحابیت کا بھی

دعویٰ کرے گا۔۔۔!!!

لا مذہب جھوٹے ہیں یارو

تراز جوتیاں تم ان کو مارو

صحابہؓ فاسقین تھے۔۔۔ معاذ اللہ

امین اللہ نے صحابہ کرامؓ پر کتنی تبرّازیاں کی ہیں۔ ان میں سے چند حوالہ جات

آگے گزر گئے۔ لیکن ایک اور گستاخی کی ہے۔ جو کہ موصوف کے شیعیت نوازی پر

صاف اور صریح دال ہیں۔ نام تو اہل حدیث کا لیتے ہیں۔ لیکن واللہ العظیم شیعوں کی

ترجمانی میں اہل حدیث (فی زماننا) نے عموماً اور امین اللہ غیر مقلد نے خصوصاً بڑا کردار

ادا کی ہیں، یہ بات تو عام لوگوں کو بھی معلوم ہیں کہ شیعہ صحابہ کرامؓ کو فاسق کہہ کر

اپنی بد بختی کا اظہار کرتے ہیں۔

غیر مقلدین نے بھی شیعوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے صحابہ کرامؓ کو فاسقین کہا ہے۔ معاذ اللہ (اس کی تفصیل ”غیر مقلدین کے گمراہ کن عقائد“ میں دیکھے) ان میں سے امین اللہ غیر مقلد کا نام بھی نمایاں ہے چنانچہ امین اللہ غیر مقلد صحابہ کرامؓ کی تفسیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

”فاسقانو گناہ کبیرہ والا باندے سلام اچول ممنوع دی، لکہ حدیث الصحیحین کہ راخی چہ نبی ﷺ پہ کعب بن مالک، ہلال بن امیہ او مرارة بن ربیعہ خبرے او سلام اچول منع کبری وؤ۔ کلہ چہ دا درے صحابہ کرامؓ دغزوہ تبوک نہ بغیر دعدر نہ پآقی شوی وؤ“
(الحق الصریح ۱/۳۵۵، جدید ایڈیشن)

ترجمہ:- فاسقین گناہ کبیرہ کرنے والوں پر سلام کرنا ممنوع ہیں۔ جیسا کہ حدیث الصحیحین میں آتا ہے کہ نبی علیہ السلام نے کعب بن مالک، ہلال بن امیہ اور مرارة بن ربیعہ پر سلام وکلام کرنا منع کیا تھا۔ جب یہ تین صحابہ کرامؓ غزوہ تبوک سے بغیر کے رہ گئے تھے۔

آہ! غیر مقلدیت کی راستہ کتنی خطرناک ہیں کہ ایمان کا سودا بھی یہاں آسان ہوتا ہے۔ صحابہ کرامؓ جاہل تھے۔ معاذ اللہ
غیر مقلدین حضرات احناف کو یہ طعن دیتے ہیں کہ تمہارے اصول فقہ کی کتاب ”نور الانوار“ میں لکھا ہے کہ امام شافعیؒ جاہل تھے۔

[خفیوں کے ۳۵۰ سوالوں کے جوابات و دیگر کتب غیر مقلدین]

حالانکہ وہاں لفظ جہل سے مراد عدم علم ہے نہ کہ عام توہین والا کلمہ۔ اگرچہ وہ لفظ مرجوح بھی ہے لیکن غیر مقلدین ہر جگہ انصاف کو زنج کرتے ہیں۔ اس لئے ہم اب آپ کو آئینہ دکھاتے ہیں کہ ہم پر الزام لگانے سے پہلے ذرا اپنے گھر کی بھی خبر لیں۔

اے چشمِ اہلبار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو جل رہا ہے کہیں تیرا ہی نہ ہو
امین اللہ غیر مقلد امیر صنعانی غیر مقلد کے حوالہ سے بلا تبصرہ نقل کرتے ہوئے لکھتا
ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس کو [صحابی کو، ناقل] اعادے کا حکم اس لئے نہیں دیا کہ
ہو سکتا ہے یہ صحابی جاہل ہوں۔ [الحق الصریح شرح مشکوٰۃ ص: ۵۹۸ ج: ۵]۔
عجیب بات ہے کہ خود تو مجتہد بننے کا دعویٰ کرتے ہیں
[د تقلید حقیقت اور د مقلدین و اقسام ص: ۲۸۵]

لیکن صحابی کو جاہل کہتے ہیں !!!
اگر یہاں ان کی مراد جہالت سے لاعلمی کی طرف اشارہ ہو تو پھر ہم پر مرجوح
عبارت کی وجہ سے ہم پر تنقید کیوں کرتے ہیں؟
۲۔ دوسری جگہ لکھتا ہے: نبی پاک ﷺ نے وتر اور تہجد سے متعلق فرمایا کہ
”اوتروا یا اہل القرآن“ تو ایک اعرابی نے کسی سے پوچھا کہ رسول اللہ
ﷺ نے کیا فرمایا تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا کہ ”لیس لك ولا لا صحابك“
”میں نے جو کہا وہ تیرے اور تیرے دوستوں [اعرابیوں] کے لئے نہیں ہے۔ اس
کے آگے لکھتا ہے:

حُكَّه جَاهِلَانِ وَتَهْجِدُوا وَتَرَوْتَهُ كُورَه .

[الحق الصریح: ۳۶۹ ج: ۵]

یعنی جاہلوں کا تہجد اور وُتروں سے کیا واسطہ؟
آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ یہاں صحابی کے لئے جس طرح لفظ جاہل استعمال کیا ہے
اسی طرح لفظ اعرابی بھی استعمال کیا ہے۔ (بلکہ موصوف نے اپنی کتب میں جاہل
اعرابی لفظ استعمال کیا ہے، مثلاً الحق الصریح جلد ۲ میں صفحہ ۳۵۸ و ۲۶۲ اور جلد ۷
میں صفحہ ۴۱۸ وغیرہم) کسی غیر مقلد نے اس پر انگلی نہیں اٹھائی اور امین اللہ کو تنبیہ

اور طنز کا نشانہ نہیں بنایا لیکن اس کے برعکس جب وائل بن حجر کو اعرابی کہا گیا تو غیر مقلدین کے مناظر اور استاذ الاساتذہ کے لقب سے ملقب مولوی عبدالغفار محمدی غیر مقلد نے اپنی کتاب میں احناف پر طنز کرتے ہوئے لکھا کہ :

احناف نے وائل بن حجر رحمہ اللہ کو اعرابی لکھا ہے ، بتائیے
وائل بن حجر رحمہ اللہ کو بدو کہنا ان کو گالی دینا نہیں تو اور کیا ہے ؟

[خفیوں کے ۳۵۰ سوالات کے جوابات ص ۶۰۱]

تو ہم غیر مقلدین سے ان ہی کے الفاظ میں پوچھتے ہیں کہ بتائیے صحابی کو اعرابی [بدو]
کہنا صحابی کو گالی دینا نہیں تو اور کیا ہے ؟۔

نہ تم صدے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے
نہ کھلتے راز سر بستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں
۳۔ تیسری جگہ لکھتا ہے : معاویہ بن الحکم السلمی کی حدیث گزر چکی ہے کہ ایک
شخص نے چھینکنے والے کو جواب دیا بحالت نماز و بحالت جہالت۔

[الحق الصریح ۵۲۰ ج ۴]

موصوف صحابی کا ایک قول کی توضیح بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ صحابی اعرابی تھا
اور اعرابیوں میں کچھ نہ کچھ جہالت ہوتی ہے۔ (الحق الصریح ۶ ج ص ۲۹۸ و ۲۹۹)
افسوس کہ غیر مقلدین کو عقل کی بیماری لگی ہے ، اگر یہ بیماری لاحق نہ ہوتی تو
کبھی بھی ایسے الفاظ منہ سے نہ نکالتے۔ کیونکہ غیر مقلدین نے خود لکھا ہے کہ ایسے
الفاظ استعمال کرنے سے گریز کرنا چاہئے جن میں صحیح اور غلط دونوں معانی کا احتمال
ہو۔ [حکۃ القرآن ۵، ۲ ج ۲]

آپ کو عقل کی بیماری کیوں نہ لگے گی کہ تم نے مقام آخر میں لکھا ہے کہ جو شخص
صحابہ کرامؓ پر اعتراضات کرتا ہے تو وہ بڑا بے وقوف ہے۔ [حکۃ القرآن ۱۴۰ ج ۲]
اور آپ کی کتابیں چیخ چیخ کر کہتی ہیں کہ آپ نے صحابہ کرامؓ پر کتنی تبر بازیاں کی

ہیں۔ بلکہ خود اپنے قول سے بھی۔۔۔۔۔ ثابت ہوا۔

وہ بدزبانیاں جو غیر مقلدین غیر منصفین، علماء حق پر لفظ جہالت اور اعرابی کی وجہ سے کرتے ہیں تو وہی الفاظ آپ کی کتابوں میں بھی موجود ہیں۔ بلکہ جو لوگ نبی کریم کی طرف جہل کی نسبت کرتے ہیں تو صحابہ پر تو بطریق اولیٰ کریں گے۔

الجھاسے پاؤں یار کا زلف دراز میں

لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

قرآن کریم کو چھوم نہیں سکتے مگر شرم گاہ کو چھوم سکتے ہو:

برادران اہلسنت! انسان جب تقلید کو خیر باد کہہ کر اپنے خود ساختہ نظریات واجتہاد کے تحت زندگی گزارنے کی کوشش کریں تو اس طرح خرافات و گستاخیات میں سرکش ہونگے۔ ابھی ایک نمونہ اور بھی دکھاتے ہیں کہ ترک تقلید کا کیا ثمرہ ہے۔ اور پھر ان ترک تقلید کے مدعیان (غیر مقلدین) کے ہاں قرآن کریم کی کیا تعظیم ہے اور اپنے آقا ملکہ و کسور یہ انگریز کے محبوب ترین (شرمگاہ و لوازمات شرمگاہ) کے ساتھ کتنی عشق و محبت ہیں تو وہ آپ لوگ بمعہ حوالہ ملاحظہ فرمائیں،

امین کو نڑی غیر مقلد سے سوال ہوا کہ قرآن کریم کو چوم سکتے ہو یا نہیں؟
تو جواب میں کہا گیا کہ نہیں اسکو چھوڑنا چاہئیں (یعنی نہیں چھوم سکتے)

[الدين الخالص: ۱۵۲/۱ مسئلہ: ۴۹۰]

یہ چومنا تو صحابی یعنی عکرمہ رضی اللہ عنہ کا عمل تھا جو کہ امین اللہ نے کہا کہ اس صحابی والے کام کو چھوڑنا چاہیے لیکن جب اپنے آقا و سرکار انگریز کی محبوب مشغلہ والا عمل آیا تو کہا کہ:

”باقی شو د (شرمگاہ) بنسکلولو مسئلہ: نو د پورتنو احادیثو د کتلونہ معلومہ شوہ چہ دا ہم (یعنی شرمگاہ) د نورو اندامونو پہ شان یو اندام دی۔ نو کہ بنخی ورون، سینہ، خیتہ وغیرہ بنسکلول صحیح وی (او دا خو

صحیح دی) نو دَ فرج او ذکر پہ بنسکولو کنس ہم خہ مانع نشتہ۔،

[امین الفتاوی: ج: ۲: ص: ۴۵۵]

ترجمہ: رہ گیا شرمگاہ چومنے کا مسئلہ: جب اوپر احادیث کے دیکھنے سے معلوم ہو گیا کہ یہ شرمگاہ بھی عام اندام کی طرح ہیں جب اپنی بیوی کے ران، سینہ، پیٹ وغیرہ چومنا صحیح ہیں اور یہ تو صحیح ہے تو فرج (عورت کی شرمگاہ) اور ذکر (آدمیوں کے شرمگاہ) کے چومنے میں کوئی مانع نہیں (یعنی چوم سکتے ہو۔ ناقل)

بھائیوں دیکھیں تو سہی! یہ مسئلہ اور اوپر والا مسئلہ پھر ذرا دیکھیں اور اپنی دل و دماغ خالی الذہن کر کے آخرت کی فکر اور قبر کی وہ تاریک لمحات پیش نظر کر کے سوچ لے کہ قرآن کریم کو تعظیمی طور پر چومنا جو کہ عکرمہ رضی اللہ عنہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے [المستدرک] اور اسی طرح حافظ ابن حجر العسقلانی الشافعی رحمہ اللہ نے بھی فتح الباری ج: ۵ اور ابن کثیر رحمہ اللہ نے البدایہ والنہایہ میں بلکہ مختلف علمائے کرام نے مستحب لکھا ہے لیکن آپ تقلید اسلام کو چھوڑ کر علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے تقلید کو لازم پکڑ کر چومنے کے مسئلے کو چھوڑنے کی ترغیب دیتے ہیں لیکن جب انگریزوں کے محبوب ترین عمل کے وقت آجائے تو پھر لیک کہہ کر تیار ہوتے ہو کہ قرآن کریم کو مت چومو البتہ شرمگاہ کو چومنا جائز ہے۔ سبحان اللہ

اس فتوے سے غیر مقلدین کے نزدیک قرآن کریم کی تعظیم بھی معلوم ہوئی اور ان (غیر مقلدین) کے ہاں صحابہ کرامؓ کے اقوال کی حیثیت بھی معلوم ہو گئی۔ کہ یہ لوگ صحابہ کرام کے اقوال کی کتنی بے عزتی و بے حرمتی کرتے ہیں آپ لوگ وہ تفصیل کے ساتھ ”الانماہیہ“ تعریفھا عقائدھا المعروف بہ غیر مقلدین کے گمراہ کن عقائد“ میں ملاحظہ فرمائیں۔

تراویح بدعت ہیں

غیر مقلدین عموماً عمر رضی اللہ عنہ پر تبرا بازی کرتے ہیں: اور کیوں نہ کرے گی کہ غیر

مقلدین کے زیادہ تر مسائل عمرؓ کے مسائل سے مخالف ہیں مثلاً تراویح و طلاق ثلاثہ وغیرہما تو اسلئے بیس رکعات تراویح کو غیر مقلدین بدعت کہتے ہیں۔ جنکی تفصیل ”غیر مقلدین کے گمراہ کن عقائد“ میں دیکھے یہاں صرف امین اللہ کا حوالہ ذکر کرنا ہے تو اس نے کہا کہ عمرؓ نے تراویح کو بدعت کہا اور سنت نہیں کہا۔ اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں:

”ہم دا عمرؓ خلیفہ راشد دے لیکن پہ رمضان کنس پہ تراویحو باندی۔ دَ خلقو راجع کولو تہ ئے بدعت وئیلی ... سنت ئے ورته نہ دی وئیلی۔ [الدین الخالص: ج: ۲ ص: ۸۲، مسئلہ: ۲۲۶]

ترجمہ: اور یہ عمرؓ ہی خلیفہ راشد ہے لیکن رمضان میں تراویح پر جمع کرنے کو بدعت کہا، اسکو سنت نہیں کہا ہے۔

قارئین کرام! اصل میں کونڑی صاحب یہ تاثر دینا چاہتا ہے کہ تراویح سنت کے مقابلے میں بدعت ہے نہ کہ سنت۔ حالانکہ یہاں عمرؓ نے جو بدعت کا لفظ استعمال کیا ہے۔ تو وہ بدعت اس سے معروف بدعت مراد نہیں جو کہ سنت کے مقابلے میں آئی ہے اور اسکی مذمت بیان کی گئی ہیں بلکہ اس سے مراد لغوی بدعت ہے کہ عمرؓ نے جس طرح اہتمام کیا تھا قائم کیا و دیکھا تو اس وجہ سے یہ بدعت لغوی ہے اور یہ اس طرح بدعت لغوی ہے جس طرح آپ نے اپنی کتاب فتاویٰ الدین الخالص ج: ۳ ص: ۲۹۴ میں ”قرآن کریم کو مصحف میں لکھنا“ اسکو بدعت کہا ہے یعنی بدعت لغوی بلکہ اس طرح بدعت لغوی ہے امین اللہ غیر مقلد کی پیدائش یعنی آپ کی پیدائش بھی بدعت لغوی ہے۔ اگرچہ اعمال میں بدعت شرعی بھی موجود ہیں

عبداللہ بن مسعودؓ بدعتی تھے۔ معاذ اللہ

امین اللہ غیر مقلد نے ایک رسالہ لکھا ہے ”جمعے کے دن جمعہ سے پہلے سنتوں کی حیثیت“ اس میں لکھا ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے جو نماز جمعہ باجماعت سے

پہلے سنتیں پڑھا کرتے تھے اگرچہ یہ حدیث بھی صحیح ہے لیکن پھر بھی بدعت ہیں
العیاذ باللہ۔ یعنی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بدعت والا کام کرتے؟ یعنی بدعتی تھے؟ کتنی
افسوس کی بات ہے۔

اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں:

”جواب دا دے چہ بالکل حدیث د ابن مسعود رض صحیح دے۔
ترمذی، طبرانی وغیرہما نقل کرے دے۔“ [ص: ۲۲ و ۲۳]
ترجمہ: جواب یہ ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث بالکل صحیح ہے۔ ترمذی، طبرانی
وغیرہما نے نقل کی ہے۔

ادھر امین اللہ غیر مقلد نے اقرار کر لیا یعنی دو جگہوں پر (ص: ۷ و ۲۲) کہ یہ
حدیث صحیح ہے لیکن..... اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں۔
”د دے خلورو کعاتو د بدعت نہ خان اوساتئی“

(د جمعی د مانحہ نہ محکبے د سنتو حیثیت ص: ۲۰)

استغفر اللہ! یعنی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جو رکعات کی تھی وہ بدعت ہیں۔
ظالموں! آپ لوگ اتنے بے خوف ہو اور دل خوف خداوندی سے خالی ہے کہ
اتنی جرأت کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تبرابازیاں کرتے ہو۔
واقعی خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً غیر مقلدیت کی گندی وباسے

علوم کی گستاخی:

امین اللہ غیر مقلد لکھتا ہے کہ ”رد المختار“ میں ہے کہ اما سلمان الفارسی
فهو وان كان افضل من ابی حنیفہ من حیث الصحبة یکن فی العلم
ولا اجتہاد ونشر الدین وتدوین احکام کابی حنیفہ۔

اس عبارت کا کیا مطلب ہے وہ تو آپ لوگ امین اللہ کی کتاب کے جواب یعنی ”بطش المناظر بجواب تحفۃ المناظر“ میں ملاحظہ کریں گے ان شاء اللہ۔ البتہ اس جملے میں چار چیزوں کا ذکر ہے۔ (۱) علم (۲) اجتہاد (۳) نشر الدین (۴) تدوین احکام تو امین اللہ ان چار اشیاء کی یو تو بہن کرتے ہوئے اپنی عاقبت خراب کرتا ہے کہ ”ہم کہتے ہیں کہ سلمان فارسیؒ کو اللہ تعالیٰ نے ان خرافات سے محفوظ فرمایا تھا“

(تحفۃ المناظر، اردو صفحہ ۱۶۷، پشتو ۱۸۳)

ان اشیاء مذکورہ کو خرافات کہنا کیا یہ اہل حدیث ہے۔۔۔؟ کیا یہ ایمان پر ڈاکہ نہیں؟

جس کے خیال میں ہوں گم اس کو بھی کچھ خیال ہے

میرے لئے یہی سوال سب سے بڑا سوال ہے

صحابہ کرامؓ کے اقوال حجت نہیں:

یہاں تک تو آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ غیر مقلدین صحابہ کرامؓ کو نبی کریم ﷺ کا مخالف قرار دے رہے تھے۔ اور صحابہ کرامؓ پر ان کی تبرابازی کی ایک جھلک آپ نے دیکھ لی۔ صحابہؓ کے افعال کے بارے میں تو آپ نے پڑھ لیا کہ امین اللہ کے کیا نظریات ہیں ابھی ذرا اقوال صحابہؓ سے متعلق بھی امین اللہ کو نئی کا نظریہ ملاحظہ فرمائیں۔

موصوف ”کانی اسندت الی النبی ﷺ“ کی تشریح میں لکھتا ہے:

”نبی علیہ السلام کو ذکر کیا، باوجود اس کے کہ اس کتاب میں تابعین اور صحابہ کرامؓ کے اقوال بھی موجود ہیں لیکن ان کے اقوال حجت نہیں تو ان کی سند ذکر کرنا بھی

ضروری نہیں۔ [الحق الصریح ۴۴/۱، طبع اول، ۴۰/۱ طبع چہارم]

دوسری جگہ لکھتا ہے:

”موقوف حدیث [صحابی کا قول، ناقل] میں اصل یہ ہے کہ یہ حجت نہیں کیونکہ یہ صحابہ کرامؓ کے اقوال و افعال ہیں۔ [الدین الخالص ص: ۸۱ جلد: ۲]

مقام آخر میں لکھتا ہے: یہ صحابی کا اجتہاد ہے اس کے ساتھ مرفوع حدیث نہیں ہے تو یہ امت کے لئے حجت نہیں [الحق الصریح ۳/۷۶]

تو ان اقوال سے معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک صحابی کا قول و فعل حجت نہیں اور حیرت و افسوس کی بات یہ ہے کہ مطلق صحابی کا قول بلا حجت قرار دیا، یہ نہیں کہا کہ جب مرفوع حدیث کے خلاف ہو۔

ایک دو حوالے تو ہم نے اوپر ذکر کئے ہیں جب کہ بہت سارے حوالے ابھی باقی ہیں طوالت سے بچنے کے لئے ہم ان کتابوں کے صرف صفحات اور جلد نمبر لکھ دیتے ہیں جن میں لکھا ہے کہ صحابہ کرامؓ کے اقوال حجت نہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

(فتاویٰ الدین الخالص ۱/۱۰۴، ۲/۱۰۴، ۸۰/۲۔ الحق الصریح: ۱/۴۹۹، ۲/۱۰۰، ۳/۵۴۱، ۵/۱۳۳)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”فان آمنوا بمثل ما آمنتم به فقد اهتدوا“ لیکن غیر مقلدین ان کے خلاف جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے شرور سے بچائیں آمین

امین اللہ غیر مقلد کے اکاذیب:

آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ امین اللہ نے قرآن و حدیث کا نام لے کر کتنی گستاخیاں کیں، جو اس کی کذب بیانی پر دلالت کرتی ہیں۔ اب ہم امین اللہ کی مزید کذب بیانیاں ذکر کرتے ہیں جو صریح جھوٹ ہیں۔ جن کی پوری تفصیل آپ ماہنامہ ”ترجمان احناف“ میں دیکھ سکتے ہیں۔

[۱] امین اللہ نے اپنی غیر مقلدیت کی مجبوری کی وجہ سے جھوٹ بولتے ہوئے کنز العمال ص ۱/۵۷، اور حیاۃ الصحابہ ۳/۱۶۹ کے حوالہ سے تقلید کے رد کے

لئے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ایک اثر پیش کیا ہے۔ [د تقلید حقیقت اور مقلدین اقسام ص ۴۰، تحقیق المدید ص ۱۳۷]

ہم طوالت کے خوف سے وہ اثر نقل نہیں کرتے۔ لکھتے لکھتے آخر میں لکھتا ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”کہ پہلی امتیں بھی ملاؤں کی تقلید کی وجہ سے تباہ ہوئیں“ میں کہتا ہوں کہ اگر موصوف عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ قول مذکور حدیث میں دکھادیں تو منہ مانگا انعام دوں گا..... لیکن

نہ امین اللہ اٹھے گانہ کوئی تمیز اس کا

غیر مقلد نوجوانان احناف کے آزمائے ہوئے ہیں

[۲] امین اللہ غیر مقلد لکھتا ہے:

” ایک مقلد لکھتے ہیں کہ ” الحق والانصاف ان الترجیح لشافعی فی هذه

المسئلة ونحن مقلدون يجب علينا التقليد“

[د تقلید حقیقت ص: ۲۹۲، تحفۃ المناظر ص ۷ پشتو]

امین اللہ! تم تلبیسات کیوں کرتے ہو؟ ایسی کیا مجبوری ہے کہ تم قدم قدم پر جھوٹ بولتے ہو۔ واقعی بہت پہلے مفتی ابو یوسف درویش رحمہ اللہ نے تمہارا جو آپریشن کیا تھا اور تمہاری تلبیسات کو تار تار کر دیا تھا تو انہوں نے ایک بہت ہی زبردست جملہ کہا تھا کہ غیر مقلدین جب تک جھوٹ نہ بولیں تب تک ان کا مذہب ثابت ہی نہیں ہوتا کہ ان کے مذہب کی بنیاد ہی جھوٹ و فریب کاری پر ہے۔

تم نے یہ عبارت حقیقت سے بے خبر اور عام لوگوں کو ورغلانے کے لئے پیش کی ہے۔ اگرچہ اس کا جواب ”غیر مقلدین کے جدید اعتراضات اور ان کی کتب سے ان کے جوابات“ میں تفصیلی آ رہا ہے ان شاء اللہ، یہاں ہم صرف اپنا مقصد بتاتے ہیں کہ خائن صاحب! یہ ایک نہیں بلکہ دو مقلدین کا مقولہ ہے۔ ”الحق.... سے فی ہذہ المسئلة“ تک علامہ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کا مقولہ ہے اور ”نحن مقلدون..“ سے فاتح غیر مقلدیت خطیب الہند محمود احسن رحمہ اللہ کا مقولہ ہے۔ اس مقولہ کے دو قائلین تم بھی تسلیم کرتے ہو، بھول گئے ہو تو اپنی کتاب ”التحقیق السدید ص ۱۸۹،

د تقلید حقیقت اور مقلدین و اقسام ص ۸۳ و حقیقۃ التقليد ص ۱۶۸ کا مطالعہ کیجئے۔ لعنة الله على الكاذبين

[۳] امین اللہ غیر مقلد علامہ ابن القیم رحمہ اللہ کے حوالہ سے لکھتا ہے:
چوتھی اجماعی دلیل [رد تقلید میں، ناقل] علامہ ابن قیم اعلام الموقعین میں فرماتے ہیں کہ: وکذا لک ائمة التابعین وتابعوہم یصرحون بدمر القیاس وابطالہ والنہی عنہ“

امام ابن قیم فرماتے ہیں کہ تابعین اور تبع تابعین علماؤں نے تقلید کا رد صراحت سے کیا ہے اور تقلید و قیاس کی برائی بیان کی ہے۔

[التحقیق السدید ص ۱۶۳، د تقلید حقیقت ص ۵۷، حقیقۃ التقليد ص ۱۳۶]

امین اللہ! تم انصاف کی نظر سے [نہ کہ غیر مقلدیت کی نظر سے] دیکھو کہ مندرجہ بالا عبارت میں خط کشیدہ الفاظ کون سے عربی الفاظ کا ترجمہ ہیں؟۔ اپنے حواریین اور سادہ لوح عوام کی نظروں میں اپنے آپ کو اونچا ثابت کرنے کے لئے جھوٹ کا سہارا کیوں لیتے ہو؟۔ کیا عدالت خداوندی میں پیشی نہیں ہوگی؟ تقلید کا رد ضروری ہے یا جھوٹ، بہتان اور تبلیس سے بچنا؟
قارئین کرام! موصوف تقلید کے رد میں اتنے اندھے ہو گئے ہیں کہ ایک جگہ لکھتے ہیں:

”بارہواں: پوچھنا یہ چاہتا ہوں کہ تم تقلید کیوں کرتے ہو؟ حالانکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین نے چوتھی صدی تک تقلید نہیں کی۔“

[التحقیق السدید ص ۲۰۲، د تقلید حقیقت ص ۱۰۱]

قارئین کرام! ذرا اس احقانہ باتوں کو دیکھئے کہ آخر وہ کون سے صحابی یا تابعی ہیں جو چوتھی صدی تک زندہ رہے تھے؟۔

یہ صرف امین اللہ کی نہیں بلکہ ہر غیر مقلد جب غیر مقلدیت کے نشے سے

سرشار ہو جاتا ہے تو اس طرح کی بڑھکیں مارتا ہے۔ وجہ اس کی شہرت کا حصول ہوتا ہے۔ مثلاً دیکھئے ان کے استادوں کے استاد اور مناظر مولوی عبدالغفار محمدی اپنی کتاب ”حفیوں کے 350 سوالات کے جوابات“ میں لکھتا ہے کہ :

”حفیوں سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تلوار کے ساتھ جہاد کیا“ [ص ۳۳۶]

آخر تعصب اور ناہنجاری کی بھی کوئی حد ہوتی ہے.....۔ موتو ابغیظ کم۔

اور اسی طرح مشہور متعصب غیر مقلد رئیس صاحب لکھتے ہیں کہ

”فرقہ دیوبندیہ دراصل درسگاہ غنچی سے اخراج شدہ فرقہ ہے“

(مجموعہ مقالات پر سلفی تحقیقی جائزہ صفحہ 459)

اور مولانا صغیر احمد صاحب بہاری المعروف ابوالاشبال احمد شاعف صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں کہ ”ان دونوں حدیثوں میں جن باتوں کا ذکر ہے، ان کے علاوہ بھی کچھ امور ہیں، جو امام و مقتدی دونوں کے فرائض ہیں۔ اور ان کا ذکر ان دونوں روایتوں میں نہیں ہے، مثلاً تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھنا چاہیے یا نہیں، ثناء پڑھنا چاہیے یا نہیں۔۔۔ الخ (صراط مستقیم اور اختلاف امت صفحہ ۱۵۳)

بتا دیجئے۔۔۔! ہاتھ باندھنا یا ثناء پڑھنے کو کس نے فرض قرار دیا ہے۔۔۔!

اور اسی طرح موصوف (امین اللہ غیر مقلد) کے تلامیذ میں بھی ایسی کثرت مل سکتی ہے، مجملہ ازیں اپنے آپ کو امین اللہ کے خصوصی شاگرد کہنے والے مفتی عبدالرحمن آفریدی السلفی غیر مقلد بھی نشہ غیر مقلدیت میں چمکے مارتے ہوئے لکھ مارتے ہیں کہ ”ہماری دعوت قرآن و حدیث کی طرف ہیں۔ اور یہ دعوت انبیاء کرام علیہم السلام کے بھی تھے“ (مسنون تراویح ۸ رکعات ہیں، صفحہ ۶)

حالانکہ سوائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی اور نبی کو کوئی قرآن نہیں ملا تھا۔ ورنہ غیر مقلدین کا

ٹھہریتا دیں کہ وہ کونسے انبیاء کرام ہیں جو قرآن کو دعوت دیتے تھے۔۔۔! اگر اس طرح مثالیں پیش کروں تو بات لمبی ہوگی، اسی امثال پر اکتفاء کرتا ہوں۔

[۴] امین اللہ، غیر مقلدیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

تقلید کو بے بنیاد اور مردود ثابت کرنے کے لئے صرف یہ عقلی دلیل کافی ہے کہ تقلید چوتھی صدی ہجری کی پیداوار ہے۔ اس سے پہلے لوگ اس کے مفہوم تک سے نا آشنا تھے۔ [حقیقۃ التقلید ص ۱۱۲، التحقیق السدید ص: ۱۲۴، ۱۹۱]

قارئین کرام! ہم دور جانے کی بجائے امین اللہ ہی کی تحریرات اور اقوال سے ثابت کرتے ہیں کہ تقلید چوتھی صدی سے قبل بھی موجود تھی۔ چونکہ امین اللہ نے یہ سب کچھ تقلید کی تردید کے نشہ میں آکر لکھ مارا ہے، اس لئے ہم دیگر ادلہ کو چھوڑ کر صرف اسی کی تحریرات سے ثبوت پیش کرتے ہیں کہ تقلید چوتھی صدی سے پہلے بھی تھی۔

حقیقۃ التقلید اردو ۱۵۱، اور التحقیق السدید ص ۷۰ میں امام ابو حنیفہؒ سے اپنے زعم فاسد سے رد تقلید ثابت کرنے کی ناکام اور بھونڈی کوشش کی ہے۔ حالانکہ امام ابو حنیفہؒ چوتھی صدی ہجری سے پہلے گزرے ہیں۔ بقول آپ کے انہوں نے تو صحابہ کرامؓ کو بھی دیکھا ہوا ہے۔ [التحقیق السدید ص: ۷۲، حقیقۃ التقلید ص ۶۷] حتیٰ کہ آپ نے تو یہ بھی لکھا ہے کہ امام ابو حنیفہؒ خود بھی تقلید کے عامل تھے۔ اصل عبارت یوں ہے:

اودامام ابوحنیفہؒ نہ داخبرے نقل دی نوہغہ دبعض تابعینو تقلید

کریدے پہ دے مسائلو کنبں [الحق الصریح: ۲/ ۶۹۸]

ترجمہ: امام صاحب سے جو باتیں نقل ہیں ان مسائل میں انہوں نے بعض تابعین کی تقلید کی ہے۔

ایک اور مقام پر لکھتا ہے: امام ابو حنیفہؒ نے اپنے استاد عطاء بن ابی رباح سے

سوال کیا..... تو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اس مسئلہ میں اپنے استاد کی تقلید کی ہے۔

[الحق الصریح ۴/۱۳۶]

اب موصوف بتائیں کہ جب چوتھی صدی میں تقلید نہیں تھی تو پھر امام صاحبؒ نے تقلید کیسے کی؟۔ الحمد للہ اس کا یہ متکبرانہ چیلنج اس کی اپنی ہی عبارت سے ٹوٹ گیا۔

قارئین کرام! اب آپ لوگ ہی فیصلہ کریں چوتھی صدی سے قبل تقلید موجود تھی یا نہیں؟ اور امین اللہ نے جھوٹ بولایا نہیں؟

شکوے ہمارے سارے غلط ہی سہی مگر

لو تم ہی اب بتاؤ کہ کس کا قصور تھا

[۵] موصوف غیر مقلدیت کے نشے میں چور ہو کر لکھتا ہے کہ ”صحابہ کرام

رضی اللہ عنہم نے تقلید نہیں کی“۔ [التحقیق السدید ص: ۱۷]

اگر موصوف نے تجلیات صدر، الکلام المفید، یا کم از کم اپنی کتاب کے رد میں لکھی گئی کتاب ”القول السدید علی قول العنید“ کا مطالعہ کر لیا ہوتا تو یوں احمقانہ باتیں نہ کرتا اور یوں سر بازار رسوائی نہ ہوتا۔ ہم امین اللہ کے مذکورہ بالا دعویٰ کے جواب میں اس کی اپنی کتاب سے جواب پیش کرتے ہیں اور مناسب سمجھتے ہیں کہ اس کی اپنی ہی عبارت سے جواب مل جائے۔

موصوف ”انما شفاء الی سوال“ والی روایت سے متعلق لکھتا ہے:

مقلدین ددے حدیث نہ استدلال کوی پہ اثبات

د تقلید باند جواب : پہ دے حدیث کنس رد دے پہ

تقلید باندے، وجہ دادہ چہ دغہ صحابی دنورو ملگرو

تقلید اوکرو نوخکہ مرہم شو .

[الحق الصریح شرح مشکوٰۃ المصابیح: ۶۵۵/۲]

ترجمہ: مقلدین اس حدیث [انما شاء الہی السوال] سے تقلید کے اثبات پر استدلال کرتے ہیں... حالانکہ اس حدیث میں تقلید کا رد ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اس صحابی نے اپنے دوسرے ساتھیوں کی تقلید کی اس لئے مرگیا۔

غیر مقلدین کے ترک تقلید کا نتیجہ یہ نکلا کہ صحابہ کی طرف شرک کی نسبت کرتے ہیں۔ یعنی اس ظالم نے غیر مقلدیت کے نشے میں مست ہو کر تقلید پر شرک کا حکم لگایا۔ کیا اب ہم یہ پوچھ سکتے ہیں کہ اس شرک [تقلید] کے اختیار کرنے پر اس صحابی کی حیثیت کیا ہوئی؟ جبکہ تمہارے بقول اس کا خاتمہ بھی اسی تقلید پر ہوا تھا۔

یہی وجہ ہے کہ علمائے ربانین ہر وقت لوگوں کو سمجھاتے رہتے ہیں کہ غیر مقلدیت بدون اجتہاد جیسے خبیث اور گمراہ کن نظریہ سے بچو۔ یہ نظریات انسان کو ایمان اور عقل دونوں سے محروم کر دیتے ہیں لیکن آخر کون سمجھے؟

سمجھے تھے نہ سمجھیں گے کبھی دین وہ دانش

اصحاب نبی ﷺ کے جو وفادار نہیں ہیں

[۶] امین اللہ غیر مقلد ترک تقلید کی وجہ سے عقل سے عاری ہو چکا ہے۔ اپنی حماقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے امین اللہ کو نثری ایک جگہ لکھتا ہے:

”دیکھو شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ جو کہ معتمد عالم ہیں، دیوبندی حضرات اس کو اپنا

دیوبندی کہلاتے ہیں“ [د تقلید حقیقت ص: ۲۶۸ و تحفۃ المناظر بزبان پشتو ص: ۱۵]

[نوٹ] ہم نے جب د تقلید حقیقت کا اردو ترجمہ حقیقت التقلید دیکھی تو وہاں مترجم [جو نصیب شاہ غیر مقلد کا بھانجا ہے] نے خیانت کرتے ہوئے غیر مقلدیت کا اظہار کیا ہے۔ اس لئے کہ اصل کتاب جو پشتو میں ہے اس میں وہی عبارت ہے جو ہم نے اوپر نقل کی ہے لیکن ترجمہ میں اس کو تبدیل کر کے یوں لکھا گیا ہے:

[شاہ صاحب] پر دیوبندی عوام و خواص اپنا ہونے کا دعویٰ بھی کرتے ہیں۔

قارئین دیکھ سکتے ہیں اس عبارت اور اصل عبارت میں کتنا فرق ہے۔ یہ صرف ایک مقام نہیں جہاں مترجم نے خیانت سے کام لیا ہے بلکہ بہت سارے مقامات میں اس نے خیانت کر کے اصل غیر مقلد ہونے کا ثبوت فراہم کیا ہے۔ مثلاً اصل کتاب میں امین اللہ نے لکھا ہے کہ ”ہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے احادیث کے مقلدین و متبعین ہیں [ص: ۸۳] لیکن مترجم نے لکھا ہے کہ ہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے پیش کردہ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے متبع ہیں۔ [حقیقت التقلید ص: ۷۶]

دیکھئے! اصل کتاب کی عبارت چیخ چیخ کر بول رہی ہے کہ ہم بھی مقلد ہیں لیکن محدثین کے نہ کہ ائمہ اربعہ کے۔ لیکن مترجم غیر مقلدیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے لفظ ”مقلدین“ کو کھجور سمجھ کر ہضم کر گئے ہیں۔ اسی طرح اور خباثتیں بھی کی ہیں اگر ہم سارے لکھنے بیٹھ جائیں تو اصل مقصد فوت ہو جائے گا۔

آدم برسر مقصد:

امین اللہ نے شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ [جن کو غیر مقلدین اور ریلوی کافر کہتے ہیں اسلام میں بدعت و ضلالت کے محرکات، واہل توحید کے لئے لمحہ فکریہ، طالب الرحمن غیر مقلد اور ریلوی حنیف قریشی کا مناظرہ تھا اس میں بھی شاہ صاحب کو کافر کہا گیا ہے، ویڈیو موجود ہیں] کو دیوبندی لکھا ہے حالانکہ شاہ صاحب دارالعلوم دیوبند کی بنیاد رکھنے سے پہلے ہی جام شہادت نوش فرما گئے تھے۔ جس کی وضاحت انہی کی کتابوں میں بھی موجود ہے۔ چنانچہ مشہور غیر مقلد رئیس ندوی لکھتا ہے:

”شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ جو فرقہ دیوبندیہ کی تولید سے زمانہ پہلے فوت ہوئے“

[ضمیر کا بحران ص: ۳۹۳]

زبان مصلحت اندیش کا کیونکر یقین آئے

ادھر کچھ اور کہتی ہے ادھر کچھ اور کہتی ہے

[۷] امین اللہ غیر مقلد نے خوف خدا سے عاری ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے

احناف پر الزام لگایا ہے کہ: مقلدین فتاویٰ میں قرآن و سنت کو لکھنا عیب سمجھتے ہیں امین اللہ کے دیگر بہتانوں کی طرح اس بہتان کے جواب میں بھی یہی کہیں گے کہ: ”لعنة الله على الكاذبين“۔ حالانکہ اگر امین اللہ، احناف کی مشہور کتب بمثل ہدایہ عالمگیری، امداد الفتاویٰ وغیرہم کا تعصب سے ہٹ کر مطالعہ کرتا تو اسے اس قسم کے جھوٹ بولنے کی ضرورت نہ پڑتی۔ اللہ تعالیٰ نے ان مقلدین حضرات کو جو علم دیا ہے دیکھ کر انسان کی عقل حیران رہ جاتی ہے۔ علامہ ابن حجر رحمہ اللہ کو تم نے شافعی المسلك لکھا ہے۔

[الحق الصریح ۳/۴۴۵، ۳/۲۲۶]۔

اور اپنی کتاب الحق الصریح میں ان کی تعریف و توصیف کی ہے اور یہاں تک لکھا ہے کہ اگر کسی کے پاس صرف بخاری اور اس کی شرح فتح الباری موجود ہو تو یہ سارے احکام و ضروریات کے لئے کافی ہو جاتی ہے ... [الحق الصریح: ۱/۳۲]

اب تمہاری حالت اور استعداد تو یہ ہے کہ مقلدین کی کتابوں کے بغیر چل نہیں سکتے، بخاری [جس کی تقلید کا دعویٰ کرتے ہو] کو مقلد کی کتاب کے بغیر سمجھنے سے قاصر ہو۔ رات بھر مقلدین کی کتابوں سے استفادہ کرتے ہو اور صبح جب درس کے لئے بیٹھتے ہو تو بجائے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے عملاً ”تقلید شرک ہے، جہالت ہے“ سے شروع کرتے ہو۔ گویا ساری رات جہالت اور شرک میں گزاری۔

[۸] غیر مقلدیت کے نشے میں دھت ہو کر امین اللہ کو ٹڑی لکھتا ہے:

تراویح، تہجد، قیام اللیل اور قیام رمضان ایک شے ہے۔ [الحق الصریح ۵/۴۱۳]

واہ! کیا بات ہے تیری تحقیق کی؟

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد

جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

آخر یہ تم کیسے مجتہد ہو کہ تراویح اور تہجد میں فرق نہیں کر سکتے؟ حالانکہ یہ بات

ایک ابتدائی طالب علم بھی بخوبی جانتا ہے کہ تراویح اور تہجد کی مشروعیت کے ماخذ الگ الگ ہیں، تہجد قرآن کریم کی آیت ”وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَكَ“ سے ثابت ہے جبکہ تراویح سنت رسول ﷺ سے ثابت ہیں ”وسنت لکم قیامہ“۔ اسی طرح مکان مشروعیت بھی جدا جدا ہے۔ تہجد مکہ مکرمہ میں مشروع ہوئی جبکہ تراویح مدینہ منورہ میں مشروع ہوئی۔ تو پھر تم یہ کیسے کہتے ہو کہ دونوں ایک شے ہیں۔

اسی طرح زمانہ مشروعیت بھی جدا جدا ہے، تہجد ہجرت سے پہلے مشروع ہوئی اور تراویح ہجرت کے بعد، تہجد رمضان اور غیر رمضان دونوں میں پڑھی جاتی ہیں جبکہ تراویح صرف رمضان میں، تراویح میں کم از کم ایک مرتبہ قرآن کریم کا ختم کرنا خلفائے راشدین کی سنت ہے جبکہ تہجد میں ختم قرآن کا ثبوت نہیں۔ مزید تحقیق کرنا چاہو تو استاد المناظرین شیخ التفسیر والحديث مولانا منیر احمد منور صاحب حفظہ اللہ کی کتاب ”تراویح اور تہجد میں فرق“ کا مطالعہ کیجئے۔ ان شاء اللہ آپ کے سر سے اجتہاد کا سودا نکل جائے گا۔

بلکہ ہم آپ ہی کتابوں سے دونوں نمازوں کو جداگانہ ثابت کر دیتے ہیں، امین اللہ نے لکھا ہے:

بعض لوگ رات کو آٹھ رکعت تراویح پڑھتے ہیں پھر رات کے وقت تہجد کو ناجائز کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس سے زیادت نہیں کی۔ تو یہ درست نہیں ہے کیونکہ اس کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے اجازت عامہ دی ہے۔

[الحق الصریح ۱/۴۴۴] پشتو عبارت طوالت سے بچنے کے لئے

ذکر نہیں کی

یہاں تم نے صراحتاً تراویح کو تہجد سے غیر مانا ہے۔ گویا کہ ۔

ہم الزام ان کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

اللہ کے واسطے اسلاف کا دامن نہ چھوڑو، کبھی تراویح کو آٹھ رکعت بناتے ہو اور کبھی تراویح کو تہجد کے مترادف کہتے ہو؟ کیا یہاں حرمین شریفین کا عمل تمہارے ذہن سے نکل گیا ہے؟ جب آمین بالجسر اور رفع الیدین کا مسئلہ ہو تو روز و شور سے حرمین شریفین دلیل میں پیش کرتے ہو لیکن جب تراویح کا مسئلہ آتا ہے تو تمہیں سانپ سونگھ جاتا ہے۔ تراویح اور تہجد کی تغایر غیر مقلدین ہی کے گھر سے ہماری دوسری کتاب تراویح کی کتاب میں ملاحظہ فرمائیں۔

[۹] موصوف اپنی روایتی بہتان طرازی سے کام لیتے ہوئے لکھتا ہے:

”بعض احناف اس مسئلے میں جھوٹ سے کام لیتے ہیں... مثلاً خفی

مقلد لکھتا ہے کہ بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم امام کے پیچھے فاتحہ نہیں

پڑھتے تھے۔ [زینت الصلوٰۃ ص: ۱۳۵]

جھوٹ تو تم لوگ بولتے ہو بلکہ تمہارا مذہب ہی جھوٹا ہے۔ چونکہ تمہارا حافظہ جواب دے گیا ہے اس لئے لامحالہ تم جھوٹ ضرور بولو گے۔ اور پھر احناف پر اس طرح کا الزام لگانا تو ایک معمولی حرکت ہے تم لوگوں نے تو سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی لکھا ہے کہ:

معاویہ رضی اللہ عنہ نے صراحتاً جھوٹ بولا ہے۔ [تیسیر الباری ۴/۱۳۳]

تَبَا لَكُمْ يَا غَيَّوِ الْمُقْلِدِينَ

اب ہم اصل مقصد کی طرف آتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اختلاف تھا یا نہیں؟ ایسا کرتے ہیں کہ دوسری کتابوں کی بجائے خود کو نثری صاحب کی کتابوں سے اس مسئلہ کی وضاحت پیش کرتے ہیں۔ لکھتا ہے:

”امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بارے میں اختلاف تقریباً صحابہ کرام

رضی اللہ عنہ کے دور سے مسلسل چلا آ رہا ہے۔ [الحق الصریح: ۴/۱۸۸]

بلکہ ایک جگہ کونزری صاحب لکھتا ہے کہ اگر ایک عالم نے جانبین کے دلائل کو دیکھ لیا اور تحقیق کر لی کہ امام کے پیچھے فاتحہ نہیں پڑھنا چاہئے اور آثار و اہل علم کے اقوال سے متاثر ہوا تو اس کی نماز صحیح ہے۔ [الحق الصریح: ۴/۲۰۹]

اب ہم یہ پوچھنے کی جسارت کرتے ہیں کہ حوالہ اول میں بھی یہ بات تسلیم کرتا ہے کہ اختلاف دور صحابہ کرامؓ سے ہے اور حوالہ ثانی میں بھی تسلیم کیا کہ اگر کوئی شخص آثار سے متاثر ہو کر فاتحہ نہ پڑھے تو نماز درست ہے۔ پھر ہم پر اعتراض کیوں؟ مجھے تو تم اس حدیث پاک کے مصداق نظر آتے ہو جس میں منافق کی تین نشانیوں میں سے ایک نشانی جھوٹ بھی بتائی گئی ہے۔

مشورہ:

امین اللہ صاحب آپ کو آپکی صلاحیتوں کے مد نظر ایک مشورہ دیا جاتا ہے کہ اگر کہیں کونز میں جھوٹ کا مقابلہ ہو تو آپ اس میں ضرور شرکت کیجئے گا، مجھے یقین ہے کہ آپ یہ مقابلہ بحسن و خوبی جیت جائیں گے۔
[۱۰] امین اللہ غیر مقلد لکھتا ہے:

اگر کسی نے تین صدیوں میں ایک شخص کو مثال میں پیش کیا کہ وہ مقلد تھے تو ہم مانیں گے کہ آپ لوگ حق پر ہیں“

[د تقلید حقیقت ص ۵۹، تحقیق السدید ص ۱۶۵]

ایسے لگتا ہے جیسے یہ عبارت بدحواسی یا غلبہ نیند کی حالت میں لکھی گئی ہے، اس لئے کہ اس میں امین اللہ نے اپنے سر پر ہی ہتھوڑا مارا ہے۔ امین اللہ کے اس دعویٰ کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے اسی کی ایک عبارت پیش کرتے ہیں۔

اغیار کا جادو چل بھی چکا تم ایک تماشہ بن بھی گئے
اوروں کو جگانا یاد رہا، خود ہوش میں آنا بھول گئے

امین اللہ ایک جگہ لکھتا ہے: ”علامہ ربیعہ رحمہ اللہ مقلدین سے یہ شکایت کرتے ہیں...

[التحقیق السدید ص ۱۶۹، د تقلید حقیقت ص ۶۳]

جب علامہ ربیعہ المعروف بہ ربیعۃ الرائے مقلدین سے شکایت کرتے ہیں اور علامہ ربیعہ دوسری صدی کے آدمی ہیں۔ ابن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ ۱۳۶ھ میں فوت ہو گئے ہیں اور ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ۱۳۳ھ میں وفات پا گئے ہیں جبکہ باجی لکھتا ہے کہ ۱۴۲ھ میں ان کا انتقال ہوا ہے۔ [تہذیب التہذیب ۲/۲۵۹]

اس سے معلوم ہوا کہ تقلید دوسری صدی ہجری میں بھی موجود تھی۔ اسی طرح تم نے امام شافعی رحمہ اللہ (م۔ ۲۰۴) اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ (م۔ ۱۵۰) سے بھی تقلید کا رد ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ بلکہ امین اللہ نے تو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو بھی مقلد لکھا ہے۔ جیسا کہ حوالہ گزرا۔ تو سوال یہ ہے کہ جب اس وقت تقلید کا وجود ہی نہیں تھا تو پھر انہوں نے رد کیسے کیا۔ اور ایک صحابی اور امام ابو حنیفہؒ نے تقلید کیسے کی ہیں جیسا کہ آپ نے لکھا ہے حوالہ گزر گیا!!!

یادہ عالم الغیب تھے کہ آنے والی چیز کو پہلے ہی رد کر دیا اور ایک صحابیؓ اور امام ابو حنیفہؒ نے تقلید کیسے کی ہیں جیسا کہ آپ نے لکھا ہے حوالہ گزر گیا۔

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں

ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

تلك عشرة كاملة

تاریخین کرام! اور بھی جھوٹ ہیں لیکن طوالت سے بچنے کے لئے

انہی پر اکتفا کرتے ہیں۔ مزید تفصیل کے لئے ماہنامہ ”ترجمان

احناف“ کا مطالعہ کرتے رہیں

تضادات امین اللہ کوٹری

یہاں تک آپ نے امین اللہ کے عملی کارنامے اور کرشمے ملاحظہ فرمائے، اب ہم ذرا اس کی دماغی حالت کا جائزہ پیش کرتے ہیں کہ آیا موصوف نے یہ ”جدید تحقیقات“ حالت شعور میں کی ہیں یا پھر.....؟

[۲] چنانچہ لکھتا ہے: عورتوں کے لئے قبرستان جانا مستحب عمل ہے ”[الحق الصریح: ۶۸۴/۶]۔ لیکن دوسری جگہ اس کے برعکس لکھتا ہے:

”ان عورتوں پر لعنت ہوتی ہے جو قبرستان جاتی ہیں۔“ [دمصیبتونو علاج ۶۲]۔

ایک غیر مقلد مولوی کی کتاب (جس پر امین اللہ کی تقریظ ہے) میں لکھا ہے:

عورتوں کا قبرستان جانا حرام ہے۔ [انتخاب مشکوٰۃ از عبد اللہ فانی ص ۳۲۰]

کبھی عورتوں کا جانا مستحب عمل، کبھی حرام کبھی موجب لعنت۔۔۔ (!!) واہ! کیا اجتہاد ہے !!

[۲] امین اللہ کوٹری ایک جگہ لکھتا ہے کہ امام قرطبی مالکی نہیں تھے۔ [د تقلید

حقیقت ۲۸۹] لیکن اس کے برعکس دوسری کتاب میں لکھتا ہے ”علامہ قرطبی الاندلسی

المالکی“ [الحق الصریح ۵۳۸/۳ والدین الخالص: ۱۹۵/۱]۔

سنجھل کے رکھنا قدم دشت خار میں مجنوں

کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

[۳] موصوف لکھتا ہے کہ تبلیغی جماعت فرق باطلہ میں سے ہے۔ [تفسیر حکمتہ

القرآن ۱/۱۰ طبع اول] بلکہ ایک ورق پر ایک تبلیغی کو لکھا تھا کہ ”تبلیغیوں کے عقائد

کفریہ ہیں“ (اس چیپنج کو مناظر اسلام مفتی ندیم صاحب دامت برکاتہم نے قبول

کر کے جواب دیا تھا لیکن تاحال جواب نہ دارد) لیکن اس کے برعکس ایک کتابچہ میں

لکھتا ہے: ”تبلیغ والے نیک لوگ ہیں۔“ [دمصیبتونو علاج ص: ۱۶]۔ اسی طرح ایک

بیان میں بھی کہا ہے کہ تبلیغ والے اچھے لوگ ہیں، مسلمان ہیں، اصلاح کرتے ہیں

، دین پر پیسے لگاتے ہیں۔ [کیسٹ عنوان، فرقے اور مذہب ۷۱۸ منٹ کے درمیان]
 تو ایک طرف کہتے ہو کہ ان کے عقائد کفریہ ہیں اور دوسری طرف کہتے ہو کہ
 مسلمان ہیں، اچھے لوگ ہیں وغیرہ معلوم نہیں کہ موصوف پر کسی نے بدوق تانی
 ہوئی ہے کہ تبلیغیوں کو کبھی مسلمان کبھی کافر کہتے ہیں۔ یا تبلیغی حضرات سے کچھ طع
 پیدا ہوئی ہے!!

لتسئلن عما کنتم تعملون

[۴] ایک جگہ لکھتا ہے: تقلید چوتھی صدی ہجری میں رائج ہوئی۔ [التحقیق
 السدید ص ۱۲۴] لیکن دوسرے مقام پر اپنے فاسد خیالات سے ایوب سختیانی رحمۃ اللہ علیہ
 سے تقلید کا رد ثابت کرنا چاہتا ہے۔ [التحقیق السدید ص ۱۶۹] حالانکہ ایوب سختیانی ۱۳۱ھ
 میں ہو گزرے ہیں۔ [دیکھئے تہذیب التہذیب: ۱/۳۹۸] ورئیس ندوی غیر مقلد کی کتاب
 (المحات ۱/۱۹)

گویا کہ تیری بات میں گوز خر کے برابر بھی وزن نہیں۔

[۵] جمعہ کے دن غسل کے بارے میں متناقض صاحب لکھتے ہیں :

”اس کی وجوب کے بارے میں علماء میں اختلاف ہے لیکن وجوب کے قائلین
 کے دلائل مضبوط ہیں اور ظاہر ہے کہ جمعہ کے دن غسل مضبوط حکم ہے ..
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ”جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے“۔

[فتاویٰ الدین الخالص: ۲/۵۳۳ مسئلہ نمبر ۴۰۴ بزبان پشتو]

یہاں موصوف نے جمعہ کے دن غسل کو واجب قرار دیا ہے لیکن اس کے
 برعکس دوسرے مقام پر لکھتا ہے (تفصیل کے بعد لکھتا ہے) .. تو اجماع ہوا کہ غسل
 مستحب کام ہے نہ کہ واجب، لیکن یہاں پھر وجوب کے قائلین جواب دیتے ہیں
 ... الخ۔ [پھر خلاصہ کلام ذکر کرتا ہے۔ ناقل] لیکن اصح بات یہ ہے کہ وجوب کی احادیث
 ساری کی ساری منسوخ ہو چکی ہیں۔ [الحق الصریح: ۱/۶۱، ۲/۳۶۰]۔

وہ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

رہ حیات میں جو خود بھٹک رہے ہیں ہنوز
بزعم خویش وہ نکلے ہیں رہبری کے لئے

[۶] موصوف لکھتا ہے کہ ”اجماع سکوتی حجت نہیں ہے۔ [حکۃ القرآن: ۲/۶۳۶]

لیکن جب ہماری مخالفت پر اتر آتا ہے تو وہاں اجماع سکوتی کو حجت مان لیتا ہے۔ دیکھئے

[الحق الصریح: ۳/۳۰۳، ۲/۶۷۷]

ادھر بھی سلفی عبارت، ادھر بھی سلفی عبارت کسے مانیں کسے چھوڑیں

اے محبوب! اسے مانا نہیں جاتا..... اُسے چھوڑا نہیں جاتا۔

[۷] موصوف اپنی عادت تعصب کی وجہ سے لکھتا ہے کہ ترک رفع الیدین صحیح

سند کے ساتھ ثابت نہیں۔ [الحق الصریح: ۴/۱۰۴]

لیکن ایک غیر مقلد نے ایک کتاب لکھی اور امین اللہ نے اس پر تقریظ ثبت کر دی
بلکہ اس کتاب کی نظر ثانی اور تصحیح بھی امین اللہ نے کی ہے۔ کتاب کے شروع میں
لکھا ہے ”تصحیح و نظر ثانی شیخ الحدیث حضرت مولانا امین اللہ البشاوری“ پھر لکھا ہے
”مصحح کی تقریظ“۔

اب اس کتاب کی (جو حضرت کی نظر سے تصحیح کی غرض سے گزری ہے) ایک
عبارت ملاحظہ فرمائیں:

رفع الیدین کرنے کے بھی احادیث موجود ہیں اور نہ کرنے پر بھی احادیث
موجود ہیں علماء کا اختلاف اولیٰ اور غیر اولیٰ میں ہے۔ ”اور آگے لکھتا ہے“ دونوں
طرف یعنی رفع الیدین کرنے اور نہ کرنے بھی احادیث موجود ہیں۔ علماء احناف رفع
الیدین نہ کرنے کے قائل ہیں، جو احادیث اور آثار رفع الیدین نہ کرنے کے بارے
میں ہیں انہوں نے وہ اپنی دلیل اور حجت میں لئے ہیں۔ [انتخاب مشکوٰۃ ص ۳۲۸، ۳۵۰]

متعصب صاحب! میں آپ کو خیر خواہانہ مشورہ دیتا ہوں کہ ان صفحات کو
دوبارہ تعصب کی عینک اتار کر دیکھیں اور اپنے بھولے ہوئے سبق کو دوبارہ یاد کریں۔

اگر پھر بھی یاد نہ آئے تو اپنے مدرسے کے مدرس اور استاد حدیث مولوی ابو عمار سمیع اللہ غیر مقلد کے ساتھ کچھ دیر کے لئے بیٹھیں وہ آپ کو یاد کروادے گا۔ کیونکہ وہ بھی اس بات کا قائل ہے کہ رفع الیدین نہ کرنے پر بھی دلائل سنت سے موجود ہیں [دخلور و امامانو مذهب ص ۲۴۳]

[۸] امین اللہ غیر مقلد حقیقت مجاز کی تردید کرتے ہوئے لکھتا ہے:

”حقیقت اور مجاز نہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے، نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے اور نہ ہی ائمہ اربعہ سے۔ اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے بس اپنے دماغ کو خراب کرنا ہے وغیرہ وغیرہ۔“ [التحقیق السدید ص ۹۵]

یہ اصطلاحات ثابت اور فائدہ مند ہیں یا نہیں؟ اس پر ہم کلام نہیں کرتے۔ تفصیل کے لئے اپنے مذہب کے ہیر و نواب صدیق حسن خان کی کتاب ”البلغہ فی اصول اللغۃ“ کا مطالعہ کیجئے۔ جس سے آپ نے بھی جا بجا استدلال کئے ہیں۔ لیکن یہاں ہمارا مقصد آپ کے تناقض کلام کو ثابت کرنا ہے۔ ذرا آنکھیں کھول کر دیکھئے، یہاں آپ نے ان اصطلاحات کی تردید کی لیکن دوسری جگہ خود ہی اس کا محتاج بن کر انہیں استعمال کیا۔ مثلاً شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ وابن تیمیہ رحمہ اللہ صاف الفاظ میں تقلید کا اثبات کرتے ہیں لیکن تم نے اپنی عادت سے مجبور ہو کر تحریف کر ڈالی اور لائسلم کی صدا لگا کر جان چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا کہ ”یہ ان علماء کی الگ الگ اصطلاحات ہیں کہ اتباع پر تقلید کا اطلاق کرتے ہیں مجازاً....“

[تحفۃ المناظر ص ۱۲۲ بزبان پشتو، والحق الصریح ج ۲۶، ج ۲۵۹، ج ۲، ج ۳۱۵، ۲، تقلید حقیقت ۲۳۴]

مذکورہ صفحات میں حقیقت اور مجاز کا استعمال کیا ہے۔ ایک جگہ نہ لکھنے کی ترغیب دیتا ہے دوسری طرف خود اسکے شکار ہو گئے۔ لہذا معلوم ہوا کہ موصوف وادی تناقض میں خوب غوطہ غور ہیں۔

[۹] اہل حق علماء جب غیر مقلدین سے پوچھتے ہیں کہ تکبیر تحریمہ فرض ہے، واجب ہے یا سنت ہے؟ آخر کیا ہے، اسی طرح دیگر اعمال کے بارے میں پوچھتے ہیں

[اس لئے پوچھتے ہیں کہ غیر مقلدین دین کو ناقص سمجھتے ہیں یعنی اجماع و قیاس مجتہد کے عدم جواز کے قائل ہیں] اور یہ ترتیب و صورت اکثر مناظر اسلام فاتح غیر مقلدیت مولانا محمد امین صفدر اکاڑوی (تور اللہ مرقدہ، وکثر اللہ امثالہ، آمین) میں تھی۔ امین اللہ اس اعتراض کو لاجواب سمجھ کر ہضم نہ کر سکا اور گالیاں دینے لگا۔ کہ [فرض، واجب، سنت وغیرہ] پوچھنا زیادہ تر امام الضلال صفدر اکاڑوی میں تھا۔ [تحفۃ المناظر ص: ۱۵۹] حالانکہ تم خود امام الضلال و مضل بوجہ سابقہ عقائد کے ہو۔ لیکن کیا کریں۔

شرم تم کو مگر نہیں آتی

تو اب یہ انجس الکذب امین اللہ اس طرح لاجواب سوالوں کے جواب سے عاجز ہو کر کہتا ہے کہ فرض اور واجب کی یہ اصطلاحات بدعت ہیں۔ [حقیقۃ التقلید ص ۵۱ اردو۔ ۲۲۲ پشتو] بلکہ زندیقیت ہیں، تحفۃ المناظر ص ۱۶۱] حالانکہ اپنے مطلب کے لئے تم نے خود ان اصطلاحات کا استعمال کیا ہے اور لکھا ہے کہ:

”نماز قرآن کریم میں مجمل آئی ہے اس کی رکعتوں کی تعداد، ارکان، شرائط، واجبات، سنن، مفسدات اور مکروہات احادیث سے معلوم ہیں۔ [الحق الصریح ج ۲۰ طبع چہارم] امین اللہ! میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ آپ کے کلام میں تناقض تو ثابت ہوا لیکن اپنے فتوے کی روشنی میں آپ بدعتی اور زندیق بھی ثابت ہو گئے یا نہیں؟۔ دوسروں کو گمراہ کہتے ہو اور اپنی خبر نہیں کہ خود ہی اپنے فتوؤں کی زد میں آکر زندیقیت کا شکار ہو گئے۔

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ غیر مقلدین احناف کے ساتھ کتنا حسد اور کتنا بغض رکھتے ہیں۔ موتوا بغیظکم!

[۱۰] امین اللہ نے اپنی کتاب الحق الصریح ج ۱ ص ۳۰۲ طبع چہارم میں لکھا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام صفائے معصوم نہیں۔ لیکن اپنی تضاد بیانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک غیر مقلد کی کتاب پر تقریظ لکھتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

انبیاء صغیرہ اور کبیرہ دونوں گناہوں سے معصوم ہیں۔

[امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ ص ۶۲ از ابو عبد اللہ نصیر احمد المدنی غیر مقلد]

(۱۱) موصوف ایک جگہ لکھتے ہیں کہ حیات فی القبر ثابت نہیں ہے

(الحق الصریح جلد ۱ صفحہ ۳۹۲ طبع جدید)

جبکہ دوسری جگہ اپنی ذہنیت کا ثبوت دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ حیات فی القبر ثابت ہیں۔

(الحق الصریح جلد ۲ صفحہ ۳۸۲)

(۱۲) موصوف رقمطراز ہیں کہ ابو بکر الرازی مقلد نہیں تھے (تحفۃ المناظر پشتو صفحہ ۱۱۶)

جبکہ دوسری جگہ موصوف کو خفی تسلیم کیا ہے دیکھے۔ (الحق الصریح جلد ۲ صفحہ ۳۶۶)

(۱۳) موصوف لکھتا ہیں کہ احناف مناظرے کے وقت تقلید پر حکم لگانے سے انکار

کرتے ہیں یعنی اس کو واجب نہیں کہتا۔ (تحفۃ المناظر پشتو صفحہ ۶، اردو صفحہ ۹)

جبکہ دوسری جگہ تناقض صاحب لکھتے ہیں کہ ”تو اب جو خفی مولوی مناظرہ کرے اور

دعویٰ لکھ کر دے کہ امام ابو حنیفہ کی تقلید شخص واجب ہے۔۔۔

(تحفۃ المناظر پشتو صفحہ ۲۲، اردو صفحہ ۲۳)

(۱۴) موصوف دوسری جگہ بھی تناقض کی وادی میں ہوتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ”نبی علیہ

السلام کا فعل وجوب پر دلالت نہیں کرتا۔ جب اس میں دوام نہ ہو۔

(الحق الصریح جلد ۲ صفحہ ۶۸ ۵)

اس حوالے سے معلوم ہوا کہ نبی علیہ السلام کی جس فعل میں دوام ہو تو وہ واجب ہوگی۔

بلکہ ایک جگہ خود موصوف تصریح سے لکھتے ہیں کہ ”نبی علیہ السلام کا فعل دلیل وجوب

پر دال ہے جب مواظبت کے طریقہ پر ہو“ (الحق الصریح جلد ۳ صفحہ ۴۳۹)

لیکن موصوف سے اپنی پرانی بات بھول کر لکھتے ہیں کہ ”لیکن اس سے جواب یہ ہے

کہ مجرد فعل وجوب کی دلیل نہیں ہوتی، اسلئے کہ اگر فعل الرسول ﷺ کے دوام سے استدلال کیا جائے تو پھر تو نبی علیہ السلام نے رفع الیدین عند التحریمہ بھی دائماً کیا ہے۔ اس کو بھی واجب اور فرض کہا جائے۔ (الحق الصریح جلد ۶ صفحہ ۴۷)

ایک طرف یہ نظریہ دوام کے ساتھ جو فعل کیجائے وہ واجب ہوتی ہے۔ لیکن دوسری جگہ عدم واجب۔۔۔!!؟ معلوم نہیں کہ ان لوگوں نے امین اللہ کو کن وجوہات کی بناء پر ”مجتہد“ کہا ہے!!

(۱۵) موصوف ہی لکھتا ہیں کہ ”المسئلة الثانية“ جمع کے دن جمعے کیلئے چند شرائط ہیں۔۔۔ دوسرا شرط: اس میں خطبہ ہونا ضروری ہے، بغیر خطبہ کے جمعے کی نماز نہیں ہوتی، اور یہ رائج اور صحیح قول ہے“ (الحق الصریح جلد ۲ صفحہ ۴)

جبکہ یہی ”تناقض کا چیمپئن“ ایسی جلد میں آگے لکھتے ہیں کہ ”پس رائج یہ ہے کہ خطبہ سنت مؤکدہ ہے فرض و واجب نہیں ہے، اور جمعے کیلئے شرط بالکل نہیں ہے۔ اسلئے کہ شرطیت پر کوئی دلیل نہیں ہے۔“ (الحق الصریح جلد ۶ صفحہ ۴۸)

(۱۶) موصوف نے علیؑ کی اس حدیث کو صحیح کہا ہے جس میں ہے کہ جمعہ صرف شہر میں پڑھا جائے۔ (دیکھئے الحق الصریح جلد ۶ صفحہ ۷)

لیکن موصوف نے دوسری جگہ اپنے ہی بات کے برعکس حوالہ نقل کرتے ہوئے بلا تردید لکھتا ہیں کہ ”اور یہ بات علی بن ابی طالبؑ کی طرف منسوب ہے۔ لیکن اس سے یہ قول صحیح نہیں ہے“ (الحق الصریح جلد ۶ صفحہ ۱۷)

(۱۷) موصوف لکھتا ہے کہ ”صحابی کے عمل پر سنت ثابت نہیں ہوتا“

(الحق الصریح جلد ۵ صفحہ ۲۰۹)

جبکہ دوسری جگہ ”سنت“ کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ”نبی علیہ السلام یا اسکے بعد خلفاء راشدین نے ہمیشہ (دوام) کیا ہو تو وہ سنت ہو گا۔ (الحق الصریح جلد ۵ صفحہ ۲۰۲)

(۱۸) موصوف تثنیہ کے متعلق لکھتا ہیں کہ ”یہ تثنیہ کو فے کے علماء نے ایجاد کی ہیں صحابہ کرامؓ کے زمانے کے بعد۔۔۔“ (الحق الصریح جلد ۳ صفحہ ۲۹۱)

یہاں تو اس بات کی تصریح کی۔ کہ تثنیہ صحابہ کرامؓ کے زمانے کے بعد کو فے کے علماء نے ایجاد کی ہیں۔ لیکن ایک صفحہ پہلے اس بات کے برعکس تحریر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ۔ ”صحابہ کرامؓ کی زمانہ میں یہ بدعت قرار دیا گیا تھا۔ (الحق الصریح جلد ۳ صفحہ ۲۹۰)

(۱۹) موصوف ایک طرف تو یہ کہتا ہے کہ فرض و واجب وغیرہ اصطلاحات بدعت ہے (التحقیق السدید صفحہ ۵۷) بلکہ زندگیقت ہیں (تہذیب المناظر صفحہ ۱۶۱ پٹنہ)

جبکہ دوسری طرف لکھتا ہیں کہ ”ہاں! فرض اور واجب اور سنت پہچاننا بہتر ہے۔۔۔ تو یہ پہچاننا صرف مفتیان و علماء کرام کیلئے چاہیئے۔۔۔ پھر ان لوگوں نے یہ (اصلاح، نازل) کہا سے معلوم کی ہیں۔ تو یہ اس سے کہ جب امر آجائے اور قرینہ صارفہ وجوب کا نہ ہو تو امر وجوب کیلئے ہوتا ہے۔ اگر قرینہ صارفہ ہو تو پھر استحباب یا سنتیت یا اباحت کیلئے ہوتا ہے (الحق الصریح جلد ۲ صفحہ ۲۵۰) دیکھو غیر مقلدوں! ایسے وادی تناقض میں غوطہ خور کو آلوگوں ”مجتہد العصر“ ٹھہر رہا ہے۔

(۲۰) موصوف اپنی عادت کے موافق مقلدین پر بے جا الزام لگاتے ہوئے لکھا ہے کہ ”مقلدین کی یہ عادت ہیں کہ اپنی مذہب کی مدافعت کیلئے نبی علیہ السلام کا اعمال عذر پر حمل کرتا ہے۔ اور نبی علیہ السلام کو بیمار کیا ہے۔ (الحق الصریح جلد ۲ صفحہ ۹۷)

جبکہ دوسری تصویر بالفاظ دیگر اپنے ہی جال میں پھنسے ہوئے شخص کا آمینہ دیکھے لکھتا

ہیں۔ ’’لیکن صحیح بات یہ ہے کہ احادیث میں کھڑے ہو کر پانی پینے کی صراحت دوسری جگہ بھی آئی ہیں۔، یا یہ کہ جب احادیثوں میں کھڑے ہو کر پانی پینا آیا ہے۔ وہ عذر اور ضرورت پر محمول ہوگی۔ (الحق الصریح جلد ۲ صفحہ ۳۴۲)

جو تعصب میں آئے سے باہر ہوتے

نیوں زخم کھاتے نہ مال اپنا کھوتا

(۲۱) موصوف ایک جگہ بے بس ہو کر لکھتا ہیں کہ ”مقلدین تو ابن حزم کی تصحیح سے تو بہت خوش ہوتے ہیں مگر ابن حزم تو کہتا ہے کہ رفع الیدین تو سنت ضرور ہیں۔ البتہ فرض نہیں (الحق الصریح جلد ۲ صفحہ ۹۰)

یہاں اس بات کی تصریح کی۔ کہ ابن حزم رفع الیدین کو فرض نہیں کہنا۔ جبکہ دوسری جگہ پھر تناقض کی شکار ہوتے ہوئے لکھا ہے کہ ”ابن حزم سے رفع الیدین کی فرضیت اور وجوب کا قول نقل ہے (الحق الصریح جلد ۲ صفحہ ۶۶)

اب اس صاف تناقض کی وجہ سے ہم موصوف کو کیا یورڈ دے۔۔۔؟

(۲۲) موصوف لکھتا ہیں۔ پھر اس حدیث سے یہ مسئلہ بھی معلوم ہوا کہ جنازہ ایک میدان یا جناز گاہ میں کرنا چاہیے۔ اور مسجد میں یہ نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ نبی علیہ السلام نے مسجد میں جنازہ نہیں کی ہے بلکہ مسجد سے باہر نکلا ہے

(الحق الصریح جلد ۶ صفحہ ۴۸۷)

جبکہ دوسرا رخ دیکھے، اور احناف کیساتھ دشمنی میں اپنی بات بھی بھولوایا۔ لکھتا ہیں کہ ”نبی علیہ السلام نے سہیل بن بیضاء پر جنازے کی نماز مسجد میں کی تھی۔ تو یہ روایت دلیل ہے کہ مسجد میں جنازہ کرنے پر کوئی کراہت نہیں ہیں۔ اور یہ ضرورت پر بھی

محمول نہیں تھی۔ اور اس میں کوئی نسخ بھی نہیں ہیں۔ تو امام طحاویؒ اور عینی کا یہ قول کہ
..... الخ۔ (الحق الصریح جلد۔۔۔)

بھائیوں! اس واضح تناقض کو دیکھ کر اس مجتہد کو داد دیجئے۔

ناظرین کرام! ہم موصوف کے کن کن تناقض آپ کو دکھائیں۔ ہمارا ساتھ ان کے
تناقضات کی کوئی شمار نہیں لیکن ہم ادھر مجبوراً قلم روک لیا ہے۔ تاکہ قارئین کرام الجھ
نہ جائے۔ اور یہی مثال موصوف کی تصویر دکھانے کیلئے کافی ہو گا۔ ان شاء اللہ

ہم نے دکھا دیا تیری تصویر جا بجا

ہر ایک کو اپنی جان کا دشمن بنا لیا

میں انہی مثالوں پر اکتفا کرتا ہوں۔ مزید مثالوں کے ذکر سے کتاب طویل
ہو جائے گی۔ قارئین انہی مثالوں کو مشتم نمونہ از خردوار کے طور پر قبول کر لیں۔

امین اللہ تحریف کی وادی میں

قارئین کرام! اب اللہ تعالیٰ کی لاریب کتاب مین امین اللہ کی دست وورد
اور تحریفات کا جائزہ لیتے ہیں تاکہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ امین اللہ صرف احناف
کی کتابوں میں قطع و برید نہیں کرتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید میں بھی اپنی اس
عادت بد کا مرتکب ہوا ہے۔

امین اللہ کی بعض تحریفات ہماری گرفت میں ہیں، جبکہ بعض الزامی جواب کے
طور پر ہیں کہ اگر موصوف یا اس کا کوئی مقلد یہ کہے کہ کاتب کی غلطی ہے تو اس سے
اس کی جان نہیں چھوٹے گی۔ کیونکہ جب ہمارے اکابرین کی کتابوں میں انہیں کوئی
ایسی کتابتی غلطی دکھائی دیتی ہے تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ دیکھو احناف نے قرآن کریم

میں تحریف کی ہے۔ دیکھئے عبدالعزیز نورستانی کا رسالہ ”الزکی ص ۳۶، ۳۵ و تحفہ حنفیہ ص: ۳۵، حنفیوں کے سوالات کے جوابات ص ۶۱ وغیرہ۔ جس میں اس قسم کے الزام لگائے گئے ہیں۔ تو ان کے جواب میں ہم بھی ایسا ہی کریں گے۔ اس لئے کہ جس طرح تمہاری ”ب“ جردیتی ہے اسی طرح ہماری ”ب“ بھی دے سکتی ہے۔

غیر کی آنکھوں کا تنکا تجھ کو آتا ہے نظر

دیکھ اپنی آنکھ کا غافل ذرا شستیر بھی

اب دیکھئے امین اللہ کی تحریفات۔

[۱] امین اللہ نے اپنی کتاب ”التحقیق السدید: ۱۳“ میں سورۃ توبہ کی آیت نمبر: ۱۶ یوں لکھی ہے ”واللہ بیا تعملون خبیر“۔ ہم جس کتاب سے حوالہ دے رہے ہیں یہ طبع ثالث ہے یعنی تیسری مرتبہ شائع ہوئی ہے اس سے پہلے اس کتاب کے دواڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ اس کتاب کا سن اشاعت ۱۴۱۹ ہے۔ اس کتاب کے بعد دوسری کتاب ”د تقلید حقیقت“ لکھی گئی جس کی سنہ اشاعت ۱۴۳۲ ہے۔ اس کتاب میں بھی یہ آیت اسی طرح لکھی گئی ہے جس طرح ۱۳ سال قبل شائع ہونے والی کتاب میں لکھی تھی یعنی ”واللہ بیا تعملون خبیر“ حالانکہ یہ آیت اصل میں ”واللہ خبیر بیا تعملون“ ہے۔ ان بد نصیبوں کو اتنی توفیق نہیں ہوئی کہ ۱۳ سال میں ایک آیت کو ٹھیک کر سکیں۔ اگر یہ کتاب غلطی ہوتی تو دوسری ایڈیشن اور خاص کر تیسری ایڈیشن میں تو اس کی اصلاح ضروری تھی۔ چلو مان لیتے ہیں اس کتاب میں یہ غلطی ہو گئی، تو دوسری کتاب د تقلید حقیقت میں کاتب پھر وہی غلطی کر گیا، اور غضب بالائے غضب یہ کہ مذکورہ بالا کتاب ”د تقلید حقیقت“ کا اردو ترجمہ ”حقیقتہ التقلید“ دیکھئے وہاں بھی یہ آیت اسی طرح غلط لکھی گئی ہے۔ ظاہر ہے یہ کاتب کی غلطی نہیں ہو سکتی، اگر کاتب کی غلطی ہوئی تو ایک کتاب میں ہوتی، دوسری اور تیسری ایڈیشن میں اسے درست کیا جاسکتا تھا لیکن مذکورہ کتاب کے علاوہ

دوسری کتابوں میں اس غلطی کا آنا چیخ چیخ کر کہہ رہا ہے کہ کاتب کو بدنام نہ کرو یہ تمہاری ہی کارستانی ہے تم نے جیسا لکھا کاتب نے وہی لکھا ہے۔ تم نے شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب میں جس کتابتی غلطی کو دیکھ کر آسمان سر پر اٹھالیا تھا وہ کب کی ٹھیک کر دی گئی ہے لیکن تمہاری کتابوں میں یہ غلطی گزشتہ تیرہ برس سے موجود ہے اور نہ جانے کب تک رہے گی۔ یہ یہود والا طرز عمل نہیں تو اور کیا ہے؟ واقعی ”یٰدعون الیٰ کتاب اللہ لیسوا منہ فی شئی“ [ابوداؤد: ۴۲۴۳/۴] وہ قرآن کی طرف بلائیں گے لیکن اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوگا۔

[۲] امین اللہ کی کتاب میں ہے: ۱ نما۔ الذین آمنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا وجاہدوا... فی سبیل اللہ۔

[تفسیر حکمۃ القرآن: ۱/۱۵۹ ط ۱/۱۶۵ چہارم: ۱/۱۶۵]

اس آیت میں امین اللہ نے ”وجاہدوا“ کے بعد ”باموالہم وانفسہم“ چھوڑ دیا ہے۔ وجاہدوا کے بعد یہ نقطہ ہم نے لگائے ہیں اس نے تو وجاہدوا کے فوراً بعد فی سبیل اللہ لکھ دیا ہے۔ اصل آیت دیکھ سورۃ الحجرات پارہ: ۲۶ آیت: ۱۵ [۳] دوسری جگہ لکھتا ہے:

تقشعر منہ جلود الذین اللذین یخشون ربہم۔ [امین الفتاویٰ ۲/۹ طبع سوم] حالانکہ یہ خط کشیدہ الفاظ قرآن کریم میں نہیں ہیں۔ بس دل کی مرضی ہے جہاں چاہتا ہے الفاظ چھوڑ دیتا ہے اور جہاں چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے۔ [۴] ایک اور جگہ ریکارڈ قائم کرتے ہوئے لکھتا ہے:

لیحملوا اوزارہم کاملۃ یوم القیامۃ ومن اوزار الذین کفروا الاساء مایزرون [نحل ۲۵، الحق الصریح: ۱/۴۶۹ طبع اول]۔

حالانکہ قرآن کریم میں ایسی کوئی آیت نہیں ہے البتہ اگر غیر مقلدین کی [شیعوں کی طرح] کوئی اور قرآن ہو اور اس میں یہ آیت ہو تو الگ بات ہے۔ اصل آیت ایسی ہے:

لیحملوا اوزارہم کاملۃ یوم القیامۃ ومن اوزار الذین یضلونہم بغير علم
الاساء ما یزرون [نحل ۲۵] اور اس کی جگہ لفظ ”کفروا“ لگا دیا ہے۔

[۵] ایک جگہ لکھتا ہے: ما ننسخ من آیۃ او الم تعلم ان اللہ علی کل شئی
قدیر [البقرۃ: ۱۰۶۔ الحق الصریح ص: ۱/۵۵۲]

حالانکہ اصل آیت ”ما ننسخ من آیۃ او ننسہا نأت بخیر منها او مثلہا الم
تعلم ان اللہ علی کل شئی قدیر۔

اے ظالم! یہ قرآن کریم ہے، اللہ کی کتاب ہے، کسی حنفی کی لکھی ہوئی نہیں جو
اس طرح اس میں تحریف کے مرتکب ہوتے ہو۔ اگرچہ احناف کی کتابوں میں قطع
و برید تمہاری فطرت ہے لیکن اللہ کی کتاب میں تو ایسا کر کے یہودیوں کو ٹریننگ نہ
دو۔ اللہ کا خوف کرو۔

[۶] اسی طرح ایک اور جگہ لکھتا ہے:

”یثب اللہ الذین آمنوا فی الحیوۃ الدنیا و فی الآخرة۔

[سورۃ ابراہیم ۲، الحق الصریح ۱/۴۰۱ طبع اول]۔

حالانکہ اصل آیت یوں ہے:

”یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا و فی الآخرة۔

[سورۃ ابراہیم ۲]

موصوف نے ”بالقول الثابت“ کا لفظ بیچ میں سے کھجور سمجھ کر ہڑپ کر لیا ہے۔

[۷] ایک اور مقام پر ”قل لا اجد فیما یوحی الی محرماً۔“ [انعام ۱۴۵، الحق
الصریح: ۱/۴۹۰]..... حالانکہ آیت میں لفظ ”یوحی“ نہیں بلکہ ”اوحی“ ہے۔

[۸] سورۃ مزمل میں کی آیت یوں لکھی ہے: ”وتبتل الیہ تبدیلاً“ [المزمل
۸، الحق الصریح ۱/۲۲۵]۔... حالانکہ اصل الفاظ یوں ہیں:

[۹] ایک جگہ لکھتا ہے: والخیل والبغال والحمیر لتركبو اوزینۃ۔ [النحل

۸، الحق الصریح: [۱/۴۸۵].. حالانکہ لفظ ”لترکبوا“ نہیں بلکہ ”لترکبواھا“ ہے۔
 [۱۰] موصوف ایک جگہ لکھتا ہے: ”ویمثلون اثقالاً مع اثقالهم“ [الحق
 الصریح: ۱/ ۴۶۸ طبع اول، ۱/ ۴۴۳ طبع چہارم] حالانکہ صحیح لفظ ”ولیحملن
 اثقالهم واثقالاً مع اثقالهم“ سورۃ عنکبوت: ۱۳ ہے۔

قارئین کرام! آپ نے ملاحظہ کر لیا کہ امین اللہ نے کتنی تحریفات کی ہیں،
 اور بھی ہیں۔ ہم نے تو صرف نمونہ کے لئے ان دس مقامات کو ذکر کیا ہے۔
 ان تحریفات کو کاتب کی غلطی پر اس لئے محمول نہیں کیا جاسکتا کہ مصنف کے
 لئے ضروری ہے کہ وہ کتابت کے بعد اپنی تصنیف کی نظر ثانی کرے۔ اگر خود اس
 صلاحیت سے عاری ہے تو کسی اور سے کروائے۔ خیر کاتب (حضرت محمد غیر مقلد)
 بھی ہی آپ کے حقیقی بھائی کے ساتھ ساتھ آپ جیسے فطرت کا عادی بھی ہے۔ شاید
 اُس نے یہ یَحْرِفُونَ النُّكْمَةَ عَنْ مَوَاضِعِهِ پر عمل کیا ہوگا جیسا مصنف دیبا کاتب۔

امین اللہ اپنے فتاویٰ اور تحریرات کی زد میں

قارئین کرام! اب ہم آپ کے سامنے امین اللہ کے وہ فتاویٰ پیش کرتے ہیں جن
 کی زد میں وہ خود بھی آتا ہے اور لاشعور ی طور پر وہ اپنے پھیلائے ہوئے جال میں
 پھنس جاتا ہے۔

فتنہ غیر مقلدیت میں مبتلا لوگوں کی حالت ایسی ہو چکی ہے وہ بلا تامل دوسروں
 پر فتوؤں کی بارش کرتے ہیں لیکن چند قدم آگے جا کر خود ہی اس فتوے کی زد میں
 آجاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ شتر بے مہار ہیں۔ ان کے ہاں فتویٰ نویسی
 کے لئے نہ قوانین اور نہ ہی اصول و ضوابط۔ بس جودل میں آئے لکھ دیتے ہیں۔

اب اختصار کے ساتھ اصل مقصد ذکر کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

[۱] امین اللہ کو نزی ایک جگہ لکھتا ہے: ”جو لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کام پر

اعتراض کرتے ہیں وہ بے وقوف ہیں“۔ [حکۃ القرآن ۲/۱۴۰]

اب میں ایک ایسا حوالہ دینے لگا ہوں جس میں خود امین اللہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کام پر اعتراض کیا ہے، چنانچہ لکھتا ہے:

باقی اور دم [حج کے دوران، ناقل] صحیح حدیث میں نہیں ہے
، صرف ابن عباس رضی اللہ عنہ نے موقوفاً نقل کیا ہے.... لیکن ظاہر
یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے اور یہ مرفوع کے حکم میں نہیں
ہے، لہذا لوگوں پر بے ضرورت دم نہیں کرانا چاہئے۔

[حکۃ القرآن: ۲/۲۳۷]

اب میں پوچھتا ہوں کہ یہ آیا یہ صحابہ کرامؓ کے عمل پر اعتراض ہے یا نہیں؟ بلکہ
تم نے اس کے لئے پشتو کا جو لفظ ”چٹی“ استعمال کیا ہے، یہ حقارت کے لئے استعمال
ہوتا ہے۔

اسی طرح تم نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے قول کے
بارے میں کہ ”کہ عورتوں کے لئے مسجد جانا نہیں چاہئے“ یہ کہنا کہ یہ خواتین کو
عظیم خیر سے محروم کرنا ہے۔ یہ بھی اعتراض سے کم نہیں۔ اس کے علاوہ بھی کئی
حوالہ جات پچھلے صفحات میں گزر چکے ہیں۔ ان سارے حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ
تم بے وقوف ہو۔ ہم نے اپنی طرف سے کچھ نہیں کہا بلکہ تم اپنے ہی فتاویٰ جات کی
روشنی میں بے وقوف ثابت ہو گئے۔
چٹی کا ترجمہ اردو میں ”فضول“ ہے۔

[۲] تم نے لکھا ہے کہ فرض، واجب اور سنت کی اصطلاحات بدعت ہیں۔
[التحقیق السدید ص ۵۷، وحقیقۃ التقليد ص ۵۱] بلکہ دوسری کتاب ”تحفۃ المناظر ص ۱۶۱“ میں
لکھا ہے کہ یہ زندقیت ہے۔

اب میں تمہاری کتابوں میں یہ اصطلاحات دکھا دوں گا۔ تیری ہی ایک کتاب ہے
جس میں تو نے لکھا ہے:

”نماز قرآن کریم میں مجمل آئی ہے اس کی رکعتوں کی تعداد ،

ارکان ، شرائط ، واجبات ، سنن ، مفسدات اور مکروہات احادیث

سے معلوم ہیں۔ [الحق الصریح: ۲۰ ج ۱ طبع چہارم]

تم اپنے اس قول کی وجہ سے بدعتی اور زندیق بھی ثابت ہو گئے ، ناراض نہ ہونا ہم نے اپنی طرف سے کچھ بھی نہیں کہا ، بلکہ تیری ہی علمی موشگافیاں بیان کر رہے ہیں۔

[۳] موصوف نے لکھا ہے کہ :

حنفی ، شافعی کہنا بدعت ہے۔ [الحق الصریح: ۱/۵۱۱]

تھوڑی دیر بعد تم نے خود ہی بڑے بڑے علماء کرام کی طرف حنفی اور شافعی لکھا ہے مثلاً امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کو شافعی [الحق الصریح: ۲/۱۰۰ ، الدین الخالص: ۲/ ۴۵۶] علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ کو حنفی [الحق الصریح: ۳/۵۴۶] ، علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کو شافعی [الحق الصریح: ۳/۵۴۷] ، علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کو لاندلسی المالکی [الحق الصریح: ۳/۵۴۸] ، علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کو حنبلی [الحق الصریح: ۳/۵۴۸] ، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ کو حنبلی [الحق الصریح: ۳/۵۴۹] اور شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ ، مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ، اور علامہ عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ کو حنفی کہا ہے۔ [حقیقۃ التقليد ص ۲۲۹]۔ اسی طرح علامہ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ ، امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کو حنفی کہا ہے۔

[حقیقۃ التقليد ص ۲۲۹ ، زبان پشتو ۲۵۹]۔

ان سارے حوالہ جات سے ثابت ہوتا ہے کہ تم بدعتی ہو۔ کیونکہ جو کام دوسروں کے لئے بدعت ہو وہ تمہارے لئے بھی بدعت ہی ہوگی۔

[۳] تم نے لکھا ہے کہ : اجماع اس پر ہے کہ جمعہ کے دن غسل کرنا مستحب ہے

[الحق الصریح: ۲/۶۷۱] اور تم نے یہ قاعدہ بھی لکھا ہے کہ ”استحبابی عمل کا التزام

کرنا بدعت ہے۔ [الحق الصریح: ۴/۴۱۱]

لیکن دوسری جگہ تم نے غسل جمعہ کو واجب قرار دیا ہے ۔ [الدین

الحق الص: ۲/۵۳۳۔ لہذا اپنے ہی فتویٰ کی روشنی میں تم بدعتی ثابت ہو گئے کہ ایک استحبابی عمل کو واجب کا درجہ دیا۔

[۴] تم نے لکھا ہے کہ عورتوں کا قبرستان جانا مستحب عمل ہے۔ [الحق الصریح ۶/۶۸۴] لیکن دوسری جگہ اس کے برعکس دوسری کتاب جس پر تم نے تقریظ لکھی ہے اور اس کی تصحیح اور نظر ثانی بھی تم نے ہی کی ہے۔ اس کتاب میں عورتوں کا قبرستان جانے کو حرام قرار دیا ہے۔ اس کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ جو لوگ عورتوں کا مقبرے کو جانا جائز سمجھتے ہیں وہ شرک کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ [انتخاب مشکوٰۃ ص: ۳۲۰، ۲۹۵، از عبد اللہ فانی، جو کہ امین اللہ کے مدرسہ کے مہتمم بھی ہیں]۔

ذرا غور سے دیکھئے، خیر سے تم شرک کی طرف دعوت دینے والوں میں شامل ہو گئے۔ اگر فانی صاحب کی یہ بات درست نہ ہوتی تم نظر ثانی اور تصحیح کے دوران تم اسے درست کر سکتے تھے۔

[۵] امین اللہ غیر مقلد نے لکھا ہے کہ جو لوگ ایسے معنی بیان کرتے ہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیان نہیں کئے تو وہ خارجی بن جاتا ہے۔

[الحق الصریح ۱/۶۹۴، جدید ایڈیشن: ۱/۶۶۱]

جناب والا! ذرا انصاف سے کام لیجئے کہ تم بھی تو صحابی کے فہم و درایت کو نہیں مانتے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے..... اور اپنے عقائد مذکورہ صحابہ سے دکھائیں ورنہ کہیں تم خود تو اپنے فتویٰ کی زد میں آ کر خارجی تو نہیں بن گئے؟

[۶] امین اللہ کونڑ نے کہا ہے کہ اپنا نسب ذکر نہ کرنے والا شخص شیطان ہو گا۔ [الحق الصریح: ۱/ ۲۲ طہ چہارم] حالانکہ امین نے ایک کتاب میں بھی اپنا نسب ذکر نہیں کیا تو خود اپنے فتویٰ کی روشنی میں شیطان بن گیا۔

اس کے علاوہ گزشتہ صفحات میں جو عقائد ہم نے بیان کئے کہ ”ہم“ بھی زنا کی ایک قسم ہے، آدم علیہ السلام سے گناہ بوجہ شہوت کے ہوا تھا معاذ اللہ، ثم معاذ اللہ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بے وقوف تھیں وغیرہ۔ تویہ اور باقی عقائد کی تصریح کسی صحابی سے دکھائیں۔ اگر نہ دکھائی اور یقیناً نہیں دکھا سکو گے کیونکہ اس جیسے عقائد سے تو شیطان بھی شرماتا ہے..... تو تم اپنے ہی فتویٰ کی وجہ سے خارجی ہو گئے۔

[۷] تم نے آنکھیں بند کر کے لکھ مارا کہ: ”تقلید شرک ہے، بدعت عمل ہے، کتاب و سنت سے مخالف شے ہے اور اسلام کی جڑ اکھاڑتی ہے، جہالت بلکہ جہالت کی ماں ہے، فتنہ ہے۔ [حقیقۃ التقلید ص ۶۳، ۶۹، التحقیق السدید ص ۸۶]۔
اب ان سارے حوالوں کی عملی خلاف ورزی کرتے ہوئے جا بجا تقلید سے کام لیا ہے۔
اس لئے کہ تقلید کے بغیر انسان چل ہی نہیں سکتا۔

اب ہم ثابت کرتے ہیں کہ خود کو غیر مقلدین کہنے والے جھوٹے و مذموم مقلدین ہیں۔ [ہم ان کو غیر مقلدین صرف ان کی زبانی دعویٰ کی وجہ اورائمہ اربعہ کی تقلید نہ کرنے کی وجہ سے کہتے ہیں]۔ امین اللہ اپنی کتاب ”التحقیق السدید ص ۸۳“ پر لکھتا ہے کہ ”ہم امام بخاری رحمہ اللہ کے احادیث کے مقلدین و تبعین ہیں“ [لیکن نصیب شاہ غیر مقلد کی گمرانی میں خیانت کرتے ہوئے اس کتاب کے اردو ترجمہ میں لفظ تقلید نہیں لکھا گیا]۔ [دیکھئے حقیقۃ التقلید ص ۷۶]۔ اسی طرح دوسری جگہ لکھتا ہے کہ ”نبی کریم ﷺ کے علاوہ کسی اور عالم کی تقلید ہم پر کس نے واجب کی ہے؟ [الحق الصریح ۳/۱۰۵] یعنی نبی کریم ﷺ کی تقلید کے دعویدار ہیں۔

اسی طرح اس کے مدرسہ کے ایک خیر خواہ عالم شیر نامی ایک شخص نے مفتی مجیب الرحمن مدظلہ اور امین اللہ کے مابین ہونے والے مناظرہ کا جھوٹا پس منظر دلانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے لئے ایک رسالہ لکھا جو سرتاپا خیانت ہی خیانت ہے، بہر حال اس رسالہ میں نہایت تائید کے ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ ”تقلید کتاب و سنت کی ضروری ہے“ [رسالہ حق و حقیقت ص: ۶۱، از حاجی عالم شیر]

اسی طرح دوران مناظرہ امین اللہ کے ایک ساتھی [شائد مولوی عبدالعزیز تھے یا حاجی عالم شیر] نے مفتی صاحب سے کہا کہ آپ کس کی تقلید کرتے ہیں، کسی ایک امام کا نام بتائیں، کیونکہ لوگ کسی نہ کسی کی تقلید تو کرتے ہی ہیں۔ بعض لوگ نبی کی تقلید کرتے ہیں [یعنی اپنی طرف اشارہ مقصود تھا] اور بعض حضرات ائمہ اربعہ کی [کیسٹ مناظرہ]

خلاصہ : نام نہاد اہل حدیث بھی تقلید کرنے کے دعویدار ہیں، ائمہ اربعہ کے نہ سہی بلکہ اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ ﷺ کی تقلید کے دعویدار تو ہیں۔ اب بتائیں کہ تقلید کرنے والوں پر انہوں نے جو فتوے لگائے ہیں کیا یہ ان فتاویٰ جات کی زد میں نہیں آتے؟ گویا کہ امین اللہ اپنے فتاویٰ جات کی روشنی میں بدعتی، جاہل، مشرک اور اسلام کے مخالف ثابت ہوا۔ ”اعاذنا اللہ من ہذہ الخرافات“۔

[۸] اصول فقہ پر اعتراض کرتے ہوئے امین اللہ لکھتا ہے کہ ”حقیقت و مجازہ محمد رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اور نہ ائمہ کرام سے“ التحقیق السدید ص ۹۶، د تقلید حقیقت ص ۱۵۵، حقیقۃ التقلید اردو ص ۸۸۔

جب ایک چیز اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے ثابت نہ ہو تو تم اسے بدعت کہتے ہو، ہم آپ کو دکھاتے ہیں کہ تم نے خود ہی اس بدعت کا ارتکاب کیا ہے۔ ملاحظہ کیجئے :

لفظ ”حقیقت“ تم نے الحق الصریح ۲/۲۵۹، ۲/۳۱۵، ۶/۳۷۷ میں اور لفظ ”مجاز“ الحق الصریح ۷/۳۲۶، ۷/۱۶، تحفۃ المناظر پشتو ۱۲۲۔ میں استعمال کیا ہے۔

لہذا تم نے وہ کام کیا جو نہ نبی کریم ﷺ نے کیا، نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اور نہ ہی ائمہ لغت و نحو نے۔ [تیرے اصول کے مطابق]۔

اب ذرا اپنے خلاف بھی فتویٰ رقم کیجئے کہ آخر فتویٰ نویسی کے مسند پر بیٹھے ہو، اور پھر عوام کو درغلانے اور اپنی طرف راغب کرنے کے لئے بار بار اپنے فتاویٰ کی

طرف رجوع کی تلقین بھی کرتے رہتے ہو..... جب کہ اصلیت یہ ہے کہ دوسروں کی تحقیق نقل کر کے خود کو محقق ظاہر کرتے ہو، یہی وجہ ہے کہ فتوؤں میں بے شمار تضادات موجود ہیں۔ اور فتوے بھی ایسے کہ..... مثلاً:

شوہر اپنی شرمگاہ بیوی کے منہ میں رکھ سکتا ہے۔ [امین الفتاویٰ ۲/۳۵۵]۔ یا اگر نمازی کے کپڑے پر اتنی گندگی لگی ہوئی ہو کہ وہ نماز کے دوران ہی وہ کپڑے سے دور نہیں کر سکتا تو اس گندگی کے ساتھ ہی نماز پڑھنا درست ہے۔ [الحق الصریح ۳/۶۵۳] بلکہ اگر نماز پڑھنے والے کو نماز پڑھتے ہوئے بحالت شعور نجاست لگ جائے تو وہ اپنی نماز پوری کر لے یعنی نماز ہو جاتی ہے۔ [ایضاً]

اب آپ ہی بتائیں کہ جب غیر مقلدین کے ہاں پورے کپڑے نجس ہونے کے باوجود نماز ہو جاتی ہے تو پھر احناف پر درہم والے مسئلہ میں اعتراض کا کیا معنی؟ اسی طرح عورتوں کے ساتھ گپ شپ کے لئے راستہ کھولنے کی خاطر لکھتا ہے: عورت کی آواز عورت نہیں ہے، غیر مرد کے ساتھ باتیں کر سکتی ہے۔ [الحق الصریح ۶/۶۶۵] یعنی آج کل لوگوں کو موبائل پر اجنبی عورتوں کے ساتھ بات چیت کرنے کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ اس لئے کہ بات ہی پہلی سیڑھی ہے، بات کرنے کے بعد دیکھنے کو دل چاہتا ہے۔ تو امین اللہ نے اس مسئلہ کا حل بھی نکالا ہے، لکھتا ہے:

”اجنبی عورتوں کا نا محرم مردوں کو دیکھنا جائز ہے“ [الحق الصریح ۶/۶۶۳] بلکہ بارادہ نکاح سارے جسم کو بھی دیکھ سکتے ہیں۔ [الدین الخالص: جلد ۴] یہ مزے غیر مقلدین کے مذہب میں جب موجود ہوں تو لوگ [بے علم یا خواہش پرست] کیوں غیر مقلدین نہیں بنیں گے۔ اور تراویح کو دو رکعات بنا لیا۔ اور جمعے کی نماز چار رکعات بنا لیا۔

قارئین! میں کہاں تک لکھوں؟ اور کیا کیا لکھوں؟ یہی چند اشارات کافی ہیں۔

تفصیل پیش کروں تو صفحات بڑھ جائیں گے جبکہ ارادہ مختصر سار سالہ لکھنے کا ہے۔
 آخر میں ایک بار پھر امین اللہ کے ایک مجتہدانہ فتویٰ لوگوں کے سامنے
 کے لئے جسارت کرتے ہیں تاکہ لوگ امین اللہ کے اجتہاد پر رشک کرے۔
 امین اللہ غیر مقلد لکھتا ہے کہ شرکی و کفری تعویذ میں تو اثر ہو سکتا ہے
 [فتاویٰ الدین الخالص: ۱۱/۲۴، مسئلہ نمبر: ۹۸]

لیکن لفظ اللہ نہ تو معرفت پیدا کر سکتے ہیں اور نہ کوئی نفع مند ذکر
 ہے..... اور نہ فائدہ دیتا ہے۔ العیاذ باللہ
 اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں:

” ذکر اسم مفرد (یعنی اللہ - اللہ)..... نہ دا رسول اللہ مقرر
 کریدے او نہ دے امت سلفو دے تذکرہ کریدہ۔ او دا ذکر نہ پہ
 زہہ کنیں د اللہ معرفت پیدا کوی او نہ خہ نفع مند حالت..... او نہ
 دا بذات خود فائدہ ورکوی۔“ [الدین الخالص: ۲۴۱/۲، مسئلہ: ۲۵۷]
 ترجمہ: اسم مفرد کا ذکر (یعنی اللہ، اللہ).... یہ نہ تو رسول اللہ ﷺ
 نے مقرر کیا ہے اور نہ اس امت کے اسلاف نے اسکا تذکرہ کیا ہے اور نہ یہ بذات
 خود فائدہ دیتا ہے۔

واہ۔ جی۔ واہ کفر و شرک تو نقصان کر سکتا ہے لیکن لفظ اللہ کچھ فائدہ نہیں
 دیتا۔ استغفر اللہ ترک تقلید کے عجیب کرشمے ہیں۔

اور پھر یہ بات بھی مضحکہ خیز ہے کہ علماء نے بھی اسکا کوئی تذکرہ نہیں
 کیا۔ تو آپ دور جانے کے بجائے اپنے مسلکی دادا کی ہی کتاب دیکھ لیجئے کہ اسمیں
 جواز کا فتویٰ ہے۔ [لغات الحدیث: ۲۳/۲ حدیث خیر و شر صفحہ ۱۹ وغیرہ]

اگر پھر امین کی تسلی و تشفی نہیں ہوتی تو چلو اپنی ہی کتاب کو تومان لو۔
 امین اللہ نے لکھا ہے کہ ” اس سورت (فاتحہ) میں اللہ تعالیٰ کا اعظم الاسماء

ہے:

[۱] لفظ الجلالۃ: (اللہ)۔ [۲] رب العلمین۔ [۳] الرحمن۔ [۴] الرحیم۔ [۵] مالک.... تو ان اسماؤں پر ورد اور اسکے ساتھ بہت ذکر کرنا چاہیے۔

[حکۃ القرآن: ۱/۱۱۳ اول، ۱۱۸/۱ ط دوم، ۱۵۱ افاندہ کے تحت]

جناب اب بتائیں! کہ ذکر کرنا چاہیے یا نہیں؟؟

جناب اپنے تکبر کے اظہار کیلئے اپنے مجتہد ہونے کے دعویٰ پر ”کمانی التحقیق السدید“ کے الفاظ استعمال کر کے بڑھ کر مارتے ہیں۔ یہی خود ساختہ انکے متناقض اقوال کا اصل سبب ہے۔ یہ کیا ماجرا ہے۔ صاف بتادیں کہ کیا یہ ترک تقلید کی کرشمے نہیں؟ اللہ ہمیں گمراہی سے بچا کر ہمیں اسلاف کی تقلید میں زندگی بسر کرنے میں توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

اور پھر دوسرے جگہ اسی صفحہ میں لکھا ہے کہ نہ کلام تام ہے اور نہ مفید جملہ [الدین الخالص] تو میں اور دلیلوں سے قطع نظر کر کے صرف ایک آیت اللہ کی توفیق سے اور پھر علماء دیوبند رحمہم اللہ علیہم اجمعین کی عظیم ترین محنتوں کی ثمرات سے اخذ کر کے لکھتا ہوں۔ اللہ جل شانہ نے فرمایا:

ان فی خلق السموات والارض واختلاف الليل والنهار لایت لا ولی الالباب الذین یذکرون اللہ قیاماً وقعوداً وعلی جنوبہم ویتفکرون فی خلق السموات والارض۔

جناب دیکھئے صرف تفکر اور سوچنے پر بھی اللہ کی یاد آجاتی ہے۔۔۔ تو کیا صرف تفکر کلام تام ہے؟

فیاللعجب! اس مجتہد چچا کو اتنا معلوم نہیں کہ دعا میں کلام تام چاہیں نہ کہ ذکر کرنے میں۔ یہ اگر اس زمانے کے مجتہدین کا یہ حال ہے لیکن اسکے باوجود بھی تقلید سے بھاگتے ہیں۔

اگرچہ اور جوابات بھی ہیں۔ تو وہ کسی اور رسالے میں انشاء اللہ آئیں گے۔
خصوصاً ”امین کے کتب پر ایک نظر“ دیکھئے۔
یار زندہ صحبت باقی

کچھ فتوؤں کے بارے میں

قارئین کرام! ہم نے امین اللہ پشاوروی غیر مقلد کے چند عقائد لکھ کر بعض غیر مقلدوں کو بطور استفتاء بھیجوا یا۔ اور ساتھ ہی ہم نے اپنے آپ کو غیر مقلد ظاہر کیا۔ کیونکہ یہ لوگ پھر فتویٰ ہی نہ دیتے۔ جیسا کہ بعض حضرات نے ہم پر ”حنفی“ کا گمان کر کے فتویٰ دینے سے انکار کیا ہیں۔ تو اس میں چند حضرات نے ہمیں فتوے دیئے اور امین اللہ غیر مقلد پر کفر کا فتوے بھی لگا دیئے۔ تو وہ فتوے ہم اس کتاب میں شامل کر دیتے ہیں۔ جبکہ بعض فتوے ہم نے قصد آہی بعض وجوہات کی خاطر اس کتاب میں شامل کرنے سے روک دیا۔ (وہ اگلے ایڈیشن میں شامل ہو گا۔ ان شاء اللہ)

جبکہ ان غیر مقلدوں میں بعض نے کہا کہ اس قائل کی پوری معرفت اور اس کے جو عقائد آپ نے مجھے بھیجوا یا ہے۔ وہ کہاں اور کدھر لکھی ہے۔۔۔؟

ان حضرات میں عمر صدیق غیر مقلد بھی درپیش ہے۔ جو امین اللہ غیر مقلد کے عقائد کو تو خطرناک کہہ کر جان چھڑانے کی ناکام کوشش کی ہے اس کا خط بھی ہم نے قصد اچھوڑ کر اگلے ایڈیشن میں شائع کرنے کی نیت کی ہے۔

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

اور آخر میں یہ بھی لکھتا چلوں کہ اس کتاب میں جن حضرات نے میرے ساتھ جس طرح بھی معاونت کی ہیں۔ میں اُن حضرات کے بہت زیادہ شکر گزار ہوں خاصہً محترم جناب انعام اللہ عرف جواد خان صاحب حفظہ اللہ جنہوں نے کتاب کا مشورہ ابتداء تا آخر مطالعہ کر کے اردو گرامر کی تصحیح کی۔ اور محترم مفتی محمد ارزو مند سعد صاحب حفظہ

اللہ کا بھی بہت شکر گزار ہوں کہ موصوف نے بھی مسودہ کی بعض ترتیب اپنے خاص ذوق کے مطابق حسن سے دوبالا کر دی۔

اور ہمارے نوجوانانِ احناف (کثر اللہ سوادِ ہم) کے جتنے اصحاب و احلاف ہیں۔ اُن کی شفقت نظر سے اور استاد محترم ماہر فی فن المناظرہ حضرت مفتی محمد ندیم صاحب حفظہ اللہ من کل سوء کی فیضانِ نظر سے جو میں نے لکھا اور ترتیب دیا۔ اور انہوں نے مجھے اللہ کی مدد سے اس کتاب کے لکھنے کے قابل بنایا۔ میں ان سب حضرات کے بے حد بے انتہاء مشکور ہوں۔

جزاہم اللہ احسن الجزاء عنا وعن سائر المسلمین۔

حافظ ندیم ظہیر نائب مدیر ماہنامہ الحدیث حضور و انک، کافتویٰ

الحمد لله رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الامین اما بعد
وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔

محترم جناب عطاء اللہ محمدی صاحب آپ نے جن سوالات کی طرف توجہ مبذول
کرائی ہے۔ انکے صرف جوابات انتہائی اختصار کے ساتھ پیش خدمت ہیں۔

(1) اگر کسی شخص کے نظریات ضعیف و موضوع روایات کی بنیاد پر ہیں۔ تو اسے
تحقیق کے ذریعہ سے ان باطل نظریات سے رجوع کرنے کو کہہ جائے گا۔ لیکن اگر وہ
تعصب و ہٹ دھرمی سے ان باطل نظریات پر قائم رہتا ہے۔ تو اس سے انبیاء کرام
علیہم السلام کی توہین و گستاخی لازم آئے گی۔ اور اس وجہ سے وہ شخص

[۱] اہل سنت والجماعت (اہل حدیث) سے خارج ہے۔

[۲] اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں۔

[۳] ایسے شخص کی کتب پڑھنا اور بیانات سننا بھی درست نہیں۔

[۴] بغیر علم کے ایسے شخص کا دفاع کرنا حرام و باطل ہے۔

[۵] اگر ایسے باطل نظریات رکھنے والے شخص پر حجت قائم ہو جائے۔ اور اس

کے پاس کوئی دلیل بھی نہ ہو جس بناء پر تاویل ہو سکے۔ صرف ہٹ دھرمی اور تعصب
ہی ہو تو وہ اسلام سے بھی خارج ہوتا ہے۔

ہذا ما عندی واللہ بالصواب

حافظ ندیم ظہیر

نائب مدیر ماہنامہ الحدیث حضور و انک ضلع انک

ڈاکٹر شفیق الرحمن صاحب کا فتویٰ

محترم عبد الرحمن صاحب! میں نے آپ کے میسج پڑھے ہیں۔ میں کمال الدین عثمانی کے جماعت حزب اللہ سے خوب متعارف ہوں۔ مجھے گمان نہیں ہے کہ حزب اللہ کا کوئی ساتھی ایسے عقائد رکھتا ہے۔ وہ اہل سنت کی نظریات ہی رکھتے ہیں۔ البتہ جو انبیاء کی طرف زنا کی نسبت کرے تو ایسا شخص گمراہ ہے۔ اور ایسے عقائد اہلسنت کے ہر گز نہیں۔ اللہ اسے ہدایت دے۔ جو کلمات آپ نے لکھے ہیں وہ گستاخانہ ہیں ایسے آدمی سے توبہ کروانی چاہیئے۔

والسلام

ڈاکٹر شفیق الرحمن

مشہور غیر مقلد اکثر طالب الرحمن صاحب کا فتویٰ

الہدیت ویلفیئر ٹرسٹ رجسٹرڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عطاء اللہ محمدی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

انبیاء کی طرف زنا کی کسی قسم کی نسبت کرنا اور آدم علیہ السلام کی طرف حرص اور شہوت کی نسبت کرنا اور فتنوں کی جگہ پر حاضر ہونے کا دعویٰ کرنا اور نبی اکرم ﷺ کی طرف گناہوں سے گنداہونا اور ایمان خراب ہونے کا عقیدہ رکھنا اور حضرت عائشہ کی طرف بیوقوفی کی نسبت کرنا حرام و ناجائز ہے ایسے عقیدے کے حاملین کو پہلے کتاب و سنت کے دلائل سے سمجھایا جائیگا۔ دلائل دیکھ اور سن کر بھی وہ اس عقیدے پر رہیں تو اوپر بیان کردہ بعض عقائد کی وجہ سے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جائیں گے اور وہ اہل سنت والجماعت (الہدیت) جماعت میں شامل نہیں اور ایسے عقائد کے حاملین کے پیچھے نماز پڑھنا درست نہیں۔ عام لوگوں کیلئے ایسے لوگوں کی کتابوں اور تقاریر سے تعلق رکھنا جائز نہیں۔ علماء رد کرنے کیلئے ان کی تقریروں اور کتب سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ اور جو حق سمجھ لے پھر بھی انکا دفاع کرے تو ان پر بھی یہی فتوے لاگو ہوں گے۔

ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

کتبہ: طالب الرحمن

مکتبہ نوجوانان احناف کے مزید مفید کتابیں

اللہ مذہبیہ

یعنی غیر مقلدین کا گمراہ عقائد
زیر طبع

تعریفھا و عقائدھا
طبع شدہ

تسکین الاتقیاء

فی مسئلہ عصمت الانبیاء
عصمت انبیاء کے متعلق غیر مقلدین اور
مردودوں کا گمراہ کن نظریات اور توہمت
طبع شدہ

بطش المناظر

بجواب
تحفہ المناظر
زیر تالیف

غیر مقلدین

اور خلفاء راشدین
بجواب احناف
اور خلفاء راشدین
زیر تالیف

غیر مقلدین

اور بریلوی بھائی بھائی
زیر تالیف

غضب الباری

بجواب رحمۃ الباری
زیر تالیف

اس کے علاوہ ہمارا ماہنامہ رسالہ ترجمان احناف کا بھی مطالعہ فرمائیں۔
مکتبہ نوجوانان احناف طلباء دیوبند پشاور پاکستان
Mob: 0333-3300274